U324

Title - FAZL REHMANI

Creator - Shah Sayyed Tajmal Hussain Azeem Abadi.

Publisher - Matba Shah Jamani (Bhopal).

Date - 1897

Pages - 179

Subjects - Tazkira ~~Mabo~~ Mashaheer - Bahar ; Tasawwuf - Malfoozaat - Fazlur Rehman.

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U324

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

فضائل قرآن

URDU STACKS
ACCESSIONED

BRA

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

الحمد للہ کہ ملفوظات بابرکات حضرت قبلہ عالم و عالمیان سیدنا و مولانا شاہ فضل رحمن رضی اللہ عنہ

فضل رحمانی

باہتمام فطانت دستگاہ متانت آگاہ منشی حافظ کرامت اللہ مہتمم مطابع ریاست

در مطبع شاہجہانی واقع بھوپال طبع شد

نقل عبارت از حضرت قبله قدس سره که بر پیشانی کتاب از دست خود نوشته اند

اللّٰهم انی اسالک من فضلک ورحمتک فانه لا یملکها الا انت

هر که این دعوات ورد نماید بفضله تعالی انجام او بخیر شود

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی انزل الشرائع والاحکام والصلوة علی النبی الامی الذی فصل بین الحلال والحرام وعلی آله الذین امرات یتمسک بهم الانام واصحابه الذین اوجب اقتداءهم علی الخواص والعوام اشعار نعتیه

تو بدین جمال و خوبی بر طور گر خرامی
اختر انیکه بشب در نظر ما آیند
همچنین پیش وجودت همه خوبان عدم اند
ما نداریم غم دوزخ و سودای بهشت

آری بگوید آنکس که بگفت [illegible] لن ترانی
پیش خورشید محال ست [illegible] که پیدا آیند
گرچه در چشم خلائق همه زیبا آیند
هر کجا خیمه زدی اهل دل آنجا آیند

فرموده حضرت قبله قدس سره

یک بت زچین بصورت آن نازنین نخاست
چین یکطرف ز کلک جهان آفرین نخاست

صفحہ	مضامین
۳۲	بیان آپکے کیفیت طاری ہونیکا
۳۳	بیان سبب بیعت کا مولانا صاحب رض کے
۳۵	بیان اوقات شب مین مولانا رض کے
۳۶	بیان وقت تہجد کا
۳۸	بیان آپکے رخصت کرنیکا مسافران مسجد کو
۴۳	بیان ملاقات اور رخصت مولانا عبدالحی صاحب اور مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری رح
۴۸	بیان آمد مجذوبونکا
۵۰	بیان آمد نصاری کا
[illegible]	بیان [illegible] ہونیکا
۵۴	بیان آپکے متوکل ہونیکا
۵۶	بیان آپکی قناعت اور سخاوت اور طریقہ معاش کا
۶۱	بیان آپکے حقہ نوش کرنیکی وجہ کا
۶۲	بیان آپکے تحصیل علم کا
۶۴	شعر فرمودہ حضرت قبلہ رض
[illegible]	بیان آپکے [illegible] کا

صفحہ	مضامین
۶۵	نقل اجازت نامۂ اعلیحضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ بنام نامی حضرت قبلہ قدس سرہ مع مہر
۶۶	بیان ارادتمندان و اجازت یافتگان حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کا
۶۸	بیان آپکے قطب الاقطاب ہونیکا
۷۰	دوسرا باب اصطلاح مین نقشبندیہ و مجددیہ و قادریہ و چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم کے
۷۱	دائرۂ امکان
۷۳	دائرۂ لطائف ستہ
۷۵	دائرۂ ولایت صغری
۷۶	دائرۂ ولایت کبری
۷۷	بیان تعریف توجہ مین
۷۸	تعریف مین قطب الارشاد کے
۷۹	دائرۂ کلمات ثمانیۂ قدما
۸۲	دائرۂ مقامات عشرہ

فہرست کتاب فضل رحمانی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲	حمد و نعت	۱۸	بیان سیر آسمان کا
۴	مقدمہ ثبوت توحید میں	۲۰	تقریر راقم
۵	تقریر عقلی توحید میں	″	پہلا باب سوانح عمری میں حضرت مولانا
۶	بیان قدرت کا یعنی تجلی افعالی کا		فضل رحمن قدس سرہ کی اور تعریف صوفی میں
۷	حکایت عبد الرحیم دہری کی	۲۱	مقولہ ایک شخص کا متعلق تصوف کے
۸	دوسری حکایت	۲۲	سوانح عمری حضرت قبلہ رض
۹	حکایت دیگر	۲۳	بیان وقت وصال کا
۱۰	ارشاد حضرت قبلہ قدس سرہ	″	نقل از حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رض
۱۱	بیان اوسکی قدرت کا	۲۴	بیان میں نسب نامہ کے
۱۲	بیان قدرت علمی کا	۲۶	بیان حالات طفلی کا
۱۳	بیان معجزۂ قرآن مجید	۲۸	بیان آپکی مسجد مراد آباد میں مقیم ہونیکا
″	بیان اطمینان قلب کا	۳۰	بیان اہل مزار کا جو قبہ کے نیچے ہیں جہاں
۱۵	بیان علاج قلب کا		آج مزار شریف مولانا قدس سرہ کا ہے
۱۶	بیان معراج حضرت محمد رسول اللہ صلعم	۳۱	بیان آپکے صدیقی ہونے کا
۱۷	حکایت معراج کی	″	بیان اوقات [illegible] کا حضرت قبلہ کے

پاس ادب ببین که بکویت شهید عشق	باهیچ تپید که گرد از زمین نخاست

اشعار متعلق توحید

عجب ست با وجودت که وجود من بماند	تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند
دوست نزدیکتر از من بمن ست	وین عجب ترکه من از وی دورم
ایکه در دیر و حرم مست کرم می آئی	دل چه دارد که درین غمکده کم می آئی

مثنوی مولانا روم علیه الرحمه

خالق افلاک و انجم بر علا	مردم و دیو و پری و مرغ را
[illegible]ب را و خاک را بر هم زدی	ز آب و گل نقش تن آدم زدی
[illegible]بتش وادی بجفت [illegible]ال و عم	با هزار اندیشه و شادی و غم
[illegible]فظ هر چیز و [illegible] هر مکان	رازق هر جانور اندر جهان
[illegible]دار [illegible]س و سما	هم پدید آرندهٔ گل از گیا
[illegible] همیر بندگان	حاکم و جبار بر گردنکشان
[illegible]ر بادشاهی بادشا	حکم او را یفعل الله ما یشا
[illegible] بعضے را رهائی داده اند	واز غم و شادی جدائی داده اند
ای خدای فضل تو حاجت روا	بے تو یاد هیچکس نبود روا

میر[illegible]ن نے اس کتاب کے لکھنے پر مجبور کیا [illegible] پہلا اصرار جناب مولانا محمد علی صاحب کانپوری کا ہوا کہ تمہارے پاس ملفوظ تو جمع ہیں کیون نہیں چھپوا دیتے

دوسرا سبب یہ ہے کہ گویا اسکو مین حکم حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کا خیال
کرتا ہون کہ اشارتًا اشاعت کا حکم ہوا تھا اصل پرچہ کی پیشانی پر حضرت
قبلہ قدس سرہ نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا تھا ہر کہ این عوات
ورد نماید بفضلہ تعالی انجام او بخیر شود - تیسرا بہت بڑا باعث یہ ہوا کہ
جب مین بھوپال پہونچا تو نواب نور الحسن خان عرف نور میان بہت مصر
ہوئے کہ آپ اس کتاب کو فراہم کیجیے یعنے تکمیل کو پہونچائیے مین ضرور
چھپوا دونگا - اور نام اس کتاب کا **فضل رحمانی** رکھا گیا

ز نسیم جانفزایت دل مردہ زندہ گردد	بدماغ باغی ای گل کہ چنین خوش نسیت بوئیت

اب یہ کتاب پانچ باب اور ایک مقدمہ پر مشتمل ہے **مقدمہ** ثبوت توحید
وجود باریتعالی کے بیان مین ہے ؏ وہ یگانہ ہے وہ یکتا اوسے کون دیکھ سکتا +
جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہین دو چار ہوتا ؏ نہین جانتے ہم وجود و شہود +
یہ باتین ہین دو اور خدا ایک ہے ؏ جلوہ گاہ ذات مین در منظر ایوان دل +
عرش سلطان محبوب این کرسی امکان دل + **نقل** حضرت جنید یا شبلی رحمۃ
اللہ علیہ کو وعظ کے لیے مریدون نے بہت کہا کہ جامع مسجد مین وعظ فرمائیے
آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ای لوگو لا الہ الا اللہ کے کہنے والے بہت
ہین مگر دل سے کہنے والے بہت کم ہین **شعر** بیخودی میگفت در راہ خدا +
کامی خدا آخر درسے برمن کشا + رابعہ آنجا مگر بنشستہ بود + گفت ایغافل

کے ایندر بستہ بود + در کشادست ای پسر لیکن تو رو + سوی ایندر کن بیاذ در جستجو +

دل در وصلش همیز دتا کہ بکشاید مگر | دیگر | اندرون آمدنداکین در ز بیرون بستہ اند

تقریر عقلی

ای حضرات مسلمان ہونا مرید ہونا سب اسپر موقوف ہی کہ دل مین جملائے کہ خدا ہی اور ایسا جمائے کہ نصو تصدیق ہو جائے چونکہ انسان کی عادت چشم ظاہر سے دیکھنے کی ہی اور یقین بغیر اسکے نہین لاتا ہی اسلیے ذات حق باری تعالی کو بھی اسی چشم ظاہر سے دیکھنا چاہتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ یعنے بن دیکھے ہمارے نبی سے سنکر ایمان لائے ہین یہ حصہ حضرات صوفیۂ کرام کو نصیب ہے کہ ریاضت کرکے یقین ذات حق پر رکھتے ہین اور اوسکے فراق مین تڑپتے ہین۔ مخفی نرہے کہ خود انسان ہر چیز کو مخلوق مین سے نہین دیکھتا۔ ہے بلکہ بعض کو ہاتھہ سے چھو کرکے یقین لاتا ہے کہ گرم ہے یا سرد کبھی چکھتا ہے تو جانتا ہے کہ ترش ہے یا تلخ ہے کبھی سونگھتا ہی تو یقین لاتا ہے کہ خوشبو ہے یا یہ بدبو ہے آنکھہ انسانی کثیف ہو کر اللہ لطیف کو کیونکر دیکھہ سکتی ہے ہان قلب خاص اللہ کے دریافت کے لیے آلہ بنا ہوا ہے درویشون کی صحبت سے البتہ حاصل ہوتا ہے اور اپنی بو سے مست کر دیتا ہی مثنوی

تن زجان وجان زتن مستور نیست | | لیک کس را دید جان دستور نیست

مطلب اس شعر کا یہ ہی کہ باوجود قرب تن اور روح کے بدن روح کو نہین دیکھہ سکتا ہی

ہوا کو دیکھیے کہ سنتے ہین اور دیکھتے نہین ہین مگر ہوا پر سب کا یقین ہے ہم بولتے ہین لوگون کے کان سنتے ہین اور دیکھتے نہین ہین ہم بدنصیبون کا معاملہ حضرت حق سے دیکھیے کب درست ہوتا ہے اصل یہ ہے کہ دل ہمارا خود بیمار ہی شعر

سرمدی عشق بوالہوس را ندہند	سوز دل پروانہ مگس را ندہند
جمال دوست بہر شش جہت تماشا کن	خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن
نہ کوئی حاجب نہ کوئی دربان نہ چہرہ اوسکا نقاب مین ہے	نظر جو اپنی نہین پہونچتی تو ہم یہ سمجھے حجاب مین ہے

بیان قدرت کا یعنی تجلی افعالی کا

ایک روز حضرت قدوۃ السالکین مولانا فضل رحمان قدس سرہ کے سامنے ایک شخص آئے اور اونھون نے مسئلہ توحید دریافت کیا بلکہ اوسمین اپنے مرض کو ظاہر کیا کہ دل جمتا نہین کہ خدا ہے آپنے زور سے چیخ ماری کہ گو مین اونکو نہین دیکھتا ہون مگر اونکی قدرت کو ضرور دیکھتا ہون فرمایا کہ دیکھو میان تجلی حسین اس چھوٹی سی آنکھ مین سارا آسمان زمین سما جاتا ہے حضرت مولانا کی نگاہ جب عوام پر پڑتی تھی تو گھبراکر جلد رخصت کرتے تھے اور جب عاشق مزاجون کا سامنا ہو جاتا تھا تو نہایت خوش ہو ہوکر اشعار پڑھتے تھے ایک مرتبہ جب شروع مین مین گیا تب یہ شعر پڑھا

دل کسکی چشم مست کا سرشار ہو گیا	کسکی نظر لگی جو یہ بیمار ہو گیا

قرآن شریف کا نزول ہونا دلیل اوسکی قدرت کی ہے کہ تمام اہل عرب باوجود زبان دانی کے

مان لیا کہ خدا کا کلام ہے امت کو خدا اور پیغمبر کے ثبوت کے لیے
بہت کافی ہے اولیاء اللہ یعنی سچے عاشقان خدا کی حیات حیات
ابدی تا بقیامت ہوتی ہے اونکی زندگی مین مخلوق الہی اونپر جان
دیتی ہے بعد مرنیکے اونکے مزار پر میلہ رہتا ہے ؎ ہر کہ گوید بندہ ام
سلطان کند + بلکہ در گفتن نیاید آن کند + یہ سب نشانیان رب کی ہین
مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسی می آید کہ ز انفاس خوشش بوی کسی می آید
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام نے قوم اجنہ کو اور ہوا کو اپنا مطیع بنایا۔
جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام اور بادشاہون پر فتحیابی پائی جیسے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کہ فرعون سے مقابلہ کیا فتح پائی۔ حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے نائبون نے بڑی بڑی
سلطنتین سلاطین سے چھین لین باوجودیکہ انکے پاس جنگ کے لیے
نہ مال تھا نہ اسباب مگر خوف ان بزرگون کا سب بادشاہونکے دلوں پر
غالب تھا ؎ ہر کہ ترسید از حق و تقویٰ گزید + ترسد ازوی جن و انس و ہر کہ دید
نقل فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عَرَفْتُ رَبِّي بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ

عاقلان از بیم ادبہای خویش	باخبر گشتند از مولای خویش

حکایت عبد الرحیم دہری

جناب سید صاحب اور مولوی اسمعیل صاحب علیہما الرحمہ جب کلکتہ پہونچے تو

مولوی عبدالرحیم سے وجود باری تعالی مین گفتگو ٹہری مولوی اسمعیل صاحب نے کہا کہ مین اور تم دونون شاگرد شاہ عبدالعزیز صاحب کے ہین گفتگو مین کوئی ہاریگا نہین مگر دو دو باتین ہمسے تمسے ہوجاوین۔ بہلا ہم پوچھتے ہین کہ تم وجود باری تعالی کے قائل نہین ہو اگر قیامت ہے اور خدا بھی ہے اوسوقت اگر نماز وغیرہ تمسے طلب ہوئی اور تمہارے پاس کچھ نہین ہوا نہ نماز ہے نہ روزہ ہے نہ توحید ہے کیا حال تمہارا ہوگا۔ اور اگر نہ قیامت ہے نہ خدا ہے تو فقط ہماری نماز وغیرہ عبادتین ضائع ہوئین

دوسری حکایت ایک بزرگ سے کسی نے شبہہ بیان کیا کہ ہمکو یقین نہین ہوتا ہی کہ خدا ہے آپنے فرمایا کہ آپکو بڑا بہاری مرض ہے آپ کسکے صاحبزادے ہین اونہون نے بتایا کہ میان خدابخش صاحب کے بیٹے ہین اون بزرگ نے فرمایا کیونکر آپکو یقین ہے کہا کہ تمام دنیا یہی کہتی ہے فرمایا کہ اہل دنیا کو کیسے یقین ہوا کہ میان خدابخش صاحب کے آپ لڑکے ہین آخر آپکی والدہ نے کہا ہوگا اسلیے کہ مان کیطرف سے آدمی یقینی ہوتا ہے باپ کیطرف سے ظنی ہوتا ہے۔ بعد اسکے اون بزرگ نے فرمایا کہ تعجب ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے لکھو کہا سمجہے دکہائے ملک کا ملک مسلمان ہوگیا آپکو اونکے بیان پر یقین نہین ہوا کہ اونہون نے بیان کیا اور سڑی سی مانکے کہنے پر یقین ہوا

اوس شخص سے توبہ کی یہ دولت جسکو نصیب ہو مثنوی

گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است	من نہ گنجم ہیچ در بالا و پست
در زمین و آسمان و عرش نیز	من نہ گنجم این یقین دان ای عزیز
در دل مومن بگنجم ای عجب	گر مرا جوئی دران دلہا طلب

حکایت دیگر ایک روز دہریون نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو گھیرا کہ آپکو شہید کرینگے اگر جواب عمدہ نہ دینگے فرمایا کہ پوچھو دہریون نے کہا کہ وجود خدا کا کہانسے ثابت کرتے ہو اور کیا دلیل ہے کہ وہ موجود ہے فرمایا کہ ایک بڑا دریا ہو اور طوفان سخت ہو اور ہوا مخالف ہو ایسی حالت مین کشتی بغیر ملاح کے سیدھی جا سکتی ہے دہریون نے کہا کہ نہین اسپر امام صاحب نے فرمایا کہ اتنی بڑی دنیا اسکو کون چلاتا ہے کبھی بادشاہ سے رعیت بگڑ جاتی ہے سنبہالے نہین بنتا ہی سوای خدا کے کسکا کام ہے کہ کرورہا خلقت صاحب قوت کو ایک ضعیف بادشاہ کے مطیع کر دیتا ہے شعر

یا رب بے پردہ ہی آنکھون پہ پڑے ہین پردے
پوچھتا ہے در جانان پہ یہ گھر کسکا ہی

اشعار اردو و فارسی

جامی بزیر خرقہ خود یافت دوست را	زان رو کشید پای بدامان و سر بجیب
گرچہ گاہے نظر نمے آئے	لیکن از دل بدر نمے آئے
چہ کنم با کہ توان گفت کہ او	در کنار من و من مہجورم

ایضاً از زبان حضرت قبلہ قدس سرہ

ملنے نملنے کا تو وہ مختار کار ہی
پر چاہیے تجھے کہ تنگ و دو لگی رہے

ایضاً از زبان حضرت قبلہ قدس سرہ

اونکے آنیکا بندھا رہتا ہی دہیان
بیٹھے بٹھلائے اوٹھا کرتے ہین ہم

ایک بلبل ہے ہماری راز دان
ہر کسی سے کب کھلا کرتے ہین ہم

یہ نہ سمجھو کہ آہ کرتا ہون
دل لگانے کی راہ کرتا ہون

ارشاد حضرت قبلہ قدس سرہ

ایک مرتبہ ہمنے زمانۂ ابتدا مین مولانا و مرشدنا نور اللہ مرقدہ سے شکایت وسوسہ کی کی کہ خطرات قلب پر برے آتے ہین کہ وہ خلاف توجہ مین آپنے فرمایا کہ اگر تمکو برا معلوم ہوتا ہے تو نشانی ایمان کی ہی فرمایا کہ تمنے لکھا پڑھا سب چوپٹ کیا تمنے حدیث مین نہین پڑھا ہے کہ صحابہ کو وسوسہ ہوتا تہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہتے تہے کہ یا رسول اللہ ایسے خطرات آتے ہین کہ ہم کوئلا ہو جاتے تو بہتر تہا آپ تشفی دیتے تہے تقریر راقم حضرت قبلہ قدس سرہ کی غرض یہ تھی کہ بشریت جبتک ہی خطرہ آنا ضرور ہے بشر اسکی طرف متوجہ نہو سمجھے کہ دل ایک سڑک ہی کہ جسپر سب طرحکے لوگ چلتے ہین کافر مسلمان علاوہ اسکے سب جال ہین سمجھے کہ اوسکی طرف سے ظہورات شیونات کی تجلی ہے جب لطف آوے اور ذوق تو سمجھے کہ وہ متوجہ ہوا اور جب غفلت

اور خطرات آوین تو سمجھ لے کہ اسوقت خالق میرا متوجہ نہین ہے

دلم فکر درو دربان ندارد ٭ نگہبان خانۂ ویران ندارد ٭

ایضاً از نور میان صاحب سلمہ

خطرونکا بھی گذر نہ ہی دلکی آس پاس
کیا انتظام ہی تری منزل کے آس پاس

رہی بدنظری بدگمانی آبرو دل کی
نہ آنا دل مین خطرہ کا ہی تہذیب اوسکی محفل کی

ایضاً در حالت بیخودی

بیخود ہون کچھ ایسا کہ نہین اپنی خبر آج
بیٹھی ہی کسی بدمستے بہکی ہی نظر آج

کی مشق تماشا جو رخ مہر پر اک عمر
مدت مین ہوئی قابل دیدار نظر آج

منظور لبھانا ہے ستم کا ہی بہانا
کچھ صلح کا پہلو ہی کہ لڑتی ہی نظر آج

رہنے نہین دیتا کہین دیوانہ پن اپنا
کافی ہے ترے گوشۂ دلمین وطن اپنا

آنیکا ثمر ہی یہی گلزار جہان مین
ہوجائے کسی طرح سے وہ گلبدن اپنا

ایضاً بیان اوسکی قدرت کا

وَفِيٓ اَنۡفُسِكُمۡ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ارشاد ہوا کہ مجھے کہان ڈہونڈہتے ہو اپنے آپ ہی مین مجھکو دیکھو کہ صدہا ہزارہا قدرتین اسی جسم مین موجود ہین ایک زبان ہے کہ جسمین تمام رات دن مثل دریا کے پانی رواں ہے چنانچہ ہنا ہوا اور سلونا پیا ہوا کھاتے جائیے اور وہ اوس پانی مین سونتا چلا جاتا ہے دل ہے کہ اختیار ہی مین نہین ابھی کسی سے دوستی ہے ابھی فورًا بگاڑ ہے

پوچھیے تو کوئی وجہ نہین سوای اسکے کہ خدا اوس سے راضی نہین ہے ایک وقت ہی
کہ تمام مخلوقات اوسکو سلام کرتی ہے دوستان زمانہ سلام با دای محبت کرتے ہین
پھر خدای برتر جو اوس سے کنارہ کش ہوا تو سب کنارہ کش ہین حکیمون سے
انسان کی سب قدر تونکا حال پوچھیے کہ بدن مین کیسی کیسی رگ اور کیسی کیسی ہڈی
و گوشت کس کس نفع کے لیے بنائی ہے بچہ مانکے شکم مین کس طرح سے پرورش
پاتا ہے اور ایسی تنگ جگہہ سے کیونکر خود بخود اپنے زور سے باہر ہوتا ہے

بیان قدرت علمی

آدمی گو ایک ہی صورت کے سب ہین اور اوسی کتاب کو سب نے پڑھا مگر ایک
کی طبیعت وہ غضب ہے کہ قوت اجتہادیہ اوسکو حاصل ہے ہزار ہا نکتہ بول رہا ہی
اور دوسرا طالب العلم ایسا غبی ہے کہ معمولی بات اوسکے ذہن مین نہین
آتی ہی وہ صاحب تصنیف کب ہوگا صنعت کا خصوصاً اس زمانہ مین یہ حال ہی
کہ ہر سال نئی ایجاد ولایت سے آتی ہے معلوم ہوا کہ دل تو ایک ہی مگر تجلی کا
فرق ہے کسیکے دلپر صنعت کی تجلی ہوئی کہ تار برقی ریل کلین وغیرہ بنا کر ایجاد
کر رہا ہے دوسرا صنعت علمی دکھلا رہا ہی کہ طرح طرح کی تصانیفات مین
دست اندازی کر رہا ہے ع چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین ✻ بیان رزاقی مین دیکھا گیا ہی
کہ اوسمین کسی قسم کی لیاقت عربی فارسی کسی بات کی نہین ہی مگر کوئی ایسا

سبب پیش ہوا کہ اوسکو کوئی بڑا عہدہ ملگیا یا کسی بادشاہ یا امیر کی توجہ ایسی ہوئی
کہ وہ بڑا امیر کبیر ہوگیا اور پہر ایسی آفت آئی کہ دم بہر مین خاک ہوگیا **مثنوی**

خواجہ میداند کہ روزی دہ دہد	این نمی داند کہ روزی دہ دہد
شاہ مارا دہ دہد منت نہد	رازقِ ما رزق بے منت دہد
بناد ان آنچنان روزی رساند	کہ دانا اندران حیران بماند

بیان معجزۂ قرآن مجید

قرآن بیحکر اشتہار دیا قُل وَلَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا
بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْکَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا
اسکا مطلب یہہ ہی کہ اگر جنات اور انسان سب جمع ہوچاہین کہ ایک آیت قرآن
شریف کی بناوین ہرگز نہین بناسکتے ہین اگرچہ ایک دوسرے کی مدد کرین **مثنوی**

خشک تار و خشک چوب و خشک پوست	از کجا می آید این آواز دوست

حضرات آپ جب اس قرآن شریف کو عرب مین بچون کے مونہہ سے لحن مصری
مین سنیے تب اس شعر مثنوی کا مطلب آپ پر کھلے **نقل** حضرت
مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ یون تو چارون کتابین آسمانی
ہین مگر قرآن کو کلام الٰہی کہنا چاہیے کہ اسکی بلاغت سے تمام عالم حیران ہے
بقیہ کتب آسمانی کو زبان فرشتہ سمجھنا چاہیے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

بیان اطمینان قلب کا

بڑی نشانی رب کی یہ ہی کہ کسی طرح سے رنج و غم ہو مگر جب اللہ کا ذکر بندہ کرے جس قاعدہ سے کہ صوفیون نے ظاہر کیا ہی بیشک سب درد و غم جاتا رہیگا اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ترجمہ یاد رکھو کہ مومنین کی یاد مین دلکو آرام ہو جاتا ہے

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی	که یکدم با خدا بودن به از تخت سلیمانی

پھر ارشاد ہوا کہ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اوتارا اللہ نے سکینہ کو اپنے پیغمبر کے اور مسلمانونکے دلوںپر اللہ تعالی اپنی نوازش کو صحابہ پر بیان کرتا ہی سکینہ کے معنے یہ ہین کہ بیفکر ہو جانا مثل شب اول دولھا دولھن کے یعنی ذاکرین خدا کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ جب اوسکی یاد مین خلوص نیت سے گوشہ تنہائی مین بیٹھکر مشغول ہوتے ہین تب غم دنیا و ما فیہا سے فارغ البال ہو جاتے ہین پس یہ سب نشانیان ہین رب کی گروہ صوفیہ کے لیے باقی عوام کے لیے بہت نشانیان ہین منجملہ اوسکے مسخر ہو جانا جانورونکا مثل ہاتھی اور گھوڑے وغیرہ کے۔ اشعار مذاقیہ مضمون بالا پر مثنوی

ہیچ کنجے بے دد و بیدام نیست	جز بخلوتگاہِ حق آرام نیست

اردو کا شعر

مجھے کیا کہ ہزارون چمن ہون ہرے مجھے کیا کہ ہزارون ثمر ہون بھرے
میرے غنچۂ دل کو شگفتہ کرے وہ نسیم نہین وہ صبا ہی نہین

بیان علاج قلب کا

دنیا مین جھگڑنیسے دل ایسا بیمار ہو جاتا ہے کہ بعضے مجنون ہو گئے یعنی
خبط ہو گئے کہ کسی دنیا کے حکیم سے اونکی صحت نہین ہوسکی خواہ علما کا باہمی
جھگڑا ہو خواہ دنیا دار عوام یا خواص کا نہکم فضیحتی ہوتی ہو اوسکے باب
مین ارشاد ہوا وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ
الْيَقِيْنُ ۝ اس آیت کا خلاصہ یہ ہوا کہ لوگونکی کج بحثی سے تمہارے سینہ
مین جو تنگی و تکلیف آگئی ہے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھ لیجیے اور عبادت
کی انتہا یون تعلیم فرمائی کہ جبتک تمکو یقین اپنے رب پر نہ آجائے
جسکو مقام نبوت اور ولایت کہتے ہین مخفی نہ ہے کہ تمام دنیا کی سلطنت
او اونکی دربار نیست نابود ہو گئی مگر اللہ والون کا قانون مثل اذان و نماز و
وظیفہ و مساجد کہ یہ سب قیامت تک باقی رہین گے صدہا برس سے خانقاہ
چشتیہ نقشبندیہ قادریہ وغیرہ باقی ہے اور رہیگی **مناجات**

ای خدا ای قادر بیچون و چند	از تو پیدا شد چنین قصر بلند
من بعصیان صرف وقت خود کنم	بینی و از حلم می پوشی برم
جرم ہا بینی و خشمی ناوری	ای بقربانت چہ نیکو داوری
گر مرا این بار ستاری کنی	توبہ کردم من ز ہر نا کردنی

یار و خویشانم مرا بگذارند — زار در دست غمم بسپارند
جمله می بینی نگیری انتقام — از در حلم و کرم آئی مدام
قطرۂ دانش کہ بخشیدی ز پیش — متصل گردان بدریاهای خویش
این قدر ارشاد تو بخشیدہ — تا بدین پس عیب ما پوشیدہ

بیان معراج حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم

مرحبا سید مکی مدنی العربی — دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقبی
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم — الله الله چه جمال است بدین بوالعجبی
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را — برتر از عالم و آدم تو چه عالی نسبی
نخل بستان مدینه ز تو سرسبز مدام — زان شده شهرۂ آفاق بشیرین رطبی
ذات پاک تو که در ملک عرب کرد ظهور — زان سبب آمده قرآن بزبان عربی
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت — بمقامیکه رسیدی نرسد هیچ نبی

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ؕ ترجمہ پاک ذات ہی وہ جو لے گیا اپنے بندے کو راتی رات ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک جسمین ہمنے خوبیان رکھین تاکہ دکھاوین اوسکو اپنی قدرت کے نمونہ وہی ہی سنتا دیکھتا شعر

ز سر سینه اش جامی الم نشرح لک خوان — ز معراجش چه میپرسی که سبحان الذی اسری

حکایت معراج کی پوری حالت سورۂ والنجم مین ہے یہان اسقدر ذکر ہے کہ اللہ تعالی لیگیا اپنے حبیب کو مکہ سے مسجد اقصے تک یعنی بیت المقدس تک اور پھر وہان سے آسمان پر لیگیا جب ابوجہل کو خبر پہونچی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس جانیکا دعوی کرتے ہین اور وہان سے آسمان پر تب کہا کہ اس لڑکے نے بیت المقدس کبھی نہیں دیکھا ہے کیونکہ ایام طفلی سے بسبب قرابت قریبہ کے مین خوب جانتا ہون کہ نہین گئے ہین پھر جاکر حضرت سے پوچھا کہ بیت المقدس کی مسجد کو تو آپنے دیکھا ہوگا فرمایا کہ ہان پھر ابوجہل نے پوچھا کہ محراب کے پاس اور فلان ستون کے پاس کس قسم کا نقشہ اور پھول ہین آپکو تامل ہوا کہ شب کو دیکھا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام بحکم خدا مسجد اقصے کو مسلم اوٹھا کر لے آئے اور حضرت کی سامنے رکھدیا اب جو سوال اوسکی عمارت مین ہوتا ہو اوسکا جواب آپ دیتے ہین

شعر جناب مولوی محمد کامل صاحب مدظلہ

سکھی رین سہاون دھوم مچی	دلہن آوت ہین پیا کی نگری
کر نار سنگار طیار ہوئین	او نجیاری بھئی سنیان کی نگری

مثنوی

گفت معشوقے بعاشق کای فتا	تو بغربت دیدۂ بس شہرہا
پس کدامین شہر زانہا خوشتر ست	گفت آن شہر یکہ دروی دلبرست

دیگر اشعار

اے صدر ایوان رسل وے شمع جمع انبیا
خورشید برج سلطنت جمشید تخت کبریا

طٰہٰ و یٰس نام تو انا فتحنا کام تو
قرآن ز حق پیغام تو اے آفرینش را بہا

ہم صدر بدر عالمی ہم تاج فخر آدمی
ہم انبیا را خاتمی ہم مجتبا و مقتدا

نور دل آدم توئی کام ہمہ عالم توئی
ہر خستہ را مرہم توئی اے درد دلہا را دوا

جنت سرای یار تو رضوان امانت دار تو
وے از گل رخسار تو فردوس اعلی را بہا

بیان سیر آسمان کا

آپ جب آسمان پر تشریف لیگئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام ساتھ تھے بتاتے چلے گئے طرفین سے سلام علیک ہوئی اور انبیا علیہم السلام نے بلفظ اخ صالح کے کہا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بلفظ ابن صالح کے کہا اللہ تعالی نے مقام قرب مین بلاکر باتین کین اور جنت و دوزخ کو دکھلادیا۔ علما کا اسمین اختلاف ہی کہ اس چشم ظاہر سے اللہ تعالی کو دیکھا یا نہین بعض علما قائل ہین کہ نہین دیکھا اور بعض قائل ہین کہ ان آنکھون سے خدا کو دیکھا۔ احسان ربکا کہ موسی علیہ السلام کو آواز آئی کہ لن ترانی تم ہمکو نہین دیکھہ سکتے ہو کہ اور حضور نے اس چشم ظاہر سے دیکھا جیسے حضرت ابن عباس کی روایت مین ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آنکھون سے خدا کو دیکھا تھا کسی شاعر کا شعر ہے

ان نینن کھول کیو درشن ۔ تب سنکھ جوت مین جوت پڑی

فارسی کا شعر

ارنی ولن ترانی ناز و نیاز باشد ۔ این ہر دو پیش عاشق دریای راز باشد
از فروغ رب ارنی روح جانان ساختند ۔ لن ترانی نقد جنبش را نگہبان ساختند
دارد آن آفت جان حسن و جمال عجبی ۔ باشکوہی عجبی جاہ و جلال عجبی
او بتاراج دلم مائل و من مائل او ۔ او بفکر عجبی من بخیال عجبی

ایضاً

کسکی چھٹکی چاندنی اور کسکا چمکا نور ۔ ذرہ جو خورشید بنا ٹھکری بنگئی طور

سورۂ والنجم سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلی درجہ کی نشانیان اپنے رب کی دیکھین جیسے عین پردہ کے پاس سے کسی پردہ نشین سے کوئی باتین کرے راقم کہتا ہے کوئی بڑی بات نہین ہے کہ آپ نے خدا کو دیکھا ہو اسلیے کہ یہی آنکھ ہے کہ وہ دیکھ کر کہہ رہی ہے کہ دیکھو دو چار جن ہمارے پاس کھڑے ہین اور جسپر جن مسلط نہین ہے وہ کچھ بھی نہین دیکھتا اسی طرح سے حضور کی آنکھ مبارک مین ایسی قوت بخشی ہو کہ آپ دیکھ سکتے تھے

بوے جانان سوے جانم میرسد ۔ بوے یار مہربانم میرسد
ما بلبلیم نالان گلزار ما محمد ۔ ما نرگسیم حیران دیدار ما محمد
قمری بسرو ناز و بلبل بگل فریبد ۔ ما عاشقیم بیدل دلدار ما محمد

اندر تمام عمرم معراج خویش دانم	باشد شبی چو یارب مہمان ما محمد

تقریر راقم چونکہ معراج بہی ایک نشانی رب کی ہے اسلیے ذکر ثبوت وجود باری تعالی مین کیا گیا کہ حضور پر نور نے ایک سفر دور دراز فرماکر علم تصوف سیکہا اور پہر اس عالم مین مدرسی کر کے سب کو تصوف سکہایا یہان تک کہ وہ علم آسمانی ہم لوگون تک پہونچا آپکی مدرسے کے بڑے طالب العلم حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر و حضرت عثمان غنی و حضرت علی کرم اللہ وجہہ

پہلا باب سوانح عمری مین حضرت مولانا فضل رحمن قدس سرہ کے اور تعریف صوفی مین

مخفی نرہے کہ صوفی وہ ہی جسکے قلب مین سوا ے خدا کے کچہہ نہو نقل ہے کہ عالم روحانیات مین حضرت رابعہ بصری سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیون رابعہ مجہے یاد نہین کرتی ہو اوسوقت دو شعر مین حضرت رابعہ بصری نے جواب دیا شعر

لیک در من دوستے جا کرد ورفت	شور عشقش مست و شیدا کرد ورفت
کہ ترا ہم نیست گنجایش درو	تو ہم اصلا در نہ آئے درو

حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی اللہ کا ہوا ہوگا اللہ اوسکا ہوا پہر سب مخلوق اوسکے تابع ہین چنانچہ ارشاد ہوا مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ ترجمہ جو ہر کو نہ مجہے سو ہر کا ہوی شعر

سمایا ہے جب سے تو نظروں مین میرے	دلون مین سبھونکے سمایا ہوا ہون
ملامت عشقبازیکی دہہاوی کون تیرے	ترا اب اسکام کا تو ہی کہ ہر کاروہ مردے

مقولہ ایک شخص کا ہی کہ تصوف حکیم بنکر آیا اور فقیر بنکر رہا اور پادشاہ ہوکر گیا جب آپ ایک حکیم بنکر دیکھینگے تو تصوف کو جنگ اور خونریزی سے دور اور حکمت اور فقر کی سلطنت ظاہری اور باطنی نعمتونسے مالامال پائینگے کم سے کم بنا ہوا صوفی بہی ایک ایسا فقیر نظر آویگا جو ایک بادشاہی نشان کے ساتھہ رہتا ہوگا اوسکی رعایا نہایت خوشی سے نذرانہ پیش کرتی معلوم ہوگی اوسکے مرید بغیر تنخواہ کی فوج سے زیادہ حکم بردار پائے جائینگے۔ اور جو روحانی سلطنت پر قبضہ پائے ہوئے ہین اونکی آزادانہ حالتین ایسی ہی ہین کہ اون کی نسبت پابندان شریعت کو جتنا رشک ہو تھوڑا ہے مثنوی

چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت	چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت

انھین کی شان مین آیا ہے قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ یعنی عینکین آنکو خدا کی طرف سے آئین لگائیگا تو خدا کو دیکھیگا ورنہ اندھا رہیگا اسی سبب سے آگے ارشاد ہوا کہ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا

مقولہ ہندی جیکو درشن ایت نہین اوکھو ایت نت اوٹ ہنا جات

ہر چند تو شاہ ما گدائیم	دامن مفشان کہ مبتلائیم

از کدامی سحر و افسون مہربان سازم ترا | انچہ میخواہد دل من آنچنان سازم ترا
کردہ ام خالی حریم سینہ را از غیر تو | بر تمنا تیکہ روزی میہمان سازم ترا
خلوتی نبود ترا غیر از حریم جان من | آرزوی جان من انیست جان سازم ترا

سوانح عمری

آپ سنہ ۱۲۰۸ ہجری مین پیدا ہوے اور سنہ ۱۳۳ ہجری مین آپکا انتقال ہوا اور بروایت جناب احمد میانصاحب سجادہ نشین دام ظلہ کے سنہ ۱۲۱۳ ہجری مین پیدایش ہوی فقیر راقم الحروف سے بہی جناب مولانا قدس سرہ نے نام اپنا تاریخی فرمایا تہا پس اوس حساب سے آپکی پیدایش سنہ ۱۲۰۸ ہجری کی ہوئی آپ کی تاریخ وصال مین یہ شعر ہے شعر

گفت ہاتف سال وصلش چون ز دنیا گشت | واصل حق شد ز راہ قرب آن قطب زمان

ایضاً

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد | روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد
آن قدح بشکست و آن ساقی نماند | بزم برہم خوردہ می باقی نماند

وہ جو بیچتے تہے دوائے دل وہ دوکان اپنی بڑہا گئے
وہ عجب گہڑی تہی کہ جس گہڑی وہ ہمین یہ روگ لگا گئے

ایضاً دیگر

ای آتش فراقت دلہا کباب کردہ | سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ
چہ خوش ست عاشقی را اجلی رسیدہ باشد | ز جفا و جور یارش ستمی کشیدہ باشد
ز فراق وصل جانان ز خودش خبر ندارد | کہ چو نیم مرغ بسمل بزمین طپیدہ باشد

شب ہجر عاشقی را اجلی رسیدہ باشد	بچہ حال مردہ باشد کہ ترا ندیدہ باشد

دیگر از مثنوی مولانا روم رحمہ اللہ تعالی

چونکہ گل رفت و گلستان در گذشت	نشنوی زین پس ز بلبل سرگذشت
چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب	بوی گل جوئیم از کہ از گل آب
خوشتر از ہر دو جہان آنجا بود	کہ مرا با تو سر و سودا بود
مرحبا تو با منی من خوش دلم	گر بود در قعر گوری منزلم
بر سر تربت یہ آ کر کہگئے	حشر مین اوٹہنا ہی آرام کر

بیان وقت وصال کا

آپ نے علالت مین وصیت کی تہی کہ ہمارے مرنے کے وقت ہی حدیث پڑہی جاوے کہ روح ہماری حدیث سنتے سنتے نکل جائے۔ چنانچہ بعض آدمیون نے حضور کے نزع کے وقت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہی تہی

نقل حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ عنہ نے بہی وقت وصال کے فرمایا تہا کہ میری جنازہ کے سامنے آیت کا پڑہنا بے ادبی ہے یہ شعر پڑہدینا شعر

مفلسانیم آمدہ در کوی تو	شیئ للہ از جمال روی تو

لوگون نے پوچہا آپ کہان دفن ہونگے فرمایا کہ جہان مین بیٹہا ہون ورنہ جہان احمد میان کہین وہین دفن کر دینا راقم کہتا ہی کہ جناب

احمد میان صاحب کو وارث اتم بناگئے کہ میت کا اختیار وارث اتم کو ہوتا ہے اور مشہور ہے کہ کاملین کی نگاہ اخیر وقت ہوتی ہے کہ جب آنکھہ بند کر لیتے ہین پہر چلتے وقت جسکا ہاتہہ پکڑ کر اوسپر آنکھہ کہولدیتے ہین تو نسبت اونکی اوس مین جا رہتی ہے سنا گیا ہی کہ جناب احمد میان صاحب کے کان مین کچھہ باتین کہین اور ہاتہہ پکڑ لیا گویا چلتے وقت بیعت لی پہر سنا ہے کہ عبد القادر خان روئے کہ ہملوگونکو آپ کس پر چہوڑے جاتے ہین فرمایا کہ گھبراتا ہے خاک مین جاکر بہول جاؤنگا اور کئی آدمیون سے مثل ردولی والون کے اور دوسرون کے بہی نزدیک تہے فرمایا کہ کون مہینا ہے لوگون نے کہا کہ ربیع الاول تو فرمایا مین انہی نماز آپ پڑہ لیتا ہون

بیان مین نسب نامہ کے

جناب افضل المحدثین قطب زمان مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ اولاد مین حضرت مصباح العاشقین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تہے جنکا مزار اور خانقاہ جس مین ایک مسجد عالیشان ہے موضع ملانوان مین ہے انکی وصال کو پانچسو برس کے قریب ہوئے آپ سکندر لودی بادشاہ دہلی کے عہد مین تہے انکے اولاد مین اکثر بزرگ ہوئے ہین سلسلہ نسب یون تہا کہ جناب مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ بن شاہ اہل اللہ بن شیخ محمد فیاض رحمہ اللہ بن شیخ برکت اللہ رحمہ بن شیخ نور محمد

رحمہ اللہ بن شیخ عبداللطیف رحمہ اللہ بن شیخ عبدالرحیم
رحمہ اللہ بن شیخ الشیوخ حضرت محمد رحمہ اللہ المعروف بہ حضرت
مصباح العاشقین محمدی صدیقی چشتی اس موضع ملانوان
مین آپکی پیدائش ہے اور مدت دراز تک یہین مقیم رہی نانہیال
آپکا سندیلہ مین ہے اور اسی بستی مین حضرت شیخ حیدر علی
شاہ صاحب خلیفہ اعظم اعلے حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ
کے تھے آپکی یعنی حضرت پیرومرشد کی عادت تھی کہ بعد فراغ
نماز صبح پہلے مزار پر حضرت جد امجد کے مراقب رہتے تھے بعد
اوسکے مزار پر حضرت حیدر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
دیر تک مراقب رہتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مجدد الف
سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک سے حضرت
مصباح العاشقین رحمۃ اللہ علیہ نے شکوہ کیا کہ آپنے ہمارے
ایک لڑکے کو چھین لیا مگر تعلق چشتیت کا آپکے ساتھ ہمیشہ رہا ایک
شخص کو چشتی طریقہ مین مرید کرکے اوسکو شجرہ سلسلہ حضرت
مصباح العاشقین رحمۃ اللہ علیہ کا دیدیا تھا اسیطرح حضرت
مولانا شاہ آفاق رحمۃ اللہ علیہ کی عادت مین تھا کہ آپ خلفائے
طریقہ کا شجرہ دیتے تھے اور آبائی طریقہ مین مجدد دیتے تھے تو آبائی طریقہ کیطرف سے بھی شجرہ دیتے تھے

بیان حالات طفلی کا

آپ ملانوان مین سڑک پر لڑکون کے ساتھہ کچھہ کھیل مین مشغول تھے کہ گاڑی آئی اور آپ اوسکے پہیے کے نیچے دب گئے قدرت خدا کی کہ آپکے سارے چہرے مبارک و سر پر سے گاڑی کا پہیا چل گیا مگر حیات باقی رہی فقط اسقدر رہوا کہ ایک کان آپکا اوس پہیے سے کٹ گیا کہ جسکو سب صاحبون نے دیکھا ہے کہ ایک کان تھا آپکی قدر اپنے بزرگون مین لڑکائی سے تھی آپ کے لڑکپن کی بہت سے حکایتین مشہور ہین کہ شریعت کے مطابق باتین آٹھہ برس کی عمر کے وقت سے سرزد ہوتی تہین اسلیے تمام بزرگان آپکے آپکی تعظیم کرتے تھے ایک مرتبہ آپ اپنے والد کے ساتھہ ملانوان سے چلے ہاتھہ مین آپکے والد کی ایک پنجرہ تھا جس مین طوطی تھا آپ جب کوئین کے کھیت پر پہونچے تو آپکے والد نے کوئی یعنی کاکن کے درخت کا ایک خوشہ توڑ کر جانور کو پنجرہ مین دیدیا مولانا مرحوم نے منع کیا والد نے آپکے خفیف سمجہہ کر نہین مانا اور چلے گئے جب آپکے والد بیس پچیس قدم گئے تو دیکھا کہ مولانا مرحوم میرے پیچھے نہین ہین بلکہ وہین کھیت پر کھڑے ہین پکارا کہ آؤ کیون کھڑے ہو آپ نے فرمایا کہ جب مالک کھیت کا آویگا تو اوس سے معاف کرا کر آؤنگا کہ خوشہ پنجرہ مین ہمارے ہی آپکے والد نے

کم سنی کے سبب سے نہین چہوڑا اور کہا کہ لو ہم تمہین لیجاتے ہین پنجرہ
کہولکر خوشہ کو پہینک دیا تب آپ وہان سے تشریف لیچلی جب آپ بڑے
ہوئے آپ کی شادی ہوئی دو بیٹے جناب میان عبد الرحیم و جناب میان
عبد الرحمن صاحب مرحوم جنکی اولاد موجود ہین ہوئے مقام ملانوان
مین مقیم ہین جب آپنے عرصہ دراز تک وہان تشریف رکہی اور سفر
دہلی کا ہوا غلبہ شریعت آپ پر بہت تہا تعزیہ مین آگ لگادی نواب
لکہنو کے یہ خبر سنکر آپکے تکلیف دینے پر آمادہ ہوئے چودہریان سندیلہ نے
آپکو بچایا اور بڑی کوشش کی اوسکے بعد آپکی بی بی صاحبہ کا انتقال ہوگیا اور اہل
بستی نے حسب عادت قدیم جو انبیا اور اولیا کے ساتہہ چلی آتی ہے
کچہہ تکلیف پہونچائی آپ ملانوان کو چہوڑکر مرادآباد مین آئے اور عقد کا
عزم ہوا آپ کی بی بی کے چچا نے کہ وہ مردم شناس تہے اپنی بہتیجی
کا آپ سے عقد کرنا چاہا مگر آپکے سالے جانی دشمن ہوگئے کہ ایک فقیر
سے شادی کرنا چاہتے ہین اور جناب احمد میان صاحب کی والدہ صاحبہ کو
منع کیا کہ تمہارا عقد چچا نے ایک فقیر مفلس سے کرنا چاہا ہے آپ
بہی مکدر ہوئین مگر چچا نے سمجہا کر عقد کر دیا چونکہ اس مرادآباد کے زمیندار
اور رئیس آپکی سسرالی لوگ تہے اسلیے حقیر سمجہتے رہے غربت ایسی
آپکو پیش ہوئی کہ بہینون اروی اوبال کرکے کہاتے تہے مگر نوکری

پابندی نہین کرتے تہے کیونکہ مقام آپکا تارک کا تہا آخر مین فتوح بکثرت آئی جسکو سب صاحبون نے ملاحظہ کیا آپ کے بطن سے جناب احمد میان صاحب مدظلہ ہین اور اونکی ہمشیرہ صاحبہ جو بیس برس ان سے زائد ہین جنکی ایک لڑکی مولوی عبدالکریم صاحب سے بیاہی گئی ہے

بیان آپکے مسجد مرادآباد مین مقیم ہونیکا

جب آپ نے رئیسہ مرادآباد سے عقد فرمایا تو اونکو اونکے مکان سے جدا کر کے متصل مسجد جو آج حویلی جناب احمد میان صاحب کی ہے اوس مین مقیم کیا اور طریقہ یاد الٰہی کا اون کو سکہایا۔ آپ نے صحن مسجد مین جو ایک گنبد ہے کہ آج بہی موجود ہے قیام رکہا اسطرح پر کہ ایک چارپائی رسی یعنی بانڈ کی بنی ہوئی بچہاون اوس پر ندارد اور اوسکی بغل مین کلوخ کے ڈہیلونکا ڈہیر اور ایک لوٹا مٹی کا وضو کرنے کا موجود رہتا تہا اور ایک تین ہاتہ کی چوکی جسپر چٹائی کہجور کی بچہی رہتی تہی اوس مین مدت گذاری در ونکو مٹی سے بند کر دیا تہا فقط دو در کہلے رکہے تہے کواڑ نہین لگایا تہا چونکہ شام تک پیسا کوڑی اور اسباب بیش قیمتی نہین رکہتے تہے اسلیے کواڑ لگانیکی حاجت تہی پہر آپ متوجہ ہوئے مسجد مین کہ نماز با جماعت ہو تو وہان اولا کوئی نمازی نہین تہا فقط ایک موذن البتہ دو روپیہ معاش وقف شدہ

سے یا ورثہ اہل مقبرہ سے پاتا تہا کہ فقط اذان دیکر چلا جاتا تہا نماز نہین پڑھتا
تہا مسجد مین ایک طرف تعزیہ رکہا رہتا تہا آپ نے تعزیہ کو جدا کرنا چاہا خوانین
مراد آباد نے یورش کی چنانچہ متصل مسجد ایک خان صاحب کہ اسوقت نام اونکا
مجھے یاد نہیں لکھنؤ مین نواب وقت کے یہان شاید سعادت علی خان کا وقت تہا
کہ جاکر درخواست دی کہ مولانا فضل رحمن صاحب نے تعزیہ کو پہینک دیا ہے
اور بڑی بی ادبی کی ہے چنانچہ اسپر حکم ہوا کہ فوج سلطانی جاکر اونکو گرفتار کرلاوے
تلنگے آئے اور زیادہ حصہ اونکا ملیح آباد مین رہگیا آپ اوس روز ملانوان تشریف
لیگئے وہان دوڑ تلنگون کی پہونچی اور دشمنون نے وہان تلنگون کو پہونچوا دیا پہر
تلنگون نے گرفتار کیا اور بیڑی لوہی کی پیر مبارک مین ڈالی اور ملیح آباد تک
چہاونی مین فوج کے لے آئے اس درمیان مین محمد جعفر خان ایک صاحب سندیلہ
کے جو اوسوقت راجہ گوالیار کے میر منشی تہے اونہون نے لکھنؤ کے نواب
سعادت علی خان یا جو شخص ہون اسوقت خوب یاد نہین اونکو خط لکہا کہ مولوی
فضل رحمن صاحب کہ ہمارے تمہارے اوستاد کے نواسہ ہین اونکو چھوڑ دیجیے
نواب نے منظور کر کے آپکی رہائی کا حکم بہیجا آپ ملیح آباد تک پہونچے بیڑی پیر
مبارک سے کاٹی گئی بیڑی کاٹنے والے کو آپنے پانچ روپیہ انعام دیے مخفی نرہے
کہ آپکے کسی بزرگ ننہیال کے کہ ساکن سندیلہ تہے شاگرد رشید یہ دونون صاحب
تہے یعنی انکا نام محمد جعفر علی خان تہا یا فقط محمد جعفر خان نام ہو کہ ریاست گوالیار کے

میر منشی تھے اوس زمانہ مین بطور وزیر کے عہدہ تہا اور نواب لکھنو بہی اسلیے انکی عظمت نواب لکھنو کے دلمین آگئی تہی الغرض مسجد مراد آباد کی آپکے دخل مین آئی اور جو دشمن آپکے ہوئے تہے تباہ ہوگئے پہر آپنے مدتون اوس مین بسر کی اب آپ کے کاروبار کے لیے صحن کا کنوان کہ غالباً اوسی زمانہ کا ہوگا بڑا شور تہا یعنی پانی اوسکا بہت کہارا تہا خدا نے اوسکو میٹہا کر دیا ایک مدت تک یہ مسجد شکستہ بے مرمت رہی پہر جناب نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر نے مبلغ دو ہزار روپیہ واسطے درستی اور مرمت مسجد شریف کے بہیجا ازان بعد ایک اہل دل نے اوسکو دیکہکر کہا کہ مسجد کے ویرانہ پن مین ہر ہر اینٹ مین جو نور تہا اب باقی نہین رہا اوسوقت ہزارہا اشعار نفیس نفیس اوس پر دو ڈہائی سو برس سے لکہے چلے آتے تہے وہ سب مٹ گئے +

بیان اہل مزار کا جو قبہ کے نیچے ہے جہان آج مزار مولانا قدس سرہ کا ہے

مزار آپکا اب صحن مسجد مین جو قبہ ہے اوس مین ہے اور وہ جو دوسرا مزار اوس مین ہے وہ ایک بڑے بزرگ کا ہے کہ صاحب نسبت ہین حضرت ایشان رحمۃ اللہ علیہ کہ آپ صاحبزادہ حضرت قطب زمان مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اونکے وہ اہل مزار مرید ہین شاید انکا نام شیر مراد خان ہے ان کے چار لڑکے تہے مراد آباد انہین بزرگ کے نام سے آباد ہوا یہ دیوان شاہ عالمگیر کے تہے راقم نے ایک مرتبہ حضرت مولانا مدظلہ سے سنا ہے کہ یہ مزار اہل نسبت

کاسے ہے تمام عمر آپ اسی قصبہ مین رہے اب آپکا خود مزار اوس مین ہے باقی تمام قبرین پختہ جو صحن مین ہین اونکی باب مین فرماتے تھے کہ اہل دنیا کی ہین

بیان آپکے صدیقی ہونیکا

ایک مرتبہ ترجمہ قرآن یا حدیث کا ہورہا تھا کہ کسی موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اولاد ابی بکر صدیق رضؓ کو سید کہنا درست ہے ہمنے کمال شوخی سے عرض کیا کہ ہمارے ایسے سید ہونگے کہ ہین اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہون پھر ارشاد ہوا کہ اولاد ابی بکر کو بھی سید کہہ سکتے ہین اسی طرح جب پوتی کا عقد میان شاہ نیاز احمد صاحب سے ہونے لگا تو آپنے مجھے تلاش کیا لوگون نے کہا کہ اسوقت حاضر نہین ہین آپ نے فرمایا کہ تلاش کرو چودہری محمد عظیم صاحب رئیس سندیلہ مسجد مین تلاش کو آئے مین سوتا تھا آخرش اوٹھایا اور حاضر خدمت شریف ہوا ارشاد ہوا کہ تم میری چارپائی پر بیٹھو عرض کیا کہ بہتر آپنے فرمایا کہ یاد رکھو کہ مین اولاد ابی بکر سے ہون اور پھر فرمایا کہ تم خوش ہوئے کہ احمد میان کی لڑکی کا عقد ہوا عرض کیا کہ خوش ہوئے

بیان اوقات تمام دن کا حضرت قبلہ کے

بعد فراغت نماز صبح تھوڑی دیر ذکر مین مشغول رہتے تھے پھر کچھ دیر تک مراقب رہتے تھے ہملوگ بھی پیچھے بیٹھکر توجہ لیتے تھے آپ نے فرما دیا تھا کہ جب میرے حجرہ مین یا جب میری پاس بیٹھو میرے قلب کی طرف متوجہ ہوکر بیٹھو راقم شب کو جاکر توجہ لیتا تھا آپ لیٹے لیٹے کبھی توجہ دیتے کبھی بیٹھکر یہ ذکر اوسوقت کا ہے

جب آپ خود امامت کرتے تھے اور مسجد مین نماز پڑہتے تھے اور حجرہ مین مسجد کے رہتے تھے یا مقبرہ موجودہ جو صحن مسجد مین ہے اوس مین رہتے تھے اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ طلوع آفتاب تک آپ مسجد مین مشغول رہتے تھے نماز اشراق ادا کر کے آتے تھے اور کبھی نماز پڑہ کر حجرہ مین آکر مشغول اذکار مین ہوتے تھے اور وہین مراقب رہتے تھے مگر جب سے آپکو ضعف ہوگیا تھا مسجد مین آنا موقوف ہوگیا اور باہر احاطہ مسجد کے قبل از وصال ایک سال سے زاید اوس مین رہے اور پانچ چھہ برس مسجد کے متصل جو حجرہ ہے اوس مین تشریف رکھی بعد اشراق کے درس حدیث شریف کا ہوتا تھا اور دس برس پہلے فقط صحت قرآن شریف کی ہوتی تہی اور اوسمین کچھ ترجمہ ہوتا جاتا تھا پھر نکتے عجائب اور غرائب بیان ہوتی تہی اور مسائل فقہ اور حدیث کے بکثرت بیان ہوتے تھے اب آخر زمانہ مین تمام دن حدیث ہوتی تہی آپ لفظ سے فیض لیتے تھے

بیان آپکی کیفیت طاری ہونے کا

ایک بار مولانا محمد علی صاحب وغیرہ سب کا مجمع تھا قرآن شریف کا ترجمہ شروع ہوا رکوع یہ تھا کہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا اسکا ترجمہ فرمایا بعد اسکے وہ آیت پڑہی گئی جو حضرت اسمٰعیل کے بیان مین ہے وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ترجمہ فرمایا کہ تھا اپنے رب کا پیارا یہ فرما کر آپنے چیخ ماری اور آپ پر گویا کیفیت مدہوشی کی طاری ہوئی اس واقعہ کے بعد آپ دو مہینہ

سخت علیل رہتے تھے اسیطرح ایک مرتبہ جب اس آیت کا ترجمہ شروع ہوا ءَأَنتَ

قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ یعنے حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ تمنے آدمیون سے کہدیا تہا کہ مجکو اور ہماری مان کو خدا سمجھین

اور خدا کو خدا نہ سمجھین پہر عیسیٰ علیہ السلام کا گہبراکر یہ فرمانا کہ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ

الْحَكِيمُ یعنی غفور الرحیم کا موقع تہا مگر عزیز الحکیم فرمایا اوسوقت واقعہ

قیامت گویا سامنے ہوگیا اور کیفیت مصیبت قیامت کی سب پر طاری ہوئی

مجکو خیال آتا ہے کہ زیادہ حضرت نے اس آیت سے اوس آیت پر چیخ ماری کہ

سب کو پل صراط پر سے ایک روز اوترنا ہوگا غرض جس چیز کا بیان مجلس مین

ہوتا تہا پہلے آپ پر کیفیت آتی تہی بعد اوسکے بطور عکس موافق استعداد

کچھ سب پر طاری ہوتی تہی چنانچہ ایک روز حدیث ہو رہی تہی کہ خشیت صحابہ کا

ذکر آیا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم پر غلبہ خوف سے پسلی چٹکتی تہی اسوقت قاری

سبق کو وسوسہ ہوا کہ عجب بات ہے آپ پر پہلے سے کیفیت طاری تہی قاری سبق

کی طرف متوجہ ہوگئے اور فرمایا کہ صحبت رسولؐ سے ایسا ہی ہوتا تہا اس کلام

کے ساتھ ہی اونپر وہی کیفیت طاری ہوئی کہ پسلی چٹکنے لگی حجرہ مین جاکر گر کر

تین دن پڑے رہے اور مولوی صاحب کہتے تہے کہ نور چہرہ مین معلوم ہوتا تہا

بیان سبب جذب کا مولانا صاحب کو

ایک روز جناب مولانا محمد علی صاحب کو آپنے بلایا اور فرمایا کہ اللہ کے معنے

زبان ہندی مین جانتے ہو فرمایا کہ حضور ہی فرمادین ارشاد ہوا کہ ولہ یلہ
سے اللہ مشتق ہے اسکے معنے من موہن کے ہوئے یعنے دل کا موہنے
والا اور یہ فرماکر چیخ ماری کہ سب حاضرین لوگون پر کیفیت طاری ہوگئی اور سب
مولوی صاحب کو شبہہ ہوا کہ نقشبندیت مین سکون اور قرار ہے پھر ان کو
جذب اور اضطراب کیسا ہے اوسپر یہ قصہ فرمایا کہ ہمارے سلسلہ خاندان
مجددیہ مین سے حضرت باقی باللہ رضی اللہ عنہ تین سال تک ایک
مجذوب کے ساتھہ ساتھہ دامن کوہ وغیرہ مین پھرا کیے اوسیکا اثر تھا کہ جذب
آجاتا تھا اور حضرت مولانا فضل رحمن قدس سرہ اکثر اوقات آہ آہ فرماتے تھے
نقل مشہور ہے کہ بعد انتقال خلیفہ اول یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپکے مکان پر تشریف لیگئے جب اوس
حجرہ کو جاکر دیکھا جس مین آپ رہتے تھے دیکھا کہ چھت اوسکی سیاہ ہو گئی
ہے دریافت سے معلوم ہوا کہ آپ کی آہ سے جو دھوان نکلا تو چھت
سیاہ ہو گئی

فرمایا اور تمام دن

شعر

یہ نہ سمجھو کہ آہ کرتا ہون	دل لگانے کی راہ کرتا ہون
بلبل برگ گل خوش رنگ در منقار داشت	واندران برگ و نوا صد نالہ ہای زار داشت
گفتمش در عین وصل این نالہ و فریاد چیست	گفت مارا جلوۂ معشوق درین کار داشت
چشم حافظ زیر بام قصر آن حورین سرشت	شیوۂ جنات تجری تحتہا الانہار داشت

ہر سبب وقت مین بخیر انجام کر | ایضاً | اور دل تو ہی دوا کا کام کر
ہجر مین کیا یاد مجکو آگیا | | رکھیا مضطر کلیجا تہام کر

بیان اوقات شب مین مولانا رضہ کے

بعد نماز مغرب اذکار و اشغال سے فرصت فرما کر حجرۂ مسجد مین کچھہ دیر مراقبہ مین رہتے تھے اکثر مراقبہ محبت کا فرماتے تھے اور کبھی دوسرا مراقبہ بہی فرماتے تھے اسلیے کہ بعض مریدون سے ارشاد فرمایا کہ مراقبہ محبت یحبهم ویحبونه کا کرتا ہون پہر آپ حویلی مین جا کر طعام تناول فرماتے تھے آپ کے کہانے مین اکثر باجرہ کی روٹی کہ بہت محبوب ہوتی تہی اور کبھی مونگ کی یا ماش وغیرہ کی دال بہی ہوتی تہی قلیل سا کہا لیتے تھے اور کبھی کبھی کھچڑی اور گوشت نہین کہاتے تھے اتفاقاً کبھی کہا لیتے ہون مگر ہمنے نہین دیکہا بلکہ آپ جب سنتے تھے کہ فلان مشائخ گوشت کہاتے ہین تو آپ افسوس کرتے تھے ایک مرتبہ مولانا محمد علی صاحب کانپور سے مراد آباد آئے تو پوچہا کہ کیونجی شاہ عبدالحق بہت گوشت کہاتے ہین کیونکر فقیری کرینگے آپکی غرض یہ تہی کہ تلذذ نفسانی نہو مٹی کے برتن مین ہمیشہ آپ کہاتے تھے اور بوریے پر بیٹھتے تھے عشا کی نماز بہت ہی سویرے ہوتی تہی بعد ادائے نماز پہر لیٹ جاتے تھے پہر کلام نہین کرتے تھے اور ہمیشہ آپ حجرہ کے سائبان مین سوتے تہے اتفاقاً اندر حجرہ کے آرام فرماتے تھے راقم نے دریافت کیا تو بعض دانشمندون نے

معلوم ہوا کہ فقط تخیلات بیداری شب یہان سوتے نہین اور ہوا کی کیفیت
اوٹھاتے تھے بین کہ شب کا اندازہ معلوم ہوتا رہے

بیان وقت تہجد کا

جب آپ ایک بجے رات کو بیدار ہوتے تھے تو پوچھتے تھے کہ اسوقت کتنی رات ہے اور کسی کے پاس گھڑی ہے سب نے کہا کہ نہین ہے اوسوقت آپ بہت خفا ہوتے تھے کہ نمازی ہو کر گھڑی نہین رکھتے ہو پھر مین نے عرض کیا کہ حضور میرے پاس گھڑی موجود ہے وقت دیکھتا ہون پھر خود ہی آپ شفقتاً فرماتے تھے کہ مین وقت کہدون ہم عرض کرتے تھے فرمایئے آپ ٹھیک اوتنی ہی رات فرماتے تھے جو گھڑی مین ہوتی تھی پھر آپ تہجد اور معمولی وظیفہ پڑھ کر بیٹھتے تھے اوسوقت بہ نسبت تمام دن کے بہت خوش رہتے تھے اسلیے کہ وہ وقت وہ ہے کہ جسکی شان مین نازل ہے يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ الخ + اوسوقت ہملوگون سے فرماتے تھے کہ اوٹھو جاگا کرو اور استغفار پڑھو کہ اسوقت کا جاگنا بڑی فضیلت ہی جاگنے مین آیت صریحی وارد ہوئی اور شاید یہ ہی پڑھا تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا اور اس موقع مین جو دعا و استغفار پڑھنے کو فرمایا اوسکو باب اذکار و اشغال مین بیان کرینگے المختصر تہجد کے وقت عشاقو نکا مجمع آپکے پاس ہوتا تھا اور کبھی ہم تنہا ہوتے تھے اوسوقت اشعار عاشقانہ

جناب حضور خود پڑہ پڑہ کر سناتے تہے اور کبہی مضامین تصوف از قسم نصیحت یا حکایت بزرگان بیان کیا کرتے تہے کبہی توحید کا ذکر اور کبہی اذکار اشغال کا ذکر بیان فرمایا کرتے تہے اور اشعار اس قسم کے پڑہا کرتی تہے

مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

صحبت یک ساعتت با اولیا ۔ بہتر از صد سالہ طاعت بی ریا
گفتۂ او گفتہ اللہ بود ۔ گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

دیگر اشعار اردو

ہماری پاس ہی کیا جو فدا کرین تجہہ پر ۔ مگر یہ نیند کی مستعار رکہتے ہین
ارض و سما کہان تری وسعت کی سمانے ۔ میرا ہی دل ہے وہ کہ جہان تو سما سکے

آپ کو تہجد اور بیداری کا اسقدر اہتمام تہا کہ تمام عمر سائبان مین سردی ہو چاہے گرمی سب حالت مین وہین آرام فرماتے تہے فقط اسی واسطے تہا کہ غفلت شب کو نہو جاوے اور شب کی پہچانئے مین فتور نہو جاوی جب شب تمامی پر ہوتی تہی کچہہ لیٹ کر کے بیدار ہوتے تہے اوسوقت سے اہتمام نماز صبح کے ہوتے تہے اور پہر پوچہتے تہے کہ کہو میان کچہہ شب ہے یا نہین کسی نے کہا کہ شب ہے کسی نے کہا کہ نہین ہے آپ فرماتے تہے کہ اب شب نہین ہے بعض وقت فرما دیتے تہے کہ اسقدر شب ہے پہر ذرا سا بہی طہارت مین اگر آپکو شبہہ ہوتا تہا تو کسی طرحکا جاڑا ہو مگر فوراً بدن پر سے دولائی اوتار کر

غسل خانہ چلے جاتے تہے پہر صبح صادق کے وقت نماز صبح کی
اذان دلواتے تہے نماز موافق مذہب حنفیہ کے اول وقت جماعت
سے پانچون وقت تمام عمر ادا کی البتہ وصال سے پہلے تہوڑے دن بسبب
علالت کے اور نیز بہ سبب باہر ہوجانے احاطہ مسجد سے جماعت سے
نہین پڑہتے تہے مگر کسی وقت دو آدمی آپکے ساتہہ شامل ہوکر جماعت
نماز پڑہ لیتے تہے اور فرماتے تہے کہ مریض پر جماعت اور جمعہ معاف ہے

بیان آپکے رخصت کرنے کا مسافران مسجد کو

بعد طلوع آفتاب اور کبہی قبل طلوع آفتاب مسافران مسجد رخصت
کیے جاتے تہے بعض آدمی عذر بہی کرتے تہے کہ مجہے اجازت دیجیے
کہ بہین دو چار روز ٹہرون مگر آپ فرماتے تہے کہ اگر دو دن سب مسافرونکو
ہم روک رکہین پہر جگہہ یہان نہین ملے کہ لوگ عافیت سے رہین
چنانچہ آخر زمانہ مین یہ کثرت ہوئی کہ دس دن اور بیس دن کی راہ سے
لوگ آتے تہے اور فوراً رخصت کر دیے جاتے تہے اسلیے اس راقم
الحروف کو مونگیر کے رئیس لاتے تہے کہ جسمین تین چار دن رہنا
میسر ہو حضرت میری خاطر سے تین دن رہنے دیتے تہے فقیر کو یہ ذریعہ
آمد شد کا ایسا تہا کہ جسکے سبب سے بعض مرتبہ مہینہ مین دو بار اتفاق
جانے کا مرادآباد مین ہوتا تہا اور کبہی رمضان شریف مین اپنی ذاتی

حاجت کے لیے یعنی طلب خدا مین جب گیا ہون قریب ایک مہینہ کے
آپکی خدمت مین ٹہر کر شب و روز دریافت علم اذکار اور اشغال کا کیا
کرتا تہا ایک مرتبہ سات آٹہہ رئیس ہمارے ساتہہ گئے ارشاد ہوا کہ آج
شمار کرو کہ مسجد مین اور احمد میان صاحب کے مکان مین کتنے آدمی
ٹہیرے ہین ہمنے جاکر عرض کیا کہ قریب ڈیڑہ سو آدمی کے اسوقت
موجود ہین باوجودیکہ بہت سے آدمی رخصت کر دیے گئے ارشاد ہوا
کہ تمہارے ساتہہ کتنے آدمی ہین عرض کیا کہ آٹہہ آدمی ہین فرمایا کہ اب
اونکو رخصت کرو عرض کیا کہ ہمسے زاید چودہری نصرت علی صاحب رئیس
سندیلہ کے ساتہہ ساٹہہ آدمی ہین اسلیے کہ اونکے ساتہہ کئی
پالکیان جسمین وہ خود اور اونکے صاحبزادہ اور بہت عورتین اور رتہہ
اور گہوڑے ہین اور شاید ہاتہی بہی ساتہہ تہا اور آٹہہ سات سپاہی اور
خدمتگار اور اسی طرح بہت آدمی ہین ارشاد ہوا کہ اونکو بہی جانیکو کہو
مگر چونکہ وہ علیل ہو گئے تہے اسلیے حضرت احمد میان صاحب نے اونکو اپنا
مہمان کرلیا مولانا نور اللہ مرقدہ نے جو واسطے تحقیقات تعداد مسافرین
کے مجکو معین کیا فقط اسمین یہ مصلحت تہی کہ مجکو آگاہ کرنا تہا حقیقت مین
میرے اوس خطرہ کے جواب تہا جسمین مجکو خیال آتا تہا کہ مسافر کیون اسقدر
جلد جلد رخصت کر دیے جاتے ہین مخفی نرہے کہ قبل علالت کے آپکی عادت تہی

کہ دروازہ مسجد تک مسافرونکو پہونچانے آتے تھے اور بعض بزرگان دین کو بستی سے باہر تک بہی پہونچانے جاتے تھے۔ ایک بزرگ بہت ضعیف صورت ڈاڑہی اونکی بڑی بڑی مسجد کے حجرہ سے اونکو پہونچانیکو چلے وہ بہت زار زار روتے تھے کہ اونکی ڈاڑہی پر آنسو بہتے تھے اور مولانا صاحب اشعار بکثرت اون بزرگ کی رخصت کیوقت سناتے جاتے تھے اوسمین سے ایک شعر راوی نے بیان کیا سو
عاشقان را روز محشر با قیامت کار نیست + کار عاشق جز تماشای جمال یار نیست + مولانا جان علیصاحب محدث فرماتے تھے کہ جب مین مرادآباد گیا تو مولانا صاحب نے میری بہت خاطر کی اور مجکو مرادآباد کی ندی تک پہونچانے آئے اور فرماتے تھے کہ مین مرید بہی ہوگیا آور بوقت رخصت صالحین کو اس قسم کی رباعی بہی پڑہتے تھے

آنا کہ خواص در گہ تکریمند	دہشت زدگان عالم تسلیمند
نومید مشو کہ ناامیدی کفرست	مغرور مشو کہ خاصگان در بیمند

اور بوقت رخصت جو چیز آپکے پاس موجود ہوتی تہی جیسے کپڑا یا برتن یا کہانیکی چیز مسافرون کو دیدیتے تھے ایکمرتبہ فقیر بہی رخصت ہونیکو حجرہ مین گیا تو میری زبان سے یہ شعر نکل آیا شعر

نہو دیدار میسر تو نہو +	در جانان کی زیارت ہی سہی

نہو قسمت مین مرے ساغر می	ترے میخانہ کی خدمت ہی سہی

آپ اوسوقت مشغول اذکار اشغال مین تہے آپ نے سر اوٹہایا کچھ آیت پڑہ کر سینہ پر دم کر دیا اور یہ شعر فرمایا شعر

دیدۂ سعدی و دل ہمراہ تست	تا نہ پنداری کہ تنہا میروی

اور فرمایا کہ بس اب جاؤ مجکو دو کوس تک غلبہ محبت آلہی مین گریہ تہمتا نہین تہا اور بیخودی از حد طاری تہی چونکہ قبل طلوع آفتاب کے مین رخصت ہوا اسلیے آپ حجرہ سی باہر نہین ہوئے ورنہ دروازہ سے باہر ہوکر اپنے سامنے سوار کراتے ستے اور تعلیمًا اسباب مسافرت پر تجسس فرماتے تہے تمہارے پاس لوٹا اور ڈوری بچہاون تینون چیز ہی یا نہین ہمارے پاس تو بفضلہ تعالے ہمیشہ رہتا تہا مگر مولانا عبد الغنی مرحوم کے پاس نہ ڈوری تہی نہ لوٹا یا شاید اونکے پاس لوٹا تہا ڈوری نہین تہی آپ بہت خفا ہوئے اور اپنے پاس سے منگا کر ہمراہ کی اور فرمایا کہ تمہاری آدمی کو سب اسباب نماز اور طہارت کا ہونا چاہیے اور کسی کو چلتے وقت لوٹا اور دری عنایت فرماتے ستھے اور جسکے پاس خرچ راہ نہین ہوتا تہا تو آپ خرچ راہ اپنے پاس سے دیتے تہے اور مخفی نرہے کہ جو لوگ محض طلب خدا مین آتے تہے جلدی اپنی زبان سے نہین فرماتے تہے کہ چلے جاؤ بعض وقت بلکہ کتنی مرتبہ ہمنے خود رخصت ہونا چاہا آپ

فرماتے تھے کہ جلدی کیا ہے ٹھیر و حدیث ابوداود شروع ہوئی ہے
اور کبھی پہونچنے کے ساتھ ہی آپ بہت خوش ہو کر مجھسے فرماتے تھے
کہ اچھا ہوا کہ تم آئے حدیث شروع ہوئی ہے اور ایک مرتبہ عرصہ
ہوا کہ ہم حاضر خدمت ہوئے اوسوقت بھی فرمایا کہ اچھا ہوا کہ تم آئے
مولوی عبدالکریم بھی آئے ہوئے ہین ہمنے عرض کیا کہ کیا پڑہنے کو
آئے ہین ارشاد ہوا کہ پڑہنے سے کیا ہوتا ہے صحبت مین رہنے کو آئے ہین
راقم الحروف کہتا ہے کہ فی الحقیقت صحبت عجیب صفت ہی کہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ
اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
باوجود صفت علمی کے مشہور ساتھ صفت صحبت کے ہوئے یعنی صحابی
کہلائے اور مولانا مولوی ابوبکر نہین کہلائے **شعر**

از کتر و قدوری نتوان یافت خدارا	در مصحف دل بین که کتابی به ازین نیست

حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ نے جب مولوی شاہ محمد حسین الہ آبادی کو
بعد مہمان کرنے کے جب مراد آباد سے رخصت کیا
تو حضور نے اونکے رخصت کے وقت ایک شعر پڑھا اور فرمایا
کہ اسکو پڑھا کرو وہ شعر یہ ہے **شعر**

سیاحی دل کن که دیاری به ازین نیست	در یاد خدا باش که کاری به ازین نیست

اب سنئیے کہ بہوپال سے ایک بڑے محدث تشریف لائے حضرت قبلہ درس حدیث دے رہے تہے محدث صاحب نے بعد ختم کے فرمایا کہ آپ ہمارے لیے دعا کیجیے کہ قرض ادا ہو جائے اور تنخواہ بڑہ جائے آپ نے دعا کی اور تہوڑا ٹہیر کر فرمایا کہ بس اب جاؤ ہرچند اونہوں نے اپنے قیام کے لیے زور مارا مگر قبول نہوا اور رخصت کردیے گئے تمام مسافران مسجد کو بہت حیرت ہوئی کہ ایسا بڑا محدث آدمی اور فورًا رخصت کردیا جائے مولوی عبد الکریم صاحب نے لوگون کی تشفی کی کہ محدث صاحب صرف دنیا کے کام کے واسطے تشریف لائے تہے اس لیے جلد رخصت کردیے گئے۔

بیان ملاقات اور رخصت مولانا عبد الحی محدثؒ اور مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوریؒ وغیرہ کا

جب مولانا عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپکی ملاقات کو تشریف لائے تو اتنے بڑی خوشی آپکو تمام عمر نہیں ہوئی تہی اور آپ نے اپنی چارپائی پر بٹہایا اور تعظیم کی اور فرمایا کہ مینے بوڑہا ہو کر تمہاری تعظیم بسبب علم تمہارے کے جو کی ایسی مثال ہے کہ جیسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعظیم کی تہی اور جناب احمد میان صاحب کو بلا کر فرمایا کہ تمکو انکے آنے سے خوشی ہوئی یا نواب

حیدرآباد کے آنے سے حضرت احمد میان صاحب نے فرمایا کہ انکے ملنے
سے مین خوش ہوا حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے نئے مکان کے دالان مین چارپائی
بچھاؤ کیونکہ یہان مسجد مین زمین پر تکلیف ہوگی اور کھانا انکے واسطے اچھا
اچھا طیار کرو اور چونکہ حضرت کی عادت ہر علم مین چھیڑ چھاڑ کی تہی
اسلیے آپ نے عند الملاقات مولانا عبد الحی صاحب سے پوچھا بھلا
تم تو بڑے فقیہ ہو ہدایہ کا حاشیہ تمنے خوب لکھا یہ تو بتاؤ کہ تمنے راستہ
مین نماز مسافرت کی موافق مذہب حنفیہ کے کیون نہین پڑھی یعنی قصر
نماز کیون نہین کی مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ نے ہم لوگ آٹھہ نو آدمی کے
سامنے اس حکایت کو لکھنؤ مین بیان کیا تھا اوس مین کئی رئیس مونگیر مثل
شاہ احمد سعید اور شاہ محمد وغیرہ بھی تھے مولانا عبد الحی علیہ الرحمۃ فرماتے تھے
کہ یہ سب کشف فقط سنت پر عمل کرنے سے حاصل تھا المختصر مولانا عبد الحی
رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا نور اللہ مرقدہ کو اوس مسئلہ قصر کا یہ جواب دیا
کہ مین لکھنؤ سے سندیلہ کے نیت سے چلا تھا وہان آکر عزم ہوا کہ آپکی
زیارت حاصل کرین یہ دو سفر ہوگئے تین منزل نہین ہوئے آپ نے
اوسپر ارشاد فرمایا کہ بھائی تم تو بڑے محقق ہو مگر تحقیق مسئلہ یون ہی ہے
کہ فقہا نے اسی کو ترجیح دی ہے کہ جب دو سفر کو جمع کیا جائے اوسپر
حکم تین منزل کا ہوگا اون دونون سفر کو سفر واحد سمجھا جاوے گا

مولانا عبدالحی صاحب مرحوم فرماتے ستے کہ واقعی مین نے جو کتابون کو دیکھا تو ترجیح اسی مسئلہ کو تہی پہر آپ رخصت ہوئے

اشعار مذاقیہ بوقت رخصت اس قبیل کی پڑہتی تہی شعر

سرسبز ہو جو تیرا پائمال ہو	ٹہیرے تو جس شجر کے تلے وہ نہال ہو
ہجوم داغ نے میری یہ گلفشانی کی	کہ اوس نے آپ تماشے کو مہربانی کی
دلِ مین سوسو بار وان جاتا مجھے	اس مین سودائی کہا کوئی دیوانہ مجھے

جب مولانا احمد علی صاحب علیہ الرحمۃ تشریف لائے انکے آنے مین بہی آپ نے بہت خوشی کی اسلیے کہ آپ مولانا شاہ اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ستے جناب مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بخاری شریف چہاپ کر بہت عمدہ خوشخط ایک جلد آپ کیلیو تحفہ لائے چونکہ آپکی عادت شریف تہی کہ جو کتاب مطبع سے لوگ نذر لاتے تہے اوسکی آپ چند ورق ادہر اودہر کے اولٹ کر غلطی بتا دیتے تہے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ جیسی پہلے دیکھہ رکہا ہو غرض اس بخاری شریف مین کئے جگہہ ورق بانداز اولٹ دیا اور فرمایا کہ یہ غلطی ہے اور وہ غلطی ہے اوستادی حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث علیہ الرحمۃ بہت متعجب ہوئے کہ مین آٹھہ برس سے اس کتاب کو درست کر رہا ہون غلطیان نظر نہین آتی تہین آخر پہر غور کر کے کئے ورق کا غلط نامہ بخاری شریف مین چہاپکر لگا یا گیا

پھر آپکو بہت خوشی سے باعزت رخصت کیا اسی طرح سے مولوی
امیر احمد صاحب سہسوانی جب تشریف لائے اور یہ اوستاد ہین مولانا
عبدالکریم صاحب کی جو مقیم مراد آباد ہین حضرت آپکی آنے پر بہی بہت
خوش ہوئے چونکہ علم ادب مین انکا زیادہ شہرہ تھا اسلیے بوقت سبق
بخاری شریف کے کہ بڑا حلقہ اہل علم کا تہا مولوی امیر احمد
صاحب سے جابجا لغت وغیرہ استفسار فرماتی پہر مولوی صاحب ممدوح
بتاتے گئے مولانا نور اللہ مرقدہ آپ سے بہت خوش ہوئے اور کیون نہو
کہ یہ پرانی مدرس تہی پہر آپ تنہائی مین جاکر مرید ہوئے اور کہا کہ آج سے ہم
مقلد ہوتی ہین اور ہملوگون سے کہا کہ ہم مقلد ہوئے ہین مولوی صاحب موصوف
نے ہملوگون سے یہ بہی کہا کہ آپ لوگ طبقہ اولے کے فقہا کی تابع رہیے کہ اونکی
مسائل مین گنجایش مخالف کو گفتگو کی نہین ہے اور اصول مستنبط امام
ابو یوسف صاحب رح اور امام محمد صاحب رح کہ طبقہ ثانی کی فقہا ہین جنکی
کتاب کیسانیات اور ہارونیات ہے کہ یہ سب امام اعظم صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے اصول سے مستنبط ہوئے ہین اونکے فروعات
مین گو اختلاف ہو مگر اصول مین سب امام متفق ہین راقم کہتا ہے کہ
جیسے تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جزئیات مین اختلاف ہے
مگر امور کلی مین اتفاق ہے بالآخر مولوی امیر احمد صاحب رخصت کیے گئے

اس طرح پر کہ مولوی عبد الکریم صاحب کئی برس سے مسجد مین معتکف تہے اور احاطہ مسجد سے باہر نہین ہوئے تہے مگر اوس روز اونکو حکم ہوا کہ مولوی عبد الکریم صاحب بستی کے باہر تک اپنے اوستاد کے ساتہہ پہونچانیکو جاوین ایکبار مولوی امیر احمد صاحب نے مولوی عبد الکریم صاحب کو خط لکہا تہا مولوی عبد الکریم صاحب کا دستور تہا کہ کوئی کام بے اجازت حضرت قبلہ کے نہین کرتے تہے وہ خط حضرت کی خدمت مین پیش کیا حضرت نے فرمایا کہ اس کے جواب مین لکہدو

ما ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم	الا حدیث دوست کہ تکرار می کنیم

اسیطرح مولانا سعادت حسین صاحب مدرس کلکتہ اوستاد مولوی ابراہیم صاحب وغیرہ کے کہ اونکے ہزارہا شاگرد ہوئے ہین یہ جب مراد آباد تشریف لیگئے اونکے ساتہہ مولوی اکرم صاحب محدث بہی ہمراہ تہے تو حضرت قبلہ اوسوقت چادر اوڑہ رہے تہے آپ نے پوچہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑہتے وقت کون دعا پڑہتے تہے کئے علما تہے مگر کسی کو یاد نہین تہا اون عالمون نے کہا کہ اسوقت یاد نہین آپ نے فرمایا کہ مجہے ساٹہہ برس ہوئے کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پڑہی تہی بعد اوسکے آپ نے ڈیڑہ ورق کے قریب کئی حدیث مع راویون کے سلسلہ وار بیان کرکے

دعا چادر اوڑہنے کی پڑہی سب لوگ حیران ہوئے مولوی سعادت حسین صاحب نے اپنے مجمع مین بیان کیا کہ اس قدر ادعیات اور معمولات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو یاد نہین ہے بیشک مولانا فضل رحمن صاحب قبلہ کو بہت حفظ ہے فقط محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات حاصل ہے بعض اہل علمون سے قراء سبعہ کے اختلاف قراءۃ لفظی کو پوچہتے تہے بعض وقت مجہسے بہی سوال فرماتے تہے کہ اس لفظ کو قرآن کی کس کس طرح سے پڑہنا آیا ہے مثلاً مالک یوم الدین یا ملاک یوم الدین غرض کہ علم قرآن جس کے متعلق اختلاف قراءۃ اور ترجمہ لفظ کا زبان ہندی وغیرہ سلیس اردو مین اور عجائب عجائب نکتہ قرآن شریف کے فرمانا آپ پر ختم تہا۔

بیان آمد مجذوبون کا

دس پندرہ برس پہلے جب آپکو خود بہت جذب تہا اوسوقت مجذوبون کو ٹہرنے نہین دیتے تہے چنانچہ ایک مرتبہ دوپہر کا وقت تہا کہ ایک مجذوب اندر گہس آئے اور آپ گنبد کے نیچے جہان آج مزار مبارک ہی تشریف رکہتے تہے ایکبار آپ نے شور مچایا کہ چور گہس آیا سپاہی کو بلواؤ ہم اور مولوی عبد الکریم صاحب اور ایک بزرگ اطراف ردولی کے رہنے والے تہے مسجد سے دوڑے دیکہا کہ ایک

مجذوب صفت آپکے درکے سامنے چت پڑے ہوتے ہین اور اونکا
لوٹا مٹی کا ٹوٹا پڑا ہی اور آپ اونکو بار بار پیر مارتے اور اوٹہاتے ہین
اور دہکاتے ہین مگر مارتے نہین ہین آپ نے ہاتہہ پکڑا اور ہم سب
آدمیون نے کسی نے ہاتہہ اور کسی نے پیر پکڑا اور اونکو اوٹہا ہوئی
بطور مردہ کے سڑک پر ڈال آئے پہر جب حضرت آکر بیٹہے تو امام علی
مرحوم خادم سے فرمایا کہ کواڑ بند کرو اوسوقت مسجد مین مسافرون مین
ہم فقط دو آدمی تہے خادمون مین سے فقط امام علی تہے اور تیسرے
مسافر جو اوسوقت وہان حاضر تہے وہ باہر مسجد کے ٹہیرے ہوئے تہے
اوس زمانہ مین کوئی تین منٹ سے زیادہ نہین ٹہرتا تہا مگر چند لوگ بالآخر
تہوڑی دیر کے بعد امام علی سے پوچہا کہ وہ مجذوب کیون آئے تہے
کیا چاہتے ہین امام علی خود مجذوب الحال تہے اوس سے کچہہ ادا نہین ہوتا تہا
تو آپ اونپر بہت خفا ہوتے تہے امام علی کئی مرتبہ کی آمد شد مین کچہہ پیام
مولانا صاحب کی نزدیک لائے پہر اوس مجذوب کو آپ کی کہانا کہلوا دیا
اور لوٹا جو اونکا ٹوٹ گیا تہا دلوا دیا اور رخصت کیا آخر زمانہ مین جب
جذب آپکا مغلوب ہو گیا تہا اور سلوک غالب تہا تو پہر مجذوبون کو
آپ شب بہر ٹہیراتے تہے چنانچہ ایک مجذوب صاحب آئے حضرت
نے اونکی بہت خاطر کی اور مقبرہ مین ٹہیرایا اور رہلوگون سے

کہا کہ انسے چھیڑ چھاڑ نکرو یہ مجذوب ہین کسی وقت کی نماز مجذوب صاحب نی نہین پڑہی مگر حضرت نی اون سے کچھہ نہین کہا بلکہ ہنس ہنس کر باتین کرتے تہے جب صبح ہوئی تو چلتے وقت کئی جوڑی کپڑی نئی دیے حضرات کو مجذوب صاحب نی چیخ ماری اور یہ غزل پڑہی غزل

یہ منادی ہے کشور عشق مین اب	کوئی بوالہوس اس مین رہا نکرے
جو رہے تو صاحب درد رہے	کوئی درد کے اوسکی دوا نکرے
دل زار ہو گرچہ برنج تعب	اوسی کا ل عشق مین جانو نگا تب
کہ ہزار جفا کرے غیر سبب	کبہی یار کا اپنے گلہ نکرے

چند بار جناب حاجی وارث علی شاہ صاحب تشریف لائی اور اونکی ساتھہ ڈیڑہ سو آدمی نعرہ لا الہ الا اللہ کا مارتی ہوئی داخل مراد آباد ہوئے اور سب کی سب پیادہ پا گویا حقیقت مین وہ احرام مکہ شریف کا باندہی ہوئے تہے ایک بار عجب اتفاق ہوا کہ نماز کا وقت تہا کہ شاہ صاحب موصوف تشریف لائی تو حضرت مولانا صاحب نور اللہ مرقدہ نے فرمایا کہ ہمنی سنا ہی کہ تمنے نماز خدا کی چھوڑ دی حاجی صاحب نی فرمایا کہ جی نہین پڑہتا ہون پہر حاجی صاحب نی مسجد مین وضو کیا اوسوقت مولانا صاحب امام ہوئے اور حاجی صاحب نے آپکے پیچہے نماز ادا کی۔

بیان نصارے کی آمد کا

آپکی خدمت مین دوبار لفٹنٹ گورنر صاحب آئی ایک ابتدای ولایت
مین آپکی جسکو قریب پچاس برس کی عرصہ ہوا اور ایک مرتبہ حال مین آئی
تھی پہلی مرتبہ جو آئی تو غالبا چودھری صاحبان سندیلہ بھی ساتھہ تھے حضور سی
پوچھا ہماری سلطنت سی آپ خوش ہین فرمایا کہ ہان خوش ہون تمنی سڑکین
عمدہ بنوائین لوگونکو چلنے مین آرام ہی دوسری کچہری عدالت بنوائی جسمین
مظلوم وبیوہ لوگ اپنی حق کو پہونچتے ہین تیسرے شفا خانہ تمنی دوائی
مفت تقسیم کرنیکو بنوایا پھر پوچھا کہ آپ کسی بات سے ناخوش بھی ہین
فرمایا کہ ہان تمہارے عہد مین رشوت بہت ہی اسکا انتظام کرو اور قریب زمانہ
وصال کی جو لفٹنٹ گورنر صاحب آئی تو فقط آپکی عمر کا حال دریافت کیا اور
نیز روشنی چشم کا حال دریافت کیا آپنی فرمایا کہ مین بفضلہ تعالی چاندنی رات
مین عبارت پڑھ لیتا ہون ڈاکٹر جو ساتھہ تھی مونڈھے سے اوتر کر آپکی
آنکھہ کو کہ آپ چارپائی پر بیٹھے تھی دیکھنے لگی بہت تعجب کیا پھر آپکی تصویر کھینچنے
کا ارادہ کیا تو آپ راضی نہین ہوئے پھر دریافت کیا کہ آپکے بعد کون
گدی نشین ہوگا بڑا لڑکا یا چھوٹا لڑکا آپنے سکوت کیا مگر ایک رئیس نے
حضرت احمد میان صاحب کی طرف اشارہ کیا کہ یہ ہون گی پھر مجلس برخاست
ہوگئی اسی طرح کمشنر جج کلکٹر صاحبان ہمیشہ آیا کرتے تھے اونکو آپ نصیحت
فرمادیا کرتی تھی کہ دیکھو ظلم نکرنا مخلوق خدا تمہاری ماتحت کی گئی ہی اور بعضونکو

اونکی عورتون کے باہر نکلنے پر منع فرماتے تھے کہ تم بڑی بے شرم ہو ایکمرتبہ
الہ آباد سے ہائیکورٹ کا افسر اس تحقیق کے لیے آیا تھا کہ آپ کے پاس مجمع
ہر ملک کے لوگونکا اسقدر کیون رہتا ہی کیونکہ اوسی زمانہ مین حیدر آباد سے
نواب خورشید جاہ حضرت کے پاس آئے تھے آپ نی فرمایا کہ توبہ کو بہی لوگ
آتے ہین ہم اونکے گواہ ہوجاتے ہین تم بہی توبہ شرک سی کرو ہم گواہ ہوجاینگے
پہر وہ انگریز بہت خوش ہوا اور کہا کہ آپکے خرچ خانقاہ کے لیے اگر فرمائے
تو ملکہ کے پاس لکہون آپ نی فرمایا کہ کیا ضرورت ہی ہمارے پاس خدا کے
فضل سے دو جوڑی کپڑے اور دو لوٹے مٹی کے اور دو گہڑے
موجود ہین مجہے کیا ضرورت ہی وہ انگریز رخصت ہوگیا راقم کو اونکی
خلقت کی آمد شد کے بیان سے یہ غرض ہے کہ آپ قطب الارشاد تھے اسلیے
ہر فرقہ کے لوگ آپکی طرف رجوع ہوتی تہی اور اپنی حاجت کو وقت پریشانی کے
سب پیش کرتے تھے مثنوی

ہر کہ مست عالم عرفان گشت	پس ہمہ خلق وجہان سلطان گشت

بیان آپ کے خلوت گزین ہونے کا

آپکو تخلیہ سے ہر وقت الفت تہی پہلے زمانہ مین تو خلوت مخض تہی
جب آپکی درویشی کی بو مثل گلاب کے تمام عالم مین پہونچی تو مخلوق خدا
بحکم خالق ارض وسما سب محبت کرنے لگی حدیث مین آیا ہی کہ جب خدا

کسی بندہ سے خوش ہوتا ہے تب آسمان پر اور زمین پر منادی کیجاتی ہو کہ فلان شخص کو ہمنے دوست رکھا تم لوگ بھی دوست رکھو الغرض مصداق اس شعر کی ہوگئی شعر

شہر مین اپنے یہ لیلی نے منادی کردی	کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانہ کو

بہرکیف زمانہ آخر مین آپ کو خلوت در انجمن زیادہ حاصل تھی کبھی تو لیٹ جاتے تھے اور چادر اوڑھ لیتے تھے اور جب کسی نے کچھ عرض کرنا چاہا تو خدام یا صاحب حاجت پیر دباتا تھا آپ اوٹھہ بیٹھتے تھے مگر اوس بیداری مین بھی خلوت در انجمن کا مضمون حاصل تھا اسلیے باتون مین آپ کے صاف معلوم ہوتا تھا کہ کسی دوسرے سے متوجہ ہین بہ تکلف ہماری طرف متوجہ ہین خط کے جواب مین فقط سلام و دعا پر ختم کرتے تھے اور کبھی کوئی جملہ بھی لکھدیتے تھے اور ہر وقت کے کلام مین بھی عجب انداز تھا خود آپ نے کبھی کسی بات کا سوال کیا اوسکا جواب ہمنے دیا اوسپر خفا ہوجاتے تھے کہ کیا بک رہے ہو عرض کیا گیا کہ آپ نے جو پوچھا تھا اوسیکا جواب دیا گیا فرمایا کہ ہمنے کب پوچھا تھا الغرض فنائیت اور استغراق اس درجہ کا تھا کہ بعض وقت بہ تکلف ہملوگونکو پہچانتے تھے اور فرماتے تھے کہ کون ہو کہان سے آئے ہو گویا کہ آپکو خلوت در انجمن کا مضمون حاصل تھا چنانچہ ہمنے ایک مرتبہ عرض کیا کہ جب آپ

دنیا مین مجکو باوجود نام بتانے کے نہین پہچانتے ہین اور فرماتے ہین
کہ کون تجلی پہر قیامت مین آپ کیونکر پہچانینگے اوسوقت آپنے مُتّکا پیٹہہ
پر محبت اور شفقت سے مار کر اپنی طرف کہینچا اور فرمایا کہ فلان وجہ سے
اوسوقت ہمارے قلب مین نہایت خوشی ہوئی جسکا بیان تحریر سے باہر ہے
راقم نے یہ سمجہہ لیا کہ اوس عالم مین سب قسم کا حجاب اوٹہہ جاوے گا
اور سب قسم کی مشغولی اس عالم کی اوٹہہ جاویگی پہر درمیان پیر و مرید
کے وہان کچہہ تکلف نہ رہے گا مثنوی

یک زمان تنہا بمانی تو ز خلق	وز غم اندیشہ ہانی تا بخلق
این جہان جسم ست دل چون جوی آب	آنجہان چہرہ ست و دل شہر حجاب
ہر کہ در خلوت بہ بینش یافت راہ	او ز دانشہا نجوید دستگاہ
با جمال جان چو شد ہمکاسہ	باشدش ز اخبار دانش ماسہ
چون تجلی کرد اوصاف قدیم	پس بسوزد وصف حادث را کلیم
ملک دنیا تن پرستان را حلال	ما غلام ملک عشق بیزوال
این جہان و ساکنانش منتشر	وان جہان و ساکنانش مستقر
در درون یکذرہ نور عارفی	بہ بود از صد معرف ای صفی

بیان آپکے متوکل ہونیکا

آپکی اوقات شغل دنیا مین تمام عمر کبہی نہین رہی ہے بلکہ کلام دنیا

بہت کم کرتے تھے اور کلام دنیا بھی کس قسم کا کہ وہ عین دین تھا یعنی بھی لکڑی دال وغیرہ کی خرید فروخت کا اہل وعیال کے لیے ونیز مسافرون کے لیے تصفیہ کرنا اس کی سوا اور کچھہ نہین فرماتے تھے مثنوی

چیست دنیا از خدا غافل بودن	نی قماش و نقرہ و فرزند و زن

اشعار از سعدی رحمۃ اللہ علیہ

کس ازین نمک ندارد کہ تو ای غلام داری	دل ریش عاشقانرا نمک تمام داری
نہ من اوفتادہ تنہا بکمند آرزویت	ہمہ کس سر تو دارد تو سر کدام داری
چہ مخالفت بدیدی کہ مجالست نہ بیدی	مگر آنکہ یا گدائیم و تو احتشام داری
بجز این گنہ ندارم کہ محب و مہربانم	بچہ جرم دیگر از من سر انتقام داری
سخن لطیف سعدی نہ سخن کہ قند مصری	خجل ست ازین حلاوت کہ تو در کلام داری

آپکا توکل محض اللہ پر تھا اگرچہ آخر زمانہ مین جناب نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم مغفور نے سو روپیہ مہینا بھی ریاست سے کرا دیا تھا مگر کبھی آپ نے اوس سے اپنا کام نہین چلایا بلکہ ایک مرتبہ نواب صاحب مرحوم مغفور نے کہلا بھیجا تھا کہ سو روپیہ مہینہ آپکے پاس ریاست سے جاتا ہی آپکو ملتا ہے یا نہین آپ نے نہایت بے توجہی سے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ کیسا سو روپیہ آتا ہے مجھے تو کبھی ملا نہین اور حقیقت اوسکی یہ تھی کہ چونکہ آپکے نزدیک روپیہ کی قدر ٹھیکری کے برابر بھی نہ تھی لہذا اوسکی طرف التفات نہ تھا اسلیے لڑکے گھر کے

منی آرڈر لیکر اپنے مصرف مین لاتے تہے یعنی احمد میان صاحب کی مصرف مین آجاتا تہا ایک مرتبہ نواب خورشید جاہ حیدرآبادی نے ہزار روپیہ کا نوٹ نذر کیا چونکہ ایک بنیا خادم خانقاہ دیر سے عرض کر رہا تہا کہ لڑکی کی شادی کے لیے چھہ سو روپیہ چاہیے نوٹ اوسی کی حوالہ ہوا کہ چھہ سو روپیہ لیکر چار سو یہان دیجا وہ بہی بنیے کو جو صبح شام آٹا دال پہونچاتا تہا اوسکو دیدیا مہینہ مین ہزارہا روپیہ نذر آتا تہا اور سب کہانا کہلانے اور دینے لینے مین خرچ ہوجاتا تہا

بیان آپکی قناعت اور سخاوت اور طریقہ معاش کا

اشعار

کاسۂ چشم حریصان پر نشد
تا صدف قانع نشد پر در نشد

گنج قناعت ست که دل را غنی کند
ای دل اگر غنا طلبی ترک ساز کن

آنانکه زیر سایۂ مہرت مقام شان ست
در دل چرا تخیل بال ہما کنند

شوریدگان حسن جمال و جلال یار
تسکین دل بملک دو عالم کجا کنند

آپکی بڑے صاحبزادہ محل اول سے میان عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کہ آپکے بہت مشابہ چال چلن مین تہے گردن آپکی ایسی تہی کہ پیچہے سے کبہی تمیز نہین ہوتی تہی کہ مولانا قدس سرہ تشریف لیجاتے ہین یا صاحبزادہ جاتے ہین اور اوسی طرح کی پوشاک تہی آخر ایک روز اون سے ہمنے پوچہا کہ عمر آپکی بہت معلوم ہوتی ہے غالبا ساٹھہ برس سے زیادہ ہوگی آپ نے مولانا صاحب کو اسی طرح متوکلانہ اوقات دیکہا ہے یا مدرسی وغیرہ کرتے ہوئے

دیکھا اونھون نے فرمایا کہ ہم اپنی یاد سے اسی طرح متوکلانہ اوقات آپ کی دیکھتے ہین کہین نوکری چاکری آپ نے نہین کی **نقل** عالم ازل مین سب روحون کے سامنے ایک ایک پیشہ رکھدیا گیا سب نے ایک ایک پیشہ اختیار کیا پھر جب آدمی اس عالم مین آتا ہے اوسی پیشہ کی طرف مائل ہوتا ہے پھر اوسی عالم مین ایک فرقہ تھا کہ جس نے کوئی پیشہ اختیار نہین کیا اون سے جب کہا گیا کہ تم بھی کوئی پیشہ اس مین سے اختیار کرو اونھون نے کہا کہ ہمسے کوئی پیشہ نہین ہوگا تب مقامات عبادت اون پر پیش کیے گئے اونھون نے کہا بیشک یہ پسند ہے تیری خدمت دنیا مین جاکر کرین گے حکم باری تعالی ہوا کہ اے دنیا جو تیری خدمت کرے تو اوس سے خدمت اپنی لے اور جو میری خدمت کرے تو اوسکی خدمت کر ارشاد ہوا کہ قسم ہے ہمکو اپنے جاہ جلال کی انھین دنیا دارونکو تمھارا مسخر کردونگا اور جسکی تم سفارش کروگے اوسکی سفارش ہم سنینگے حضرت قبلہ نے راقم الحروف سے بطور تعلیم فرماتے تھے کہ جب مین دہلی سے آیا تو سنا کہ فرنگی پل بناتے ہین اور دو آنہ مزدوری دیتے ہین چنانچہ ہمنے بھی ایک روز مزدوری کر لی تھی اور شام کو ہمکو بھی دو آنہ دیے تھے روزمرہ کے خرچ کا یہ قاعدہ تھا کہ بنیا مقرر تھا آپکو ادھار دیا کرتا تھا جب آپکو فتوحات آتی تھی تب اوسکا ادا کر دیا جاتا تھا اوسکے لیے نہ کوئی بہی تھی نہ کھاتا دس پانچ بنیے دوکاندار مقرر تھے حتی کہ نقد روپیہ بھی وہی قرض دیتے تھے

مگر بغیر سود کے آپکو قرض دیتے تہے آپکو روپیہ قرض لینے کی اوسوقت ضرورت
ہوتی تہی کہ عرب یا پنجاب یا ولایتی یا اسی ہندوستان کے آدمی آتے تہے اور
خرچ اونکے پاس نہین ہوتا تہا تو حضور دس پانچ روپیہ دیکر رخصت کرتے تہے
ہزار رہا روپیہ ماہوار کا خرچ تہا بعض مہینہ مین کچہہ زائد بہی ہوتا تہا ارباب ملاقات ان
کا خرچ اور بڑی صاحبزادی صاحبہ کا خرچ بہی مین سے تہا قرض لیکر بنیے سے
کام کرنے مین حضرت قبلہ کی یہ مصلحت تہی کہ اگر مال مشکوک بہی مسلمان
میرے پاس بہیجین گے تو بنیے کافر سے تبادلہ ہو جاویگا تب موافق اس قول
کے پاک ہو گیا یعنی تبدل ید سے تبدل ملک کا ہو گیا آپ نے یہ روش دہلی کے
خانقاہوں سے سیکہی تہی حضرت قبلہ ایک گہنٹہ بہی روپیہ نہین رکہتے تہے
جب کسی نے نذر کیا فوراً بنیے کو بلاکر دیدیتے تہے آپ کے بالکل مال مین سے
لوٹا ایک دو گہڑے ایک چارپائی دو جوڑے کپڑے اسکے سوا کچہہ نہین تہا
مقبرہ یعنی گنبد مین ہمیشہ قیام رہا شعر

دل خون شدہ لگ جو گیا ہے مرا یہ جو چاہو کہ جور و ستم سے چہٹے
اسے پیسے لاکہہ برنگ حنا نہین دخل تمہارے ہی قدم سے چہٹے
کبہی دیر مین تہے کسی بت پہ فدا کبہی کعبہ مین کرتے تہے جا کے دعا
ترے در پہ جو بیٹہے تو خوب ہوا کہ کشاکش دیر و حرم سے چہٹے

ایک مرتبہ ہمنے عرض کیا کہ آگ کی دہونی پر لوگ آپ پہ اعتراض کرتے ہین کہ حقہ

والونکی بدد کرتے ہین اور یہ مکروہ ہے اور علاوہ اسکے تمام رات دن آگ جلانی ایک قسم کا اسراف بیجا ہے ارشاد ہوا کہ یہ آگ جو تمام رات دن جلا کرتی ہے حقہ والون کے لیے نہین ہے بلکہ اسلیے ہے کہ ہمارے گاون کے غریب آدمیون کو آگ نہین ملتی ہے اسلیے یہ آگ روشن رہتی ہے اور اکثر نمازی پانی گرم کرکے غسل بھی کرتے ہین آپکے پاس تحفہ ہر ملک سے صدہا قسم کی چیزین از قسم ملبوس یا غیر ملبوس آتی تہین مگر سب تقسیم ہوجاتی تہین ایکمرتبہ فقیر کے سامنے ایک ٹوکرہ مراد آبادی برتن کا آیا آپ نے بعد مغرب سب نمازیون کو برتن تقسیم کردیے دو ایک برتن تو اسے کہڑے ہوئے تہے اونکو دیدیے کہ صاحبزادی کو دیآؤ اور ایک گلاس اپنے لیے رکھہ لیا اوسکو بھی کسی مسافر کو شب کو دیدیا

مثنوی

بند بگسل باش آزاد ای پسر	ایضاً	چند باشی بند سیم و بند زر
گر بریزی بحر را در کوزۂ		چند گنجد قسمتِ یک روزۂ
نفس قانع گو گدائی میکند		در حقیقت پادشاہی میکند

ایک بار مجھہ سے ارشاد ہوا کہ ایک شخص کہہ گیا تہا کہ اگر مین اول درجہ کا ڈپٹی ہوجاؤن تو پانسو جلد یا تین سو جلد قرآن مجید کے آپکی خدمت مین نذر کرونگا اب تک نہین بہیجین پہر کئی روز بعد حضور کی خدمت مین قرآن شریف جسقدر وہ کہہ گئے تہے بہیجے پہر ہمنے دیکہا کہ بعض بعض جلد بڑی بیش قیمت مطلا ہے آپنے

اس طرح سے جلد جلد تقسیم فرمادیا کہ کوئی جلد باقی نرہی ایک جلد راقم کو بھی
ملی تھی اسی طرح ہمیشہ قرآن شریف یا اور کتابین اہل مطبع بھیجا کرتے تھے
دیہات کے لوگ جو جمعہ پڑہنے کو آیا کرتے تھے اون سے استفسار فرمایا کرتے
تھے کہ تمہارا لڑکا کیا پڑہتا ہے جس نے کہا کہ قرآن شریف پڑہتا ہے اوسکو
آپ دیدیا کرتے تھے شام تک کچھہ کتاب وغیرہ باقی نہین رہا کرتی تھی اسیطرح
آم کے زمانہ مین ٹوکرون آم آتے تھے اور شیرینی بکثرت آتی تھی اہل مسجد اور بستی
کے لوگون مین تقسیم ہوجاتی تھی **نقل** ایک مرتبہ جناب شاہ غلام رسول صاحب
قدس سرہ کانپوری والد جناب مولوی شاہ عبد الحق صاحب کانپوری آپکے
پاس بہ نظر ملاقات تشریف لیگئے تو کسی نے ایک عبا پر تکلف بیش قیمتی آپکو نذر
کی اور ایک جلد قرآن شریف مطلا اٹھارہ سو روپیہ کی بھی نذر کی حضرت قبلہ نے شاہ غلام رسول
صاحب کو دیدیا اور فرمایا کہ آپ تکلف کا کپڑا پہنتے ہین اسکو آپ ہی پہنئے
اور قرآن شریف بھی انہین بزرگ کو دیدیا شاہ صاحب موصوف بھی اس
سخاوت کو دیکھکر حیران ہوئے اور فرمایا کہ بس توکل اسکو کہتے ہین کپڑے
صدہا قسم کے آپکی خدمت مین آتے تھے لٹھا ململ شال دوشالہ کمخواب سب
طرح کی نذرین گذرتی تھین مگر آپ سب تقسیم کردیتے تھے خود دو تین آنہ
گز کا کپڑا از قسم لٹھا وغیرہ کا انگرکھا پہنتے تھے انگرکھا آپکا بطور مشائخون کے
ڈھیلا ڈھالا ہوتا تھا غرارہ یعنی ڈھیلا پائجامہ اور ٹوپی دوپلی پہنتے تھے مگر

حسن کا یہ حال تھا کہ جسوقت حضور حجرہ سے نکلتے تھے سب لوگوں کی نظر آپکی صورت کی طرف ہوتی تھی اور یہی جی چاہتا تھا کہ تمام دن آپکی صورت دیکھا کریں چنانچہ ایک مرتبہ مولوی عبدالکریم صاحب سے ذکر آیا کہ آپکو ہر وقت دیکھنے ہی کو جی چاہتا ہے مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ خدا کی قدرت ہے کہ غیب سے باری تعالی نے حضرت مولانا قدس سرہ کو لباس جمیل سر سے پاؤں تک اوڑھا دیا ہے اوسیکا یہ اثر ہے کہ ہر شخص کیا مسلمان کیا ہندو کیا نصارے جس نے آپکی صورت مقدس دیکھی عاشق ہوگیا ؎

سوی زلفش نگہی کردن و رویش دیدن		گاہ کافر شدن و گاہ مسلمان بودن
نیست چیزی بکفم لائق مہمانی دوست	ایضاً	مرغ دل را بکشم بہر تو بریان سازم
غلام نرگس مست تو تاجدارانند	ایضاً	خراب بادۂ لعل تو ہوشیارانند
زین نفس جان دامنم برتافتہ است	مثنوی	بوی پیراہان یوسف یافتہ است

بیان آپکے حقہ نوش کرنے کی وجہ

آپکو ریاح کی بڑی سخت بیماری رہتی تھی اس سبب سے پاخانہ نہیں ہوتا تھا علمائے دہلی جو طبیب بھی تھے اور بزرگ بھی تھے بلکہ سنا ہے کہ جناب مولانا شاہ اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت حقہ پینے کی آپکو دی تھی کہ مریض کو مباح ہے اور اسی پر [illegible] یہی فقہ کا ہے ہم نیچہ کا مدار ہے تکلف تحفۃً آپکے لیے لیتے آئے تھے آپ بہت خفا ہوئے کہ افسوس بہت برا تم ذی علم ہو کر میرے لیے یہ نیچہ تحفہ لے آئے ہو تم اسکی

عوض تسبیح لاتے یا ڈہیلا کہیت سے اوٹھا لاتے اوسکو ہمین لاکر تحفہ دیتے
اور فرمایا کہ بزرگون کے پاس جائے تو کچھہ تحفہ ضرور لیجائے ہملوگون کے پاس جب کچھہ
نہین ہوتا اور دہلی ہو پہنچگئے تو ڈہیلے کلوخ کے لیے اپنے پیر و مرشد کے پاس لیجاتے تھے
پہر فرمایا کہ مین بیمار رہتا ہون اسلیے بزرگون نے مجکو حقہ کی اجازت دی ہے
تم دعا کرو کہ خدا مجسے چھوڑا دے ہمنے عرض کیا کہ جب بیماری ہے تو آپ معذور
ہین آپنے کچھہ ایسا لفظ فرمایا جس کے معنی یہ تھے کہ ہم شارع کی طرف سے مجبور
کیے گئے ہین آپ کو ہر بات مین سنت رسول اللہ صلعم کا لحاظ تھا باوجودیکہ بہت
سے خدام ساتھہ ہوتی تھی مگر تھوڑا غلہ اپنے ہاتھہ مین بہی اور رومال مین مثل
دال وغیرہ کے مزدور کے شامل بازار سے لاتے تھے اور ایک بڑا عصا دست
مبارک مین ہوتا تھا یہ سب باتین اوسوقت مین ترک ہوئین جب آپ چارپائی
پر علیل ہو کر پڑے اور انتظام طعام جناب احمد میان صاحب کے حوالہ ہوا اور نظم مسجد مع امامت کے

بیان آپکے تحصیل علم کا

حضرت قبلہ نے شرح وقایہ مولوی نور صاحب سے لکھنؤ مین پڑہا تھا اور جب دہلی
تشریف لیگئے مرزا حسن علی صاحب محدث بنارسی اور مولوی حسین احمد صاحب
اور آپ تینون صاحب ساتھہ گئے تھے پہر آپ نے علم حدیث دہلی مین شاہ
عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ اور مولانا شاہ اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑہا ہے
پتا قطب مشاہ
آپ سات مرتبہ دہلی تشریف لیگئے مجھے ارشاد ہوا کہ [illegible] اور ٹوپی دو [illegible] مہینہ تک صحبت مین مع لانا

شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کر رہا ہون مسلسل بالاولیت کی
حدیث کی سند شاہ صاحب سے آپنے لی تھی شاہ صاحب نے چار مہینہ ٹھہرنے
کو فرمایا تھا مگر آپنے معذرت فرمائی کہ والدہ صاحبہ کی اجازت نہین لی بعض
لوگون سے آپنے ایک مہینہ کا قیام ذکر فرمایا ہے مطابقت ان اقوال مین اسطرح
پر ہے کہ آپنے چونکہ سات بار سفر دہلی کیا ہے اسلیے ہر بار مختلف طور پر ٹھہرنیکا اتفاق ہوا
اور حضرت شاہ غلام علی صاحب کو بہی سند حدیث حضرت شاہ
عبد العزیز صاحب سے تھی اور شاہ ابو سعید صاحب کو بہی لہذا اس بات
سے باہم ان حضرات کو ارتباط بہت تھا اور آپکے روبرو اگر کوئی شاہ احمد سعید
صاحب سے مسئلہ مسائل کا سوال کرتا تھا تو شاہ صاحب آپکی طرف اشارہ
کر دیتے تھے کہ ان سے پوچھو آپ حل فرما دیا کرتے تھے ایکبار حضرت شاہ ابو سعید صاحب
کو ایک مشکل واقع ہو گئی تھی کہ حل نہین ہوتی تھی حضرت کو معلوم ہوا آپنے اونکو
کچھ بتلا دیا وہ مشکل اونکی حل ہو گئی راقم الحروف جب مدینہ گیا تھا تو شاہ محمد مظہر
صاحب سے وہان ملاقات ہوئی اوسوقت بڑا حلقہ توجہ ہو رہا تھا آپنے بعد ہمارے
نام پوچھنے کے حضرت مولانا صاحب قبلہ کا ذکر فرمایا اوس وقت شاہ
صاحب نے بہت تعظیم سے کہا کہ اب اسوقت مین ہملوگون کے بزرگون مین حضرت
مولانا صاحب رہگئے ہین اور دیر تک حضرت کا تذکرہ کرتے رہے اور اسیوجہ
سے راقم کی خاطر داری بہت کرتے تھے ایسا ہی حضرت شاہ عبد الغنی صاحب بہی

آپ کو یاد کیا کرتے تھے اسی طرح ہمنے علما و مشائخان مکہ کو آپکے ساتھہ بہت ادب کرتی ہوئی پایا چنانچہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ نے اس لفظ سے یاد فرمایا کہ اس زمانہ مین حضرت کا ہونا نہایت مغتنمات سے ہے اور فرمایا کہ ہمارے چچا پیر ہوئی اسلیے کہ حضرت حاجی صاحب کے پیر و مرشد طریقہ نقشبندیہ مین حضرت مولانا شاہ نصیر الدین صاحب دہلوی علیہ الرحمہ حضرت قبلہ کے پیر بہائی تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ مولانا منظور احمد صاحب خلیفہ مولانا شاہ عبد الغنی صاحب و حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمہ نے ایک جماعت چلہ کش سے کہ جبل نور وغیرہ کرتے تھے خاص کر واسطے دریافت خیریت حضرت قبلہ کے اسی آئے تھے راقم سے ملاقات کروائی اور عند الملاقات اونہون نے مجھسے خیریت حضرت قبلہ کی دریافت کی اور بیان کیا کہ ہمکو انکا قصد ہے کہ اونکی زیارت کو ہندوستان جائین آج تک ایسی ہیبت کسی کے ملاقات مین راقم کو یاد نہین

شعر فرمودہ حضرت قبلہ

عیش کا نام لے نہ تو ہمسے	ہمکو فرصت کہان ترے غم سے
جب سے عالم ترا نظر آیا	اوٹھہ گیا دل تمام عالم سے

بیان آپکی بیعت کا

آپنے علم سلوک حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور اجازت و خلافت آپکو آپ ہی سے تھی آپ زمانہ قیام دہلی مین حلقہ توجہ فرماتے تھے آپکے حلقہ مین

جناب شاہ عبد الغنی علیہ الرحمہ بھی بیٹھے تھے آپ شاہ احمد سعید صاحب و شاہ عبد الغنی
صاحب کو میاں احمد سعید میاں عبد الغنی فرمایا کرتے تھے جناب شاہ عبد الغنی قدس سرہ کے
مرید حافظ فیض اللہ صاحب مہاجر مکہ معظمہ ایک مرتبہ مراد آباد حاضر ہوئے تو
فرمایا کہ تم میرے پوتے ہوئے شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ شاہ غلام علی قدس سرہ
کے مرید اور خلیفہ تھے حضرت مولانا صاحب قبلہ نے فرمایا شاہ عبد الغنی علیہ الرحمہ
بہتیجے ہوئے حضرت شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ ہمیشہ حضرت شاہ محمد آفاق
رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کو جایا کرتے تھے کہ آپکو اولاد مجدد صاحب سمجھتے تھے
اسلیے تعظیماً تشریف لیجایا کرتے تھے حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ بھی جناب
شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ کی تعظیم بسبب اولاد مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہونے کی فرمایا کرتے تھے

نقل اجازت نامہ اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ بنام نامی حضرت قبلہ قدس سرہ مع مہر

فقیر محمد آفاق احمدی ۱۲۰۸

محب الفقر المخلص افضل الفضلا مولوی فضل رحمن بعافیت باشند بعد دعوات
ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند درین جوار فضل پروردگار خیریت و صحت
و عافیت آن محب الفقر ادام مطلوب دیر یست کہ از حالات خیریت آیات
آن محب الفقر اطلاع ندارد ازین باعث دل متعلق باید کہ ہموارہ بدست
آیندگان این سمت از نامجات خیریت آیات دل را خرم می کردہ باشند

شمارا اجازت است کہ ہر کہ در طریقہ علیہ نقشبندیہ و قادریہ داخل شود
اورا داخل نمایند و بدل متوجہ یاران باشند و محب علی را توجہ دادہ باشند
و پیوستہ نویسان حالات باشند زیادہ نور چشمان درازی عمر و حیات خوانند
و جمیع یاران و مخلصان فقیر و یاران خود را دعا رسانند از میان عزیز احمد و
عطا محمد و فدا محمد از جمیع صوفیان خانقاہ سلام شوق خوانند از اعظم علی سلام
سنت الاسلام و مبارک باد خوانند از اندرون دعوات خوانند علاوہ اسکے
ایک مکتوب اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا بنام مبارک حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے
نزدیک مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی موجود ہی کہ مشتمل بر اجازت طریقہ نقشبندیہ قادریہ کے

بیان ارادت مندان و اجازت یافتگان حضرت قبلہ

آپ اس تحریر کی بعد بیعت اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کی طرف
سے لیتے تھے اور خواص اور ارادت مندون کو اجازت توبہ لینے کی یعنی مرید
کرنیکی بھی دیتے تھے اور چونکہ حضرت قبلہ رضہ کو لفظ مسنون سے بہت عشق تھا
اور نیز اعلی حضرت رضہ نے اپنی اجازت نامہ مین لفظ خلافت کو نہین استعمال فرمایا
اسلیے آپ اپنی نائبون کو بلفظ اجازت یافتہ یاد فرماتے تھے گو اجازت اور خلافت
کا ایک معنی ہین مگر چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال نہین فرمایا ہے
کہ فلان صحابی کو فلان کام پر خلیفہ بنا کر بھیجا ہے اسلیے حضرت قبلہ سے جب
کوئی پوچھتا تھا کہ فلان شخص آپکے خلیفہ ہین تو فرماتے تھے نہین اجازت توبہ لینے کی

اور اللہ کے نام بتانی کی اونکو حاصل ہی شریعت مین وجود لفظ خلیفہ کا ہی
فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً
اسلیے حضرت سی جب ہمنی اتحاد معنی کو عرض کیا تو حضرت کبھی سکوت فرماتی اور کبھی
اقرار بھی فرماتی تھی ارشاد ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب اجازت یافتہ ہین
اور تمکو بھی اجازت توبہ لینے کی ہے جو کوئی توبہ کری اوس سی توبہ لو اور اللہ کا
نام بتایا کرو اور وہان لڑکون کو جو تمسے پڑہتے ہین توجہ دیا کرو اور عالمون
کے لیے اجازت کی کچھ ضرورت نہین وہ خود اجازت یافتہ اپنے پیغمبر کیطرف
ہین راقم کہتا ہے کہ کتنے لوگ ایسے تھے کہ قریب روح قبض ہونی کی ہمسے
شوق زیارت و داخل سلسلہ ہونے کا حضرت قبلہ سے بیان کیا اور وقت
اون کو حاضری خدمت بابرکت کا نہین ملا جیسے ہماری والدہ صاحبہ اور
ایک صالح شخص جو رشتہ مین ہماری سالی تھے اور بہت لوگ کہ تمنای بیعت
ظاہر کرتے تھے اسلیے فقیر نے حضرت کی طرف سی بیعت لی اور داخل سلسلہ کیا
اہل علمومین اجازت یافتہ جناب مولانا محمد علی صاحب قبلہ کانپوری دام ظلہ جامع
علم ظاہر و باطن بقوت تمام ہین آپکے مرید اندازا دس ہزار آدمی ہون گے
مونگیر عظیم آباد کی علاقہ مین آپکے بہت مرید ہین سو پچاس اچھی اچھی قابل صالح
لوگ بھی مرید ہین نور میان نے ذکر کیا کہ حضرت احمد میان صاحب نے عرصہ ہوا کہ
رسالہ اثبات التراویح حضرت مولانا محمد علی صاحب کا مجھکو ارسال فرمایا تھا اور لکھا تھا

کہ یہ رسالہ تصنیف سے مولانا صاحب موصوف خلیفہ اعظم حضرت قبلہ رضہ
کے ہے فقط اور ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ
مولوی محمد علی کی روح مثل روح متقدمین کے ہی معمولات حضرت مولانا
محمد علیصاحب دام برکاتہ میںنے مولانا صاحب موصوف سے دریافت
کیا تہا کہ آپ کے معمولات جو دیر تک صبح کو پڑہا کرتے ہین کیا ہین فرمایا
کہ بعد نماز صبح کے نقشبندیہ قادریہ چشتیہ تینون طریقہ کا وظیفہ پڑہتا ہون
پہلے لا الہ الا اللہ دوسو بار اور سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العلی
العظیم استغفر اللہ سو مرتبہ یا عزیزُ ایک سو ایک مرتبہ یا بَرُّ دوسو دو مرتبہ
یا ذا الجلالِ والاکرام ایک سو مرتبہ یا ربِّ دوسو دو مرتبہ یا رزّاقُ
سو بار اور بعد ہر نماز کے درود شریف سو مرتبہ فقط ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

بیان آپکی قطب الاقطاب ہونیکا ✣

سب فرقہ تو حضرت کیخدمت مین آتے جاتے رہتے تہے مگر شیعہ بہی بکثرت
دعا کروانے اور زیارت کیواسطے آتے تہے ایکمرتبہ کوئی شیعہ صاحب آئے
اور مسجد مین اقامت چاہے مسجد والون نے غل مچایا آپنے جب
سنا تو اونکو آپنے بلایا کہ تم ادہر آؤ یہان ٹہرو اور فرمایا کہ یہہ مرتضےٰ علی رض کے
مہمان ہین بعد اوسکے شیعہ صاحب نے اپنی عقیدت حضرت قبلہ سے
ظاہر کی حضرت نے اونکو مرید کیا اس بات پر کہ ہم کسیکو برا نہ سمجہینگے بلکہ

اپنے کو سب سے بہتر سمجھنے کا شعر ہے

نتھی عیب کی جب ہمین اپنی خبر		رہے دیکھتے اور ونکے عیب ہنر
پڑی اپنی برائیونپہ جو نظر ؁		تو نگاہ مین کوئی برا نہ رہا ؁

شعر

ہر کہ در خود دید در روی کس ندید		مرد از خود رستہ راحق برگزید
مرا پیر دانای مرشد شہاب	دیگر	دو اندرز فرمود بر روی آب
یکے آنکہ بر خویش خودبین مباش		دیگر آنکہ بر غیر بدبین مباش

آپکی خدمتمین علماے غیر مقلدین بھی آتے تھے اور حدیث شریف کی سند لیتے تھے الغرض حضور کیخدمتمین والیان ملک اور اونکے اعزہ جیسے نظام حیدرآباد کے عزیز ونمین نواب خورشید جاہ وغیرہ آئے انگریزونکا بکثرت آپکے پاس آنا ہنودکا آنا جانا علما اور درویش کا ہجوم ملک بنگال اور پنجاب و افغانستان و اہل عرب کی آمد وشد سے یہہ سمجھا گیا کہ آپ قطب الاقطاب ہین اولیاء اللہ کے مقامات عالیہ سے مقام قطب الارشاد ہے اور اس سے زائد مقام قیومیت ہے مگر یہ مقام انبیا علیہم الصلوٰۃ کا ہے بعض بعض اولیاء اللہ کو بھی نصیب تھا جیسے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ایشان رضی اللہ عنہ حاصل یہہ کہ رجوعات تمام عالم کی حضرت قبلہ کیطرف تھی شعر

بدر فیض تو استاد بصد عجز و نیاز	رومی و طوسی و ہندی یمنی و حلبی

آپ چھ برس کی عمر کے تھے کہ والد ماجد آپکے اپنے پیر و مرشد مولانا عبدالرحمن صاحب لکھنوی قدس سرہ کے یہان حضرت قبلہ کو لیگئے مولانا موصوف نے اپنے لب سے لب لگا دیا اور فرمایا کہ یہ لڑکا ہندوستان کا قطب ہوگا اور قبل پیدایش کے بھی آپنے خبر دی تھی اور رسم مبارک حضور کا جواب مشہور ہے مولانا موصوف ہی ذکر کرتا تھا فی الحقیقت آپ اس صدی کے مجدد ہوسے کہ تمام علماء و فضلا و مشائخ عصر اپنی مشکلات آپ ہی سے حل کرتے تھے

دوسرا باب اصطلاح مین نقشبندیہ و مجددیہ و قادریہ و چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم کے

فصل بیان مین لطائف عشرہ اور اوسکے مشغولی کے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ اور اونکے تابعون نے تحقیق کیا ہے کہ انسان مرکب ہے دس لطیفون سے پانچ عالم امر سے ہین قلب اور روح اور سر اور خفی اور اخفی اور پانچ عالم خلق سے ہین نفس اور آب آتش خاک باد عالم امر اوسکو کہتے ہین کہ مجرد امر کن کے ظہور مین آیا اور عالم خلق بتدریج پیدا ہوا اور دائرہ امکان شامل ہے ان دونون عالم کو نصف دائرہ جو بالاے عرش ہے عالم امر ہے نصف عرش سے فرش تک عالم خلق ہے جب اللہ تعالی نے ہیکل جسمانی انسان کو پیدا کیا تب لطائف عالم امر کو چند جگہہ پر اس جسم انسان مین بطور ودیعت کے تعلق اور تعشق بخشا اوسوقت یہ لطائف اپنے کو اور اپنی اصل کو

کہ انوار مجردہ تھے ہو لکر اس جسم ظلمانی کے تلذذ میں فریفتہ ہو کر ایسے پھنسے کہ کبھی بھولے سے بھی اپنے وطن اصلی کو اور اپنی اصل اور قرب الٰہی کو لطف کو یاد کر کے متوجہ نہیں ہوتے ہیں گدائی در جانان بسلطنت مفروش ٭ کسی ز سایۂ این در بآفتاب سد ٭ اسلئے فکر شغل نکالا گیا ہے کہ تزکیہ و تصفیہ سے ظلمت جسمانی دفع ہو پھر اپنی اوس عالم کی نظر آویں ۔

آن وطن شہریست کانرا نام نیست	آن وطن ملک عراق و شام نیست
گفت معشوقی بعاشق کای فتا	تو بغربت دیدۂ بس شہرہا
پس کدامی شہر زانہا خوشترست	گفت آن شہریکہ در وی دلبرست

دائرۂ امکان

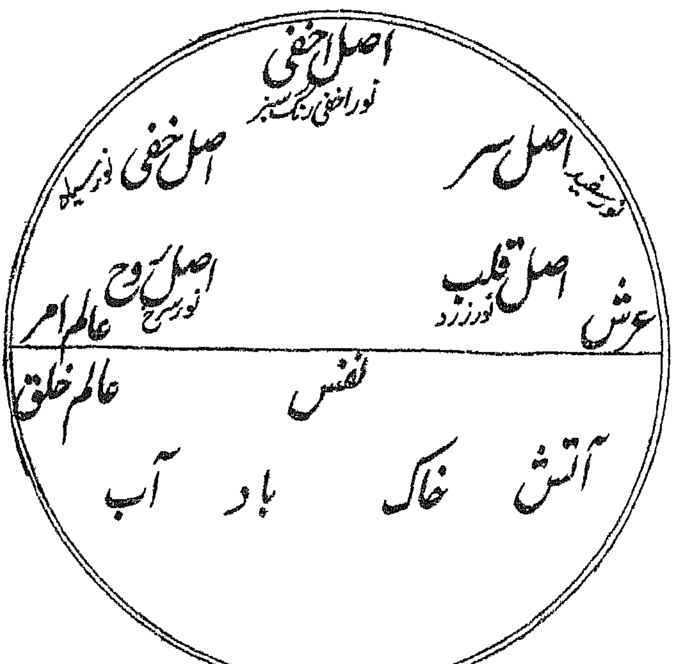

قلب بائین پستان کے نیچے دو انگلی کے فاصلہ پر ہے روح داہنی پستان کے

نیچے دو انگلی کے فاصلہ پر ہے سر مابین پستان کے برابر دو انگلی کے فاصلہ پر سینہ کیطرف مائل اور خفی داہنی پستان کے برابر سینہ کیطرف دو انگلی کے فاصلہ پر اخفی بیچ سینہ مین علاقہ او رجگہ اپنی رکھتا ہے جب کسی بندہ پر اللہ اپنا فضل کرتا ہے تو اوسکو کسی دوست کی پاس پہونچا دیتا ہے کہ وہ بزرگ ریاضات او رمجاہدہ سے تزکیہ او رتصفیہ باطن کا کرکے اوسکو اپنی اصل کیطرف متوجہ کر دیتے ہین چونکہ ہمت طلبہ کی بالفعل قاصر ہے اسلیے ہر چیز مین مشایخ نے اعتدال اختیار کیا ہے او راپنے طالب کو اتباع سنت او راجتناب بدعت کا حکم فرمایا ہے اسی لیے ذکر خفی کو ذکر جہری پر اختیار کیا ہے کہ ستر درجہ زائد فضیلت ذکر خفی کی ذکر جہری پر ہے ؎

ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز	کان سوختہ را جان شدہ و آواز نیامد

او راس طریقہ مین تین شغل کا معمول ہے پہلا شغل ذکر ہے اسم ذات ہو یا نفی اثبات ہو اسم ذات اسطرحپر کہ زبان کو تالو مین لگاوی او ر دلکو وسوسہ او رحدیث النفس سے خالی کرے او رصورت اوس بزرگ کی کہ جس سے تلقین ذکر کی پائی ہے بڑے ادب سے اپنے خزانہ خیال مین رکھے یا دلمین رکھے او ر دل کی زبان سے کہ محل اوسکا بائین پستان کے نیچے دو انگل فاصلہ پر ہے اللہ اللہ کہے او راس اسم مبارک کی تعریف کو کہ ایسی ذات جو صفات کاملہ کے ساتھ موصوف ہے او رمنزہ ہے جملہ نقایص سے

کہ اوسپر ہم ایمان لائے ہین لحاظ رکھے اور تمام اوقات زائد مین اس ذکر پر مواظبت کرے یہانتک کہ قلب ذکر سے جاری ہوجاے بعد اوسکے لطیفہ روح سے ذکر کرے بعد اوسکے لطیفہ سر سے بعد اوسکے لطیفہ خفی سے پھر لطیفہ اخفے سے اللہ اللہ کرے پھر لطیفہ نفس سے کہ محل اوسکا بلینائی ہے پھر لطیفہ قالبیہ سے ذکر کرے کہ محل اوسکا تمام بدن ہے تاکہ ہر رگ وپا سے ذکر جاری ہو اور اسکو سلطان الاذکار کہتے ہین

اندر تگ پوی وجست جوی گرند	شعر	ہر کس بدرت در آرزوے دگرند

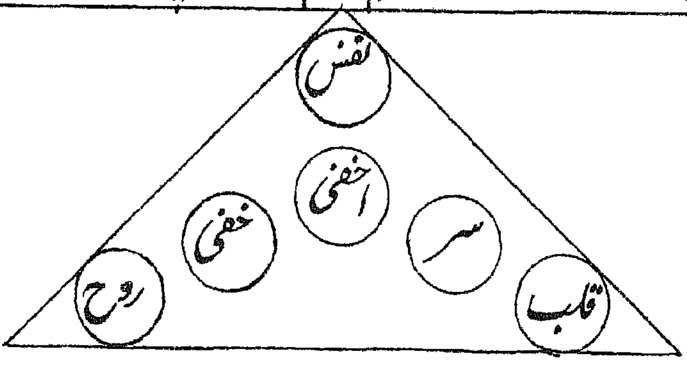

مخفی نرہے کہ تصور صورت شیخ جسکو عرف مین تصور شیخ کہتے ہین دفع وسوسہ مین بہت مفید ہے اور اسیکو انکے یہان رابطہ کہتے ہین ذکر بغیر رابطہ کے مفید نہین ہوتا ہے اور طریقہ ذکر نفی اثبات کا یہ ہے کہ پہلے سانس کو ناف کے نیچے روکے پھر مقام ناف سے لفظ لا کو خیال سے دماغ تک کہینچکر لاوے پہر الٰہ کو داہنے مونڈہے پر لاوے اور لفظ الا اللہ کو دل پر مارے اسیکو ضرب لگانا کہتے ہین پہر اسطرح ضرب لگاوے کہ اوسکا اثر دوسرے لطیفون پر پہونچے اور لفظ محمد رسول اللہ کو سانس کے چہوڑنے کیوقت خیال سے کہے

اگر حبس نفس ضرر کرے تو بغیر حبس کے کرے حبس نفس شرط نہین ہے ذکر نفی اثبات مین بلحاظ معنے کا کرے مثلاً لفظ لا کے کہنے کیوقت خیال کرے کہ کچھہ مقصود ہمکو نہین ہے سوا ے ذات حق کے اور تمام ہستی کے نفی کرے یعنی اپنی ہستی کی نفی کرے اور تمام موجودات کی نفی کرے اثبات کیوقت ذات حق سبحانہ تعالے کا لحاظ رکھے دوسرا شغل رابطہ ہے یعنی مرشد کی صورت اندر دل کے یا مقابل دلکے خیالمین رکھے اپنی صورت کو صورت شیخ سمجھے اور جب یہ تصور یعنی رابطہ غالب آتا ہے ہر چیز مین صورت شیخ کی نظر آتی ہے اسکو فنا فی الشیخ کہتے ہین الغرض محبت شیخ بھی رابطہ ہے تیسرا شغل مراقبہ ہے کہ وہ نگہبانی دلکی ہے خطرونسے اور نگرانی فیضان آلھی کی ہے بدون ذکر اور بدون رابطہ مرشد کے اور بعضون نے یہ تعریف کی ہے کہ مراقبہ انتظار فیض کا مبدآ فیاض سے کرنیکو کہتے ہین اور لحاظ وارد ہونیکا اوس فیض کے اپنے مورد پر کرنا چاہیے سیوطی

ہر مقام مین مراقبات جدا جدا مقرر فرماتے ہین ~~

چو دل با دلبرے آرام گیرد
زوصل دیگرے کے کام گیرد

ہمنشین جب میرے ایام بھلے آوینگے
بن بلاے مرے گھر آپ چلے آوینگے

گلشن مین صبا کو جستجو تیری ہے
بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہے

ہر رنگ مین جلوہ ہے تیری قدرتکا
جس پھول کو سونگھتا ہون بو تیری ہے

عقل کے مدرسہ سے اٹھ عشق کی میکدہ مین آ
جام شراب بیخودی اب تو پیا جو ہو سو ہو

مراقبہ احدیت یہ ہے کہ سر جھکا کر آنکھ بند کر کے خیال کرے کہ اوس ذات جامع الکمالات کا فیض میرے قلب مین آتا ہے یہ مراقبہ دائرہ امکان مین کرتے ہین مبتدی کو پہلا مراقبہ اسیکا بتاتے ہین مراقبہ معیت علما معیت علمی کے قائل ہین اور صوفیہ معیت ذاتی کے بس اسجگہ اختلاف سے قطع نظر کر کے یون لحاظ کرنا چاہیے کہ جو معیت اوس تقدس و تعالی کو لایق ہے ذاتی ہو خواہ صفاتی اور جس معیت پر قرآن شریف ناطق ہے اور ہمکو اوسکے ساتھ ایمان ہے وہ ذات ہمارے ساتھ ہے اور ہر ذرہ ذرات عالم کے ساتھ ہے جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ اللہ معکم اینما کنتم مراقبہ دائرہ ظلال اسما و صفات مین کہ ولایت صغری اوس سے عبارت ہے کرتے ہین

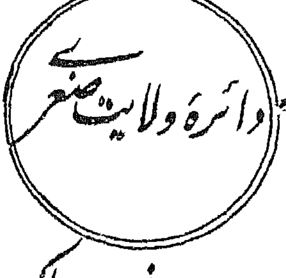

اس معیت کی مثال بزرگان دین نے یون لکھی ہے کہ جب غبار اوٹھتا ہے تو اوسمین فقط گرد اور تنکا نظر آتا ہے جب ہوا جاتی رہتی ہے تنکا اور گرد زمین پر گر جاتی ہے تو اس جگہہ مسئلہ نیست ہست نما اور ہست نیست نما کا یاد آیا ہوا جو اوسمین ہے خاک کو بصورت بگولا لیے پھرتی ہے وہ نیست نما ہے اور خاک اور تنکا ہست نما ہے مگر واقع مین نیست ہی اسیطرح

ہمکو آپکو اوسکی قدرت لیے پھرتی ہے جب اوسکا ارادہ ہمسے کنارہ ہو انہم کہیہ نتہی

شعر

اے زاہد ظاہر بین از عشق چہ می پرسی ۔ او در من و من در وی چون بو بگلاب اندر

درین دیار بآن زندہ ام کہ گاہی ۔ نسیم عاطفتی زان دیار مے آید

مراقبہ اقربیت سطر حیر کرتے ہین کہ وہ ذات کہ زیادہ قریب ہے میری شہ رگ سی اوسکا فیض آتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نحن اقرب الیہ من حبل الورید مراقبہ دائرہ ولایت کبری مین معمول ہے ٥ دوست نزدیکتر از من بمن ست وین عجب تر کہ من از وی دورم ٭ ہر کہ بوئی بشنوم از بوی او دوست رفتم بیخبر در کوی او ٭

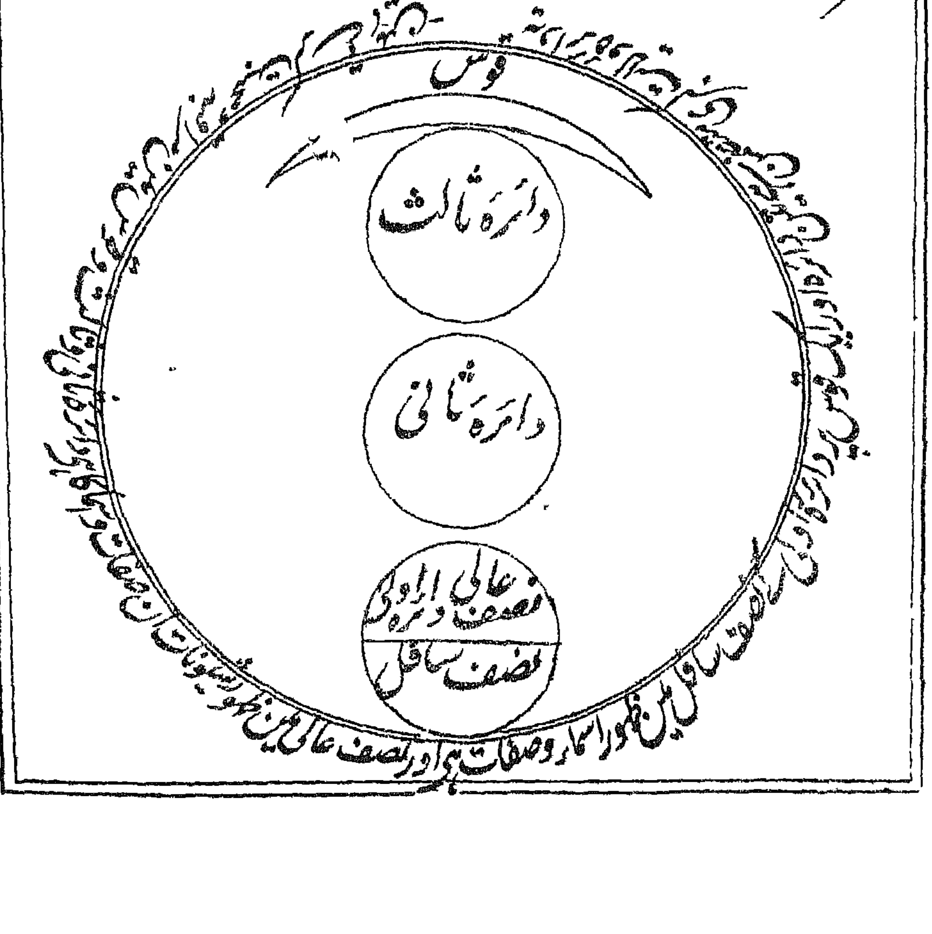

مخفی نرہے کہ علاوہ اسکے اور مراقبات بہت ہین یہانتک کہ تمام عالم اور
تمام معانی قرآن مراقبہ ہے غرض یہ ہے کہ جس چیز مین تفکر کرے مراقبہ ہے
کتاب کے طول کا خوف ہے شائقین کو چاہیے کہ رسائل و کتب خاندان
مجددیہ وغیرہ سے معلوم کرین از انجملہ مراقبہ مسمی الباطن ہے اور مراقبہ کمالات
نبوت اور مراقبہ کمالات رسالت اور مراقبہ کمالات اولو العزم اور مراقبہ
حقیقت کعبہ اور مراقبہ حقیقت قرآن + شعر (از نور میان) کہلا جب سے
عقدہ کیسکے دہن کا × ہوئے راز مخفی عیان کیسے کیسے ÷ تجلی سے اوسکی
ہوئے ہین شگفتہ × گل و غنچہ و بوستان کیسے کیسے + اور مراقبہ حقیقت صلوۃ
اور مراقبہ معبودیت صرفہ اور مراقبہ خلت اور مراقبہ محبت ذاتی اور مراقبہ
محبت ممتزجہ با محبوبیت اور مراقبہ محبوبیت صرفہ اور مراقبہ حب صرف
و مراقبہ لاتعین بیان تعریف توجہ مین معمول حضرات مشایخون کا
اسطرح پر ہے کہ اول توجہ القاے ذکر کے لیے لطائف مین طالب کے
فرماتے ہین اور طریقہ توجہ دینے کا اسطرح پر ہے کہ شیخ اپنے قلب کو طالب
قلب کے سامنے رکھکر جناب الٰہی مین التجا بواسطہ مشایخ کرام کے یون
کرے کہ انوار ذکر جو میرے قلب مین جانب پیران کبار سے پہونچے ہین
قلب مین اس طالب کے آوین اور توجہ اور ہمت صحیح اوسکے قلب کی
طرف کرے انشاءاللہ عنایت الٰہی سے چند توجہ مین حرکت ذکر کی

قلب مین اوسکے پیدا ہوگی اور اسیطرح اپنی روح کو اوسکی روح کے مقابلہ مین رکھکر توجہ کرے کہ نور ذکر کہ لطیفہ روح مین میری روح سے پیران کبار کے پہونچا ہے روح مین طالب کے القا کرتے ہین اور اسیطرح سب لطائف کیطرف رجوع کرتے ہین

تعریف مین قطب الارشاد کے

انکا بڑا مقام ہے سب اولیا اللہ اوسکے ماتحت ہین شعر از نور میان

غمزۂ خاص بہر گبر و مسلمان داری	ہمہ را بستۂ گیسوی پریشان داری

قطب الارشاد اوسکو کہتے ہین کہ وہ اپنے زمانہ مین ایک ہی ہوتا ہے اور عالم ظلمانی نور ظہور سے اوسکے نورانی ہوتا ہے اور نور ارشاد اوسکا تمام عالم کو ہوتا ہے عرش سے فرش تک جس کسیکو کہ رشد ایمان اور معرفت اور ہدایت حاصل ہوتی ہے اوسیکے ذریعہ سے ہوتی ہے بے واسطہ اوسکے کوئی شخص اس دولت کو نہین پہونچسکتا ہے نور ہدایت اوسکا مثل دریا ے محیط کے تمام عالم کو گھیرے ہوے ہے اور وہ دریا منجمد ہے کہ حرکت نہین کہاتا ہے پھر جو شخص کہ متوجہ اوس بزرگ کا ہے اور اوس سے اخلاص رکھتا ہے یا وہ بزرگ متوجہ اوسکی طرف ہے توجہ کے وقت ایک روزن اوسی دریا سے کھول دیا جاتا ہے بقدر توجہ اور اخلاص کے اوس دریا سے سیر ہوتا ہے یا کوئی ذکر مین مشغول ہے اور اوسکو اس بزرگ کی خبر نہین اور انکار ہی

اوسکو نہین ہے اوسکو فیض حاصل ہوتا ہی لیکن صورت اول مین زیادہ نفع ہوتا ہی
اور اگر کوئی منکر اوس بزرگ کا ہی یا وہ بزرگ اوس سے رنجیدہ ہی ہر چند ذکر مین
مشغول ہو مگر ہدایت سی محروم رہے گا وہی انکار اوسکا سدراہ ہی بغیر اسباب
کے کہ وہ بزرگ متوجہ عدم افادہ ہووے یا ضرر کا اوسکے قصد کرے اور دوسری
جماعت کہ اخلاص اور محبت اوس بزرگ سے رکھتے ہین ہر چند توجہ مذکور یاد کر
آگہی سے غافل ہین مگر نور رشد و ہدایت اون جماعت کو پہونچتا ہی بس یہی
مقام حضرت قبلہ کا تہا واضح ہو کہ کلمات خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ سرہم کہ بناء طریقہ اون
کلمات پہ ہی اس دائرہ مین مرقوم ہوتی ہین طالب کو انپر عمل کرنے سے ترقی ہوتی ہے

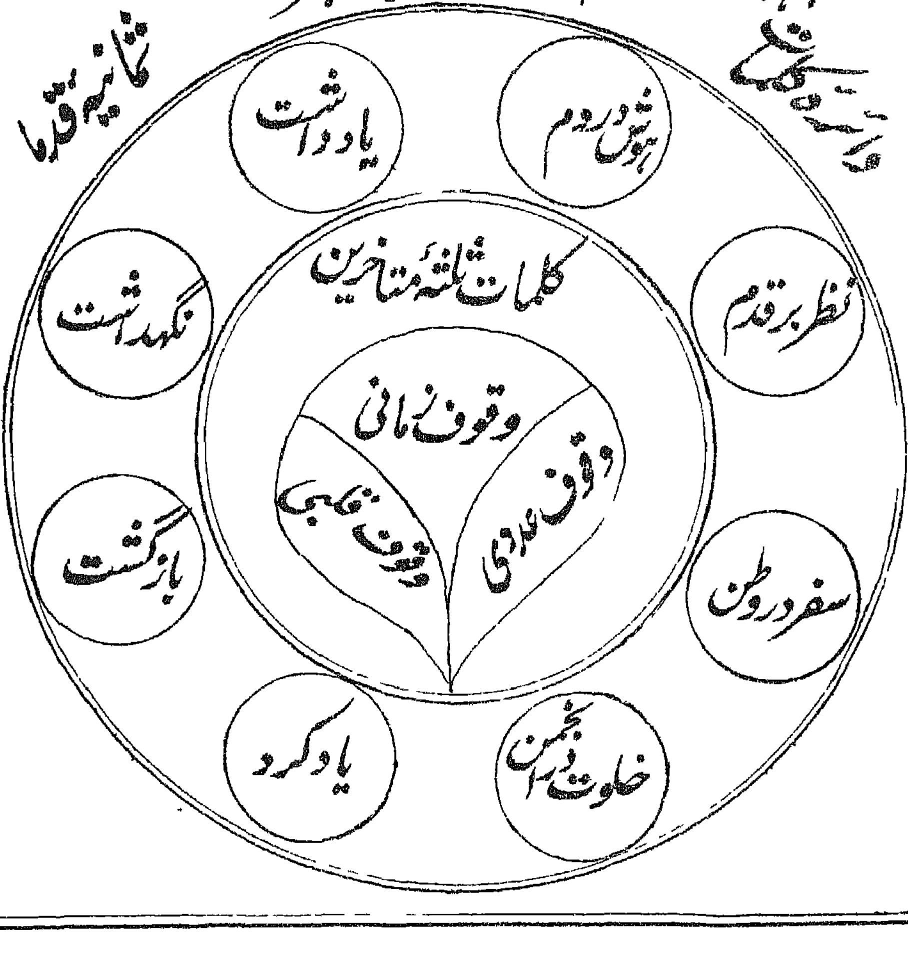

ہوش در دم کے معنی یہ ہین کہ سالک اپنی ہر سانس کی آمد و شد کو خیال کرے کہ ذاکر ہے یا غافل یہ خیال اسکو آہستہ آہستہ مقام دوام حضور مین پہونچا دیگا

نظر بر قدم عبارت ہے اس سے کہ سالک کو چاہیے کہ چلنے مین نظر اپنی قدم پر رکھے اور بیٹھنے مین فقط اپنے سامنے دیکھے اور داہنے بائین چیزین نہ دیکھے اسیطرح کان کو بھی آدمیونکی آواز کیطرف کہ کوئی کیا بولتا ہے خیال نکرے اور حکایات و قصص کے سننے سے بھی احتراز رکھے کہ طبیعت یکسو رہے

سفر در وطن عبارت ہی انتقال کرنیسے صفات بشری کے صفات ملکوتی کیطرف اسطور پر کہ دریافت کرتا رہے اپنے نفس مین آیا محبت غیر اللہ کی دلمین باقی ہے یا نہین اگر باقی ہے تو توبہ کرے اور خلوت در انجمن عبارت ہے اوس سے کہ قلب سالک کا ہمیشہ یاد حق سبحانہ تعالی مین مشغول رہے ہر حال مین اور ہر وقت مین توجہ الی اللہ شعر

یک چشم زدن غافل ازان ماہ نباشی	شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی
از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش	این چنین زیبا روش کم میشود اندر جہان

یاد کرد عبارت ہے اللہ کے ذکر سے اسم ذات ہو یا کہ نفی و اثبات

بازگشت عبارت ہے اس سے کہ اثنا سے ذکر مین دل سے مناجات حق سبحانہ تعالے سے کرتا رہے کہ آلہی مقصود میرا توہی ہے اور تیری رضا مین ترک کیا دنیا کو اور نعمت اپنی ہمیں تمام کر

نگہداشت عبارت ہے خطرہ کے دفع کرنے سے وقوف عددی
عبارت ہے رعایت عدد سے ذکر قلبی مین وقوف قلبی عبارت ہے
توجہ رکھنے سے طرف قلب کے اور قلب کی توجہ طرف اللہ کے
اور وقوف زمانی عبارت ہے محاسبہ اوقات سے واضح
ہو کہ فنا کی چار قسم ہے اول فنا رخلق یعنی امید و بیم ماسوی کے
خدا سے نرہے دوسری فنا سے ہوا کہ بجز حق سبحانہ تعالیٰ کی
کوئی آرزو نرہے

بجہ تسکین کنم این دیدہ و دلرا کہ مدام	دل ترا میطلبد دیدہ ترا میخواہد

شعر

کسی آرزو کی دلمین نہین اب ہی سمائی	جسے کہیے خواب غفلت سو وہ نیند مجکو آئی

ایضاً

صد تمنا در دلت ای بو الفضول	کی شود نور خدا در دل نزول

تیسری فنار ارادہ یعنی کوئی ارادہ نرہے چوتھی فنا فعل کہ بے
یبصر و بے یسمع و بی ینطق و بی یبطش و بی یمشی و بی یعقل جلوہ گر ہووے

علم حق در علم صوفی گم شود	این سخن کے باور مردم شود

مقام ولایت بغیر حصول مقامات عشرہ مندرجہ ذیل کے حاصل
نہین ہوسکتا ہی

دائرہ مقامات عشرہ

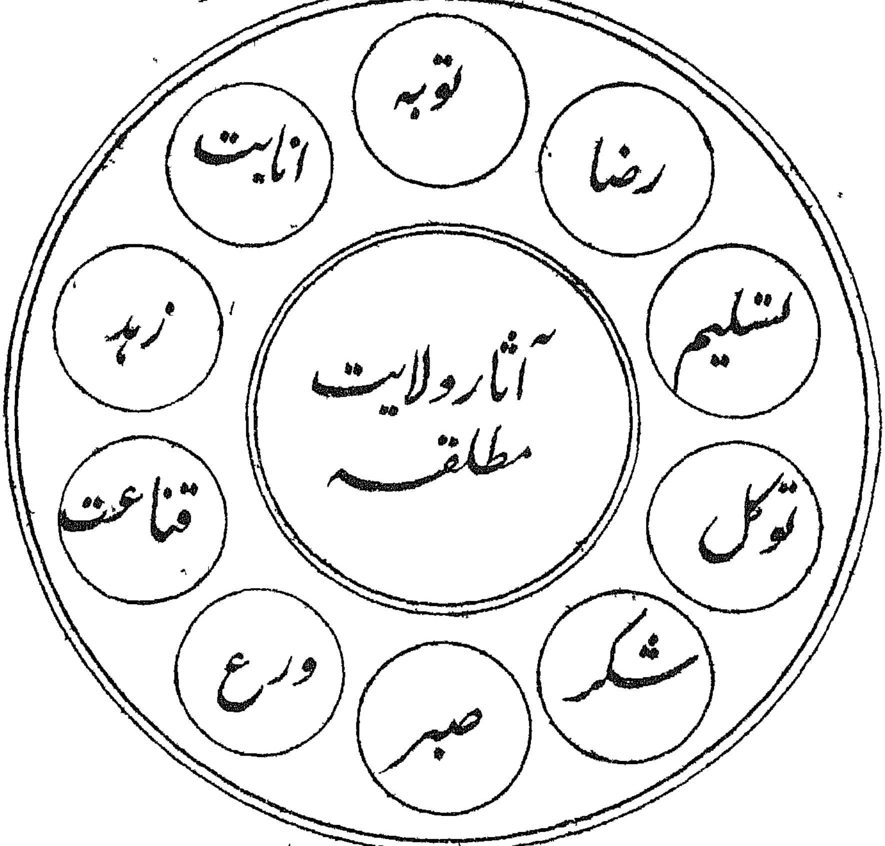

چونکہ مقامات عشرہ مین تمام اولیاء اللہ ہوئے ہین کتب قدما سے تفصیل
معانی ہر ایک کی دریافت کرنا چاہیے اصطلاحات دیگر عالم معنی
اور عالم حقیقت ایک چیز ہے اور یہ ذات اور صفات اور اسمائے سے مراد ہے
اور عالم مثال اسکے تحت مین ہے اور یہ ظل عالم معنی کا ہے اور بعض صوفیہ
اسکو عالم نفوس بھی کہتے ہین اور خواب مین جو کچھ دیکھتے ہین اوسکو صورت
عالم مثال کہتے ہین اور بعض جگہہ سے یون سمجھا جاتا ہے کہ عالم ارواح بھی
کہتے ہین مکاشفہ اوسکو کہتے ہین کہ ناسوت اور جبروت اور ملکوت و لاہوت

سالک پر کھل جاتے ہین اور جو واقعہ کہ دنیا مین صادر ہون اول حق تعالی دوستونکو اپنے مطلع فرماتا ہے تجلی ظہور وجود اور روشن ہونا ظہور حق کا اشکال مختلفہ سے ہے قرب ساتھہ عہد ازلی کے وفا کرنا یعنی شریعت طریقۃ حقیقۃ کو نگاہ رکھنا تلوین ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانا تمکین زوال بشریت کا اور مرتبہ فنا مین پہونچنا صدیق وہ ہے کہ قوت نظریہ اوسکی مثل انبیا کے ہو اور ابتداے عمر سے جہوٹھہ وغیرہ بولنے کی اوسکی عادت نہو اور معاملات نبوت مین اوسکو تشویش نہو مقام میم کے فتحہ کے ساتھہ اصطلاح سلوک مین عبارت ہے قایم ہونیسے بندہ کی عبادت مین مقام انس آرام لینا سالک مبتدیکا ساتھہ ذکر اور طاعت کے اور منتہی کا ساتھہ ذات کے اور مشاہدات کے تعریف فنا کی یوں ہے اپنے حالکی خبر نرکھتا ہو اور ہوش رکھتا ہو مشاہدۂ حق سبحانہ تعالی کا ممکن نہو اوسکو کہ اپنی خبر دے اور سواے ذات حق کے اوسکو آرام ملے۔

بیان اذکار و اشغال قادریہ

فقیر ایکروز خواب مین تہا کہ ایک نور آسمان سے زمین تک دیکہا اوسمین سے آواز آتی ہے کہ تم شیخ عبد القادر جیلانی کو کیون نہین مانتے ہو یا یون لفظ ہو کہ تم اونکو مانو الغرض معنی اوسکے یاد ہین لفظ پورا یاد نرہا اس خاندان مین ذکر جہری اوسط درجہ کا فرماتے ہین اور اس ذکر کی دو قسم ہین اول اسم ذات دوسرے نفی

اثبات اسم ذات کو کتنے طریقہ سے کرتے ہین یک ضربی دو ضربی سہ ضربی
چار ضربی دوسری قسم نفی و اثبات ہے جسمین دو زانو روبہ قبلہ ہو کر آنکھہ بند کر کے لفظ لا کو ناف سے
داہنے مونڈہے تک کھینچ لاوے پھر الٰہ کو دماغ سے باہر کرے بعد اوسکے الا اللہ کو شدت
اور قوت سے دلپر ضرب مارے اور نفی کرنیکے وقت نفی معبودیت و مقصودیت ماسوا کی
کرے دوسری قسم اثبات و نفی کی یہ ہے کہ سالک کو چاہیے کہ ہوشیار اور بیدار رہے ہر سانس کے
نکلنے پر اسطرح کہ جب سانس باہر آوے تب دل کی زبان سے لا الٰہ کہے اور جسوقت سانس اندر
جاوے الا اللہ کہے اکابر صوفیہ کے نزدیک اسکو پاس انفاس کہتے ہین پھر جب شوق
اور غلبہ محبت اور ہمت تمام فکر کی طرف پیدا ہوا اور ایثار حضرت حق اور طلب
اوسکی غالب ہوا اور حلاوت سکوت مین پاوے اور نفرت کل کلام سے
اور مشاغل دنیاوی سے حاصل ہو اوسوقت مراقبہ کرے واضح رہے کہ مراقبہ
مشتق ہے مادہ ترقب سے یعنی انتظار فیض کا جانب الٰہی سے کرنا اور وہ چند قسم پر ہے
پہلے معنی کلی اوسکے بیان کرتا ہون تاکہ سب جزئیات پر صادق آوے اور وہ ملاحظہ
کرنا ہے آیتہ کلمہ کو زبان پر یا تخیل کرنا اوسکا ہی دلمین اور سمجھنا اوسکے معنی کا ہی
اچھی طرح سے بعد اوسکے تصور کرے کیفیت کو اوس معنی کے اور اوسکے مصداق کو بھی
جمع کرے اپنے دلکو صورت معہودہ پر اسطرح کہ دلمین اوسکے بجز اوس صورت کے
کوئی دوسری چیز نگذرے تاکہ تحقق ہووے نسیان ماسوا سے اور اصل مراقبہ کی حدیث
شریف ہے کہ فرمایا حضرت جبرئیل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک

نقشہ مراقبات قادریہ

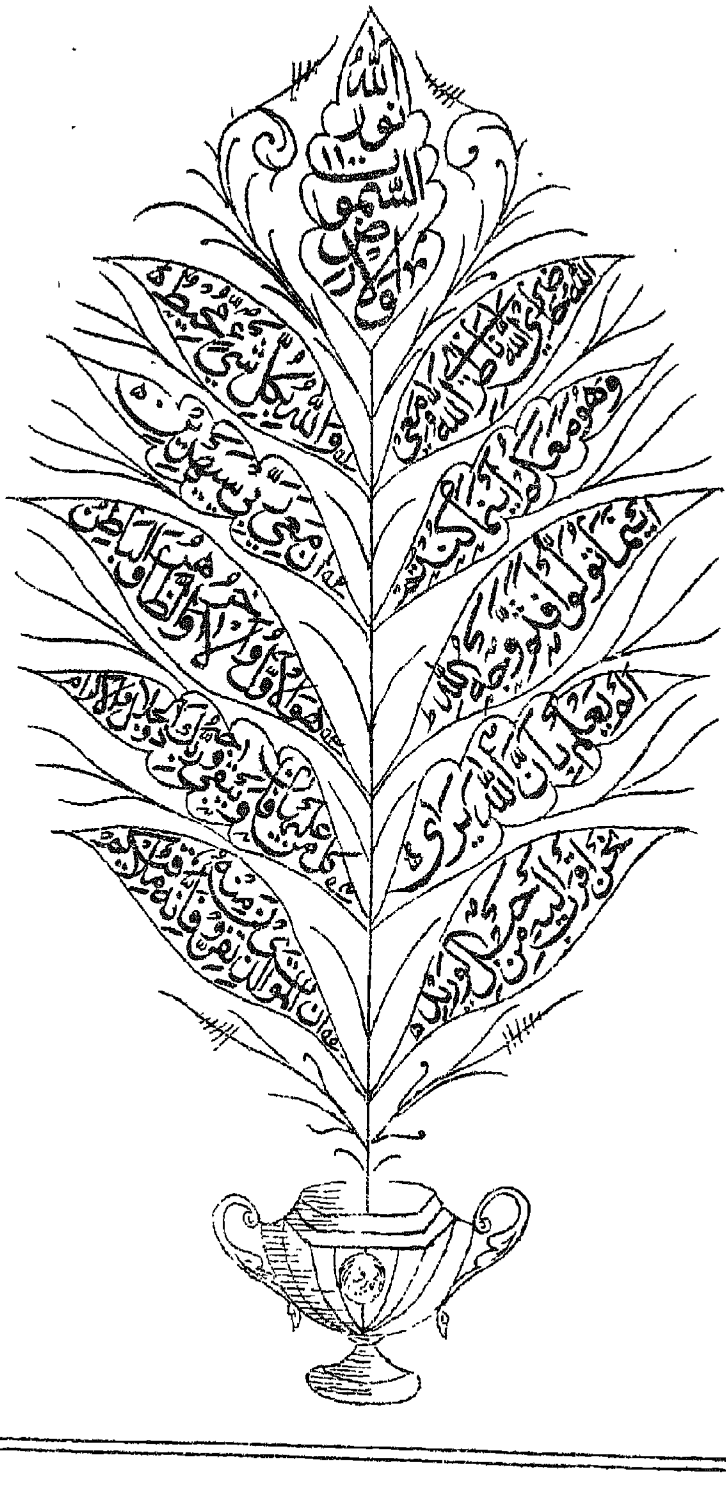

وظیفہ بعد نماز صبح سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم سو بار سبحان اللہ
وبحمدہٖ استغفر اللہ واتوب الیہ سو بار یا عزیز اکتالیس بار یا اللہ الا الٰہ الرفیع جلالہ
پندرہ بار یا قیوم فلا یفوت من علمہ شیٔ ولا یؤدہ حفظہ ستائیس بار یہی وظیفہ بعد مغرب
کا ہے شغل اسم ذات مین یون بھی فرماتے ہین کہ لفظ اللہ کو قلب پر سنہرا
لکھا ہوا تصور کرے

بیان طریقہ چشتیہ

اس فقیر کو خرقہ تبرک اور اجازت تعلیم اور صحبت حضرت شاہ امداد اللہ جناب
چشتی صابری مہاجر مکہ معظمہ سے طریقہ چشتیہ مین ہے لیکن اس خاندان کے
لوگون کو تعلیم ذکر شغل کر سکتا ہون اس طریقہ مین مرید نہین کرتا ہون
ارشاد مرشد مصنفہ جناب شاہ امداد اللہ صاحب مین دیکھ لو فقیر کو
اس کتاب کی اجازت حاصل ہے مختصر بیان کرتے ہین وظایف صبح
سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان العلی العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ سو بار اور ایکسو ایک بار لا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم مع بسم اللہ کے اور سو بار کلمہ طیب اور اکتالیس بار
یا حی یا قیوم لا الٰہ الا انت اسئلک ان تحیی قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ بخشو قلب
پڑھے راقم الحروف کو بڑی کیفیت اسمین آتی ہے درود شریف سو بار
وظایف ظہر اور بعد نماز ظہر سو بار کلمہ طیب اور سو بار درود شریف
اور سورۂ انا فتحنا اور منزل دلائل الخیرات اور پانسو مرتبہ اللہ الصمد اور

اکیس بار سورہ اذا جاء وظائف عصر اور بعد عصر کے سورہ عم یتساءلون
اور سو بار آیہ کریمہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ۂ
وظائف مغرب بعد نماز مغرب سورہ واقعہ اور سو بار کلمہ طیب اور درود
شریف سو بار اللھم طھر قلبی عن غیرک ونور قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ یا اللہ یا اللہ
اکتالیس بار بحضور دل پڑہے وظائف عشا بعد نماز عشا کے سورہ سجدہ
یا سورۂ ملک اور سو بار کلمہ طیب اور سو بار درود شریف اور ایکسو ایک بار
یا حی یا قیوم برحمتک استغیث بحضور قلب
پڑہے ذکر اسم ذات ونفی اثبات مثل طریقہ قادریہ کے ہے طریقہ مراقبہ
کا یہ ہے کہ دو زانو نماز کیطرح سر جھکا کے بیٹھے اور دلکو غیر اللہ سے خالی
کرکے حق سبحانہ تعالی کی حضور میں حاضر رکھے اول اعوذ و بسم اللہ پڑہ کے
تین بار اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی زبان سے تکرار کرے پھر مراقب ہو کر
انکے معنوں کا ملاحظہ کرے اور جانے کہ اللہ سبحانہ تعالی حاضر ناظر میری ساتھ ہے

نقشہ مراقبات چشتیہ

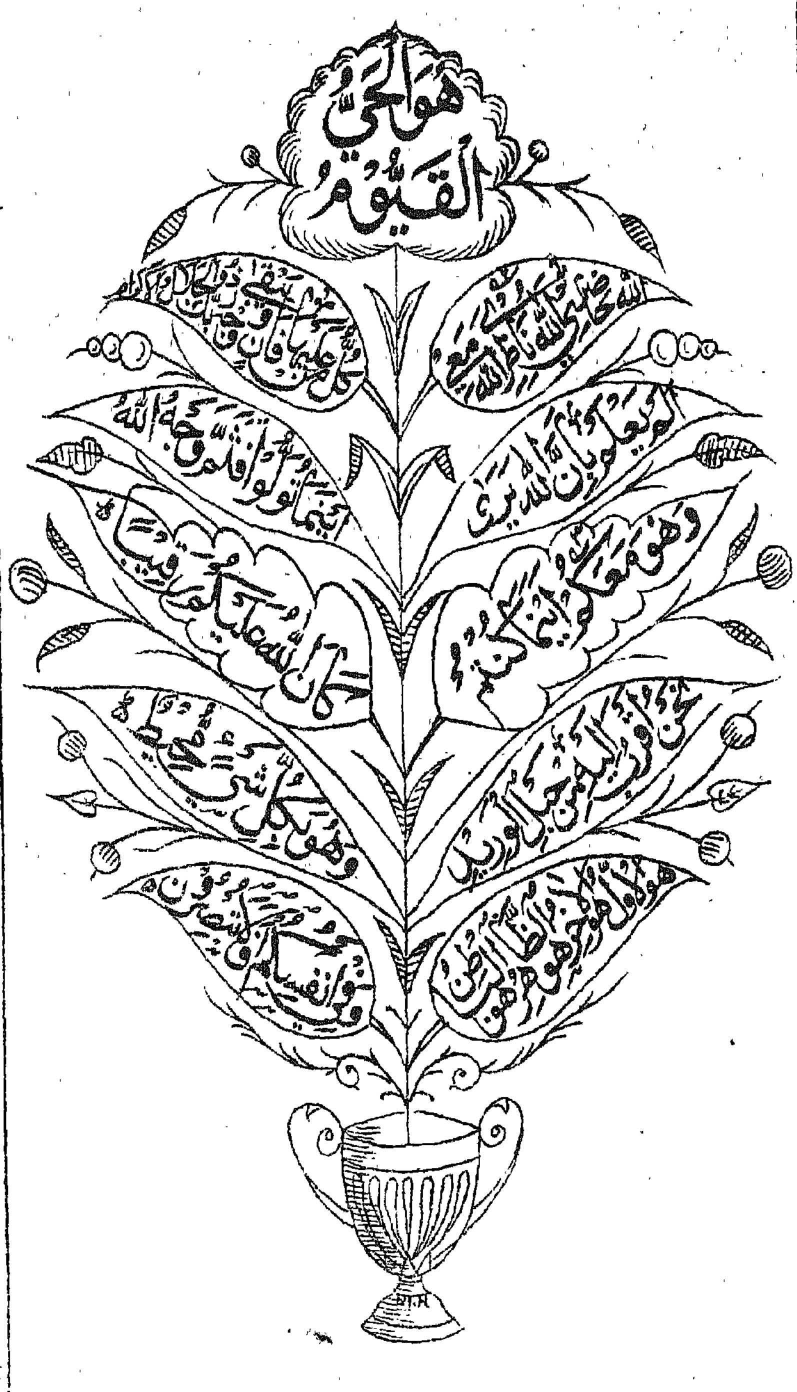

مراقبہ شیخ کو روبرو
اور رقیب تھا سمجھ
کہ پیچ ہیں دل کو یاد
ماسوا اور خیال سے فرق
سے بچا وے ۱۲
علا مبارک الله حاضری
الله ناظری الله معی کو دل
میں تخیل کرے اور تصور
کرے حضوری اوس
باری تعالی کو اور اوسکی
نظر کو اور معیت اوسکی
ساتھ نسبت جمیع جہت
اور مکان سے خیال
کرے تا کہ استغراق
اس تصور میں پیدا ہووے
اس تصور وہ ساتھ
علا مبتدیان کو ہیں
مبارک ہے کہ حق تعالی سے
معیت ہر وقت میں
حالت قیام میں بیداری میں
خواب میں خلوت میں
جلوت میں سب حالتوں
شامل حضور کے
۱۲ منہ

ایکروز جناب شاہ امداد اللہ صاحب نے فرمایا کہ مین بہت مقروض تھا ہمارے

مرشد تشریف لائے اور چوکھٹ دروازہ کی پکڑ کر فرمانے لگے کہ تم بہت

قرضدار ہو مینے کہا جی ہان ارشاد ہوا کہ تم درمیان صبح کی سنت کے

اور فرض کے اکتالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑہا کرو راقم کو ارشاد ہوا کہ محبت کے لئے

یا عزیز ایکسو ایک مرتبہ یا ودود ایکسو ایک مرتبہ یا بدوح اا مرتبہ

واللہ المستعان علیٰ ما تصفون ۵ سات مرتبہ اور درمیان پڑہنے

اس آیت کے اسم مبارک اللہ کو پیشانی پر سات بار لکہے محبت ہو جاویگی

جنکوان اوراد کی ضرورت ہو راقم سے اجازت حاصل کرے اور طریقہ

زکوۃ دریافت کرلے مثنوی مولانا روم کی فقیر نے مکہ معظمہ مین آپ ہی

سے پڑہی ہے اور سب مین بہی اجازت فقیر کو ہے

باب تیسرا ارشادات وظایف مین

حضرت قطب فلک توحید فلک قطب تفرید مرکز دائرۂ کرامات دائرۂ مرکز

ولایت صاحب فضل نہیج کشف وسیع مشیخ باسرار صمدانی مرشح بانوار ربانی غیاث

الاسلام والمسلمین متخلق باخلاق رب العالمین محی سنت ماحی بدعت

اعنے حضرت افضل المحققین والمحدثین جناب مولانا شاہ فضل رحمان

حنفی آفاقی کی ہے ؎ جہان سوزی اگر در غمزہ آئی ٭ شکر ریزی

اگر در خندہ باشی ٭ فقیر کو بیعت اور صحبت اور خرقہ ارادت اور تعلیم

اور تلقین اور اجازت حضرت قبلہ سے ہے سعادت قبل اسکی جو ہمنے
حکایات بیان کی ہین بعض سمعی ہین اور بعض آنکھونکی سامنے کی بات ہے روایت لفظی کا
ذمہ دار یہ فقیر نہین ہے حتی الوسع کوشش روایت باللفظ کی کی ہے معمولا ہمنے
فقیر نے اکثر جو حضرت سے خود سنا ہے اوسکو لکھدیا ہے پہلا روز تھا کہ ہم
بعد مغرب مسجد مرادآباد مین پہونچے ارشاد ہوا کہ کہان آئے ہو عرض کیا کہ
تنہائی مین عرض کرینگے ارشاد ہوا کہ ابھی کہدو عرض کیا کہ ہادی کی تلاش
مین آیا ہون فرمایا کہ ہادی تو سب جگہ ہے ہمنے کہا کہ ہادی جو عبارت
پیر سے ہے اوسکی تلاش مین نکلا ہون ارشاد ہوا کہ وضو ہے عرض کیا کہ
باوضو رہتا ہون آپ بہت خوش ہوے تکبیر ہوئی آپ امام ہوے ہم
لوگ مقتدی ہوے بعد نماز عشا گھر مین کھانا کھا کر مقبرہ مین تشریف لیگئے
اور پھر آپنے مجھکو مسجد سے طلب کیا اور اشعار عاشقانہ حضرت مولانا روم
سنانا شروع کیے اوسوقت جو کیفیت تھی دیکھی طاری رہی فرمایا کہ
مثنوی پڑھا کرو کہ تین سو آدمی قطب اور ابدال ہوگئے راقم نے عرض کیا کہ
معانی کے خیال کرکے پڑھنے والے یا فقط لفظ کے پڑھنے والے ارشاد
ہوا کہ نہین فقط لفظ کے پڑھنے والے بعد اوسکے آپنے چیخ ماری اور
فرمایا کہ کتنی بڑی نسبت حضرت مولانا روم کی ہے اور پھر فرمایا کہ مثنوی
مولانا روم بہت پڑھا کرو + راقم کہتا ہے کہ سچ ہے کہ فیضان کلام مولانا

روم ایسا ہی ہے چنانچہ فرمایا مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے شعر

مثنوی مولوی معنوی	ہست قرآن در زبان پہلوی

اسوقت سے کہ حضرت نے یہ سبب ارشاد فرمایا رفتہ رفتہ علم ظاہر کا تعلق جاتا رہا

شعر

گیا مکتب عشق مین جب سے کہ دل مرا ہوش دیب بجا نہ رہا
جو حروف خرد کو پڑہا تہا مین کچہہ مجہو درس وہ یاد ذرا نہ رہا

رباعی

ہوشم نہ مصاحبان و خویشان بردند	این بیگہان مو پریشان بردند
گویند چرا تو دل بخوبان دادی	واللہ کہ من ندادم ایشان بردند

پہر مولوی عبد الکریم صاحب پیر دابنے کو تشریف لائے اوسوقت مجلس کلمات عشق سے گرم تہی آپ نے فرمایا کہ میان تجمل حسین ایسا جی چاہتا ہے کہ جنگل کو چلے جاوین مگر شریعت روکتی ہے کہ حقوق اولاد اور زوجہ کے ہمارے متعلق ہین مجلس برخاست ہوئی آپ نے خادم سے فرمایا کہ ایک مہمان کا کہانا لاو فقط ارشاد ہوا کہ شغل اسم ذات کا کیا کرو یعنی اللہ اللہ قلب سے کہا کرو پہر دوسرے سفر مین ارشاد ہوا کہ اثبات نفی کیا کرو تیسرے سفر مین ارشاد ہوا کہ مراقبہ کیا کرو چوتہے سفر مین ارشاد ہوا کہ محبت شیخ سے رکہا کرو کہ اصل جو ہر ہے جسکو ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہین

کہ اس طریقہ نقشبندیہ مین تین شغل ہین پہلا ذکر ہے اسم ذات ہو خواہ نفی و اثبات ہو دوسرا شغل مراقبہ ہے تیسرا شغل رابطہ شیخ ہے یعنی اپنے پیر سے محبت رکھنا بیان مسئلہ تصور شیخ کا ارشاد ہوا کہ اللہ اللہ دل سے کیا کرو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بدن انسان مین ایک ٹکڑہ گوشت کا ہے کہ جب وہ بگڑا سب بدن بگڑا اور فرمایا وہ قلب ہے

جب حضرت قبلہ نے اسم ذات کی تعلیم کی جسکی تعریف باب اصطلاح مجددیہ مین بیان ہوئی چونکہ مجددیہ کے یہان اپنے مرشد کی صورت رکھنا سامنے شرط ہے اور استمداد روحون سے بھی شرط ہے اس بنا پر اوسوقت حکیم مولوی احمد اللہ صاحب رئیس مونگیر نے کہ ایک صالحین مین سے ہین حضرت قبلہ سے پوچھا کہ تصور شیخ بھی کیا کرین یا نہین آپ خفا ہوے کہ یہ ہرگز نہ کرنا ہمارے طریقہ مین نہین ہے خلوص سے اللہ کو حاضر ناظر سمجھکر اللہ اللہ کرو مگر اونکو تسکین نہین ہوئی اور سمجھہ مین نہین آیا جب کانپور

آکر جناب مولانا محمد علی صاحب سے حضرت قبلہ کی مشرب کی تحقیق کی پھر تنہائی مین حضرت قبلہ سے راقم نے عرض کیا کہ جب مین ذکر الٰہی مین مشغول ہوتا ہون تو آپ کا خیال آجاتا ہے اور صورت آپکی بلا قصد خیال کے سامنے آہی جاتی ہے ارشاد ہوا کہ ہاے لکھا پڑھا تمنے سب چوپٹ کیا تمکو یاد نہین ہے کہ ایک صحابی تھے کہ اونکو اپنی بیبی سے بڑی محبت تھی نماز مین بھی اونکو

خیال اونکا آجاتا تہا شاید یہ بہی فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منادی فرمائی تہی کہ جب تک تمکو محبت اپنی اہل وعیال سے زائد
پیغمبر کے ساتھہ نہوگی مسلمان کامل نہوگے اوسوقت ایک صحابی نے
عرض کیا یا رسول اللہ مجکو آپ سے زیادہ اپنی بیبی سے محبت ہی اوسوقت
یہ ارشاد ہوا کہ خلقی محبت مین انسان مجبور اور معذور ہے مگر احکام رسول
کیوقت حکم رسول کو ترجیح دی اور کسی کی نمانی غرض حضرت پیر و مرشد
کی یہ ہی کہ بلا ارادہ اگر صورت شیخ کی ذکر کیوقت آجاے تو مضایقہ نہین
مگر طریقہ خاص سے کہ اندر ذکر کے قلب مین صورت شیخ کی عمداً رکہنا اسکو
حضرت قبلہ نے منع فرمایا[ف۱] نقل ہے کہ ایک بزرگ نے فرمایا محبت وہی ہے
کسب اسمین نہین ہے تعلیم اسم ذات کی ہمارے یہان اسطرح ہے کہ زبان کو
تالو سے لگاے رکہے اور دلکو تمام خیالات سے خالی کرکے دلکی زبان سے
کہ جگہہ اوسکی بائین پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگلی کی ہے اسم مبارک
اللہ کو کہے اور دن رات چلتے پہرتے اوٹہتے بیٹہتے اوسکی مواظبت کرے
تاکہ دل مین ذکر الٰہی جاری ہو جاے

دلم چو قبلہ نما فارغ از طلبیدن نیست	بعالمی کہ منم رسم آرمیدن نیست
ازجان خیال آن قدر رعنا نمیرود	نقش جمال او ز دل ما نمیرود

مسئلہ نفی اثبات ارشاد ہوا کہ فقط لا الٰہ الا اللہ کو سو مرتبہ

[ف۱] چونکہ اکثر تعلیم مین تحفظ سنت کا اور عادات صحابہ کی و نظر تعلیم ایسے ہی تعین خیال نہ تہا کہ توحید مین رخنہ نہ آجاے بعد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تعلیمات مین بتدریج اونکے نسبتی کمالات و ماثر اخلاق وغیرہ خصوصاً اتباع حضرت مرزا مظہر جان جانان رحمۃ اللہ علیہ اور تعلیم مین مجددیہ مین اختلاف تعلیم و مقامات مین ... مین جو مقامات تہے اونکے بعد اون مقامات کے ... تعلیم دیگئی ۱۲

کہہ لیا کرو پھر بہت روز کے بعد ارشاد ہوا کہ ۱۱ سو ہم پڑھتے ہین تم بھی پڑھ لیا کرو اور فرمایا کہ مین پہلے ۱۲ ہزار لا اله الا الله پڑھتا تھا اب جب سے بوڑھا ہوگیا ہون ۱۱ سو مرتبہ پڑھتا ہون اسلیے راقم نے شمار دانہ حضرت قبلہ کا گیارہ دانہ دیکھا تھا فقیر نے عرض کیا کہ فقط لا اله الا الله پڑھتے ہوے مجھے شرم آتی ہے ارشاد ہوا کہ لا اله الا الله الله سبحانہ وتعالے کا نام ہے اور کہا کہ جبکا تم شرم کرتے ہو اونہین نے بتایا ہی کہ تنہا لا اله الا الله پڑھو من قال لا اله الا الله دخل الجنة پھر ارشاد ہوا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو سیکڑے پر ایکمرتبہ محمد رسول الله کہہ لیا کرو راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ طریقہ ذکر لسانی کا ہے اب ذکر قلبی اثبات نفی کا جسکو اصطلاح مجددیہ مین ہمنے بیان کیا ہے حضرت قبلہ کے نزدیک بھی اوسیطرح سے تھا یعنی لفظ لا کو ناف سے کہینچے اور دماغ تک لیجاے اور اله کو داہنے مونڈہے پر لائے اور الا الله کی ضرب دلپر لگائے اور لا اله کہتے وقت لا معبود کی نیت کرے اور طالب کبھی لا مقصود کی بھی نیت کرے مگر یہ سب خیال سے شغل کرے شعر

شکر ہے تیری محبت کا شہا	دل جو ویرانہ تھا اب آباد ہے

ضرب کیوقت یہ خیال رہے کہ جس چیز سے قلب مالوف ہے اوسی کی نفی کے لیے ضرب لگاتا ہون اور بعضون نے یون بھی لکھا ہے کہ جب

[illegible] دونون کا خیال ایک وقت جمع ہو جاتا ہے اسلیے تعلیم نہین کی ۱۲

لفظ لا کو دماغ تک کہینچے تو اوسوقت خیال کرے کہ ہر خیر وشر بلکہ ہر شے معدوم ہے اور الا اللہ کیوقت ذات پاک حق کو کہ عدم اوسکا محال ہے ثابت کرے آپ ذکر جہر یے کو ناپسند فرماتے تہے اور ذکر خفیے کو پسند فرماتے تہے یعنی بآواز بلند لا الٰہ الا اللہ کی ضرب لگانا منع فرماتے تہے اور موافق اوسکے یہ شعر پڑہتے تہے مقولہ

حضرت قبلہ

بلبل نیم کہ نالہ و فغان درچمن کنم	قمری نیم طوق بگردن گلو کنم
پروانہ نیستم کہ بیکدم عدم شوم	شمعم کہ جان گدازم و دم برنیاورم
ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز	کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

مخفی نرہے کہ حضرت قبلہ نے فقیر کو یہ بہی فرمایا کہ اثبات نفی کرنیکے وقت اگر آفتاب یا مہتاب کی صورت نظر آوے تو مضایقہ نہیں ہے نقل حضرت مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین کہ ایک درویش فقط اللہ اللہ کہتے کہتے بیخود ہو گئے اوسوقت شیطان آپکی خدمت مین حاضر ہوا کہ تم اسقدر اللہ اللہ کرتے ہو اسکا کچہہ جواب نہین آتا ہے کہ لبیک یعنی ہان اے بندہ مین حاضر ہون پہر اون درویش نے اللہ اللہ پکارنا چہوڑ دیا حضرت خضرع کو حکم ہوا کہ جاؤ اوسکے پاس کیون اوسنے ہمکو پکارنا چہوڑ دیا اشعار مثنوی

آن یکی اللہ میگفتی شبے
تا کہ شیرین گردد از ذکرش لبے
گفت شیطانش خموش ای سخت رو
چند گوئی آخر اے بسیار گو
گفت آن اللہ تو لبیک ماست
این نیاز و سوز و دردیک ماست
جان جاہل زین دعا جز دور نیست
زانکہ یارب گفتنش دستور نیست
بر دہان و بر لبش قفلست و بند
تا ننالد با خدا وقت گزند
عارفان کین جام حق نوشیدہ اند
رازہا دانستہ و پوشیدہ اند
بر دہان قفلست و در دل رازہا
لب خموش و دل پر از آوازہا

مخفی نرہے کہ آخر وقت کا وظیفہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی اسم ذات یعنی اللہ اللہ کہنا رہگیا تہا باقی سب اذکار اشغال بسبب علالت کے چہوٹ گئی تہی اب ان دونو حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تحمیل ولایت کی اسی اسم ذات سے کتنے بزرگونکو ہوی تمام دنیا کے مقامات و دوائر سے یہی نفع ہے کہ محبت و عشق ذات حق سے ہو مقام انس سے حاصل ہو یہی اسما اور صفات کی تجلی سے ہے حضرت قبلہ کے یہان عام لوگونکو وظایف معمولی کے بعد یہی اسم ذات اثبات نفی کو بانواع مختلف بتا کر لطیفہ قلب تک لا کر چہوڑ دیتے تہے پہر اسی سے تقوے اور محبت اور انس اتنا ہو جاتا تہا کہ نسبت عشقیہ کے ساتہہ وہ طالب متصف ہوتا تہا بہت مریدونکو حضرت سے کرتے دیکہا ہے

مثنوی شریف دفتر سوم

کہ وہ مخفی ہین اونکو نسبت انتقالی حاصل ہے اور وہ فقط یہی
تین چار چیزونکو خوب اچھی طرح سے حاصل کیے ہین اسی مین ست ہین اور
جیسے دوائر اور مقامات کتب مجددیہ مین موجود ہے وہ سب اونپر کھلتے
جاتے ہین کمال یہ دیکھا گیا ہے کہ حضرت قبلہ کے یہان ظاہری شغل ہین جسسے
فیض مریدون کو دیتے تھے یہ کتابین تہین اول قرآن بعدہ حدیث
بعد اوسکے اشعار بزرگان مثل مثنوی وغیرہ کے پہر یہ احاطہ تقریر مین نہین
آسکتا ہے کہ جب آپنے کوئی مضمون فرمایا گو معمولی بات مثل بیع شرا عبارات
فقہیہ سے بیان فرماتے ہر چیز کے انوار طالب پر جو سامنے ہوتا طاری
ہوتے تہے چونکہ وہ نسبت برقی کے طور پر ہوتے تہے طالب ناقص مین
نہین ٹہرتی تہی مگر عقول بالغہ کو انوار ہر کلام کے جو مراقبہ و مقامات سے
حاصل ہوتے تہے اونکو اسی سے حاصل تہے

بیان مراقبہ کا

ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ تین شغل نقشبندیہ کے ہین پہلا ذکر دوسرا
مراقبہ اسکی تعریف بہت جگہہ گذر چکی یعنی اوس بیچون اور بیچگون کے
سامنے انتظار فیض مین بیٹہنا یا د آلہی کے دو طریقہ ہین ایک بذریعہ لفظ
وہ ذکر ہے خواہ اسم ذات ہو یا اثبات نفی ہو اور جب معنے مین
غور اور فکر ہو تو وہ مراقبہ ہے چنانچہ سنا ہے کہ ایک صاحب نے

مولانا صاحب قبلہ سے پوچھا کہ ذکر تو معلوم ہے فکر کسے کہتے ہین ارشاد ہوا کہ مراقبہ اقربیت اور معیت کیطرف اشارہ ہے ایکروز کسی سے آپنے ان اللہ مع المحسنین کے معنی فرمائے احسان کیطرف اشارہ ہے کہ ان تعبد اللہ کانک تراہ پہلی تعلیم مراقبہ احدیت ہے طالب کو اسکی تعلیم پہلے کرتے ہین اور مراقبہ معیت کی تعلیم کرچکے ہین ورق کھولکر اصطلاح مین دیکھلو قول حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے اور اگر نہو سکے تو صحبت رکھو ساتھ اون لوگون کے جنکو اللہ کے ساتھ صحبت ہے تو اب مراقبہ کے معنی ہوے مصاحبت الٰہی وہ مراقبہ اس آیت سے نکلا ہے وھو معکم اینما کنتم اسکی مثال نیست ہست نما اور ہست نیست جیسے تنکا اور خاک کو ہوا کا اوڑالانا کہ ہوا نظر نہین آتی اور فقط تنکا اور خاک نظر آتی ہے

شعر

ای زاہد ظاہر بین از عشق چہ می پرسی	او در من و من در وی چون بو بگلاب اندر

مقولہ حضرت قبلہ مسجد مراد آباد مین اس شعر کو زور وشور سے فرماتے تھے

باد صبح آج بہت مشکبار ہے	شاید ہوا کے رخ پہ کھلی زلف یار ہے

ایضاً

گلی خوشبوی در حمام روزی	رسید از دست محبوبی بدستم

عبادت کر اسطرح کہ گویا اللہ کو تو دیکھتا ہے ... اور سنتا اور دیکھتا اور ساتھ ہر جزو بدن کے بلکہ ساتھ ہر ذرہ ذرات عالم کے ۱۲ منہ

بدو گفتم که مشکی یا عبیری — که از بوی دلاویز تو مستم
بگفتا من گلی ناچیز بودم — ولیکن مدتی با گل نشستم
جمال همنشین در من اثر کرد — وگرنه من همان خاکم که هستم
ز نسیم جان فزایت دل مرده زنده گردد — بکدامی باغی ای گل که چنین خوشبوی هستی

واضح ہو کہ لطایف ستہ کی مقامات کی تعین مین اختلاف بہت ہی
بطور بزرگان نقشبندیہ سابق کی ترتیب یون ہے

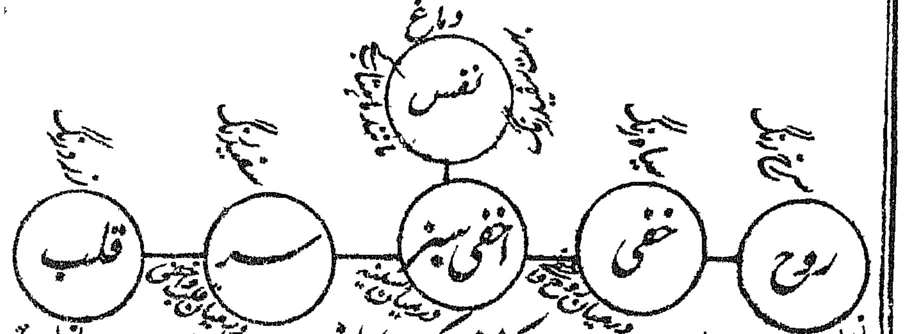

اور بعض مجددیہ کے نزدیک بطرز جدید یون ہے

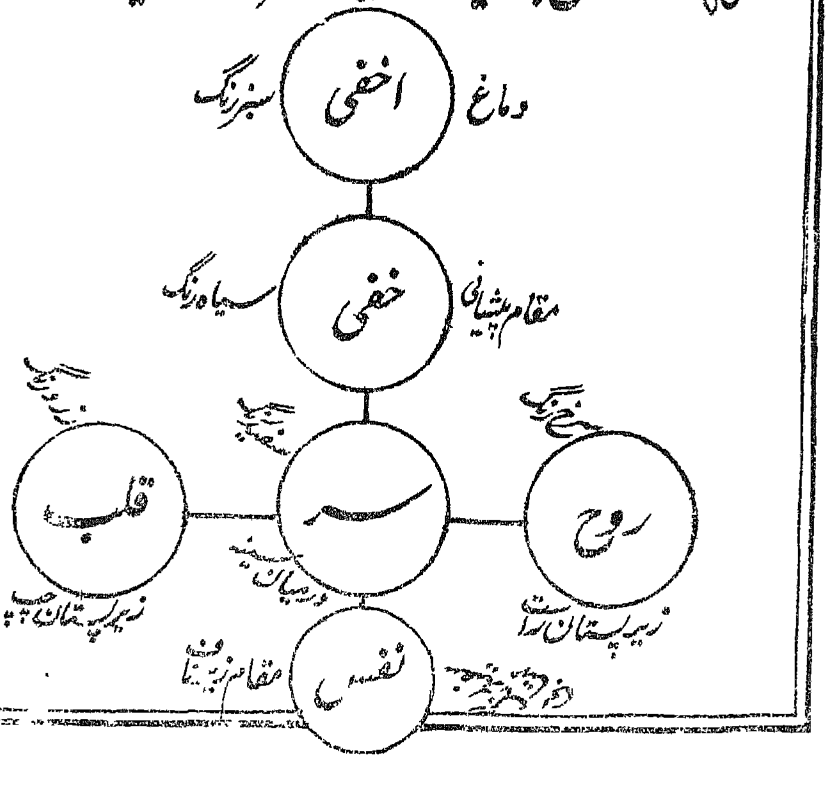

الغرض حاصل ہر لطیفہ اور شغل کا یہی ہے کہ ؎	
دور بینان بارگاہ الست	بیش ازین پی نبردہ اند کہ ہست

بالجملہ کوئی طریقہ ہو نسبت مع اللہ ہونا چاہیے حضرت قبلہ مراقبہ یحبہم ویحبونہ کا ہی
تعلیم فرماتے تہے تعریف اوسکی اصطلاح مین دیکھا ہوا اور مراقبہ صرفہ کا بہی شغل
فرمایا تہا اور باقی مراقبات مجددیہ کو استعداد سے دریافت کرکو فقیر کو بعد
تعلیم مراقبات کے فرمایا کہ تفکر زیادہ کیا کرو کما قال اللہ تعالی ان فی خلق السموات
والارض واختلاف اللیل والنہار لایٰت لاولی الالباب الذین یذکرون
اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون ۵ پہر ارشاد ہوا کہ زمین سے آسمان تک
اوسیکا نور ہے یا یون فرمایا کہ اوسیکا یہ سب نور ہے یعنی جو اس آسمان سے
زمین تک روشنے ہے اوسیکے نور سے یہ روشنی ہے الغرض اسمین تفکر
کا حکم ہوا بیان کیفیت راقم ایکمرتبہ قلعہ اسلام نگر مین ایک مکان ویران مین
مقیم تہا اور کوئی شغل ان سب شغلون مین سے کر رہا تہا کہ اچانک
مجہپر کیفیت طاری ہوئی کہ یہ عالم خلق خود بطور عکس جیسے درخت کا
عکس پانی پر پڑتا ہے اسیطرح مجہے نظر آنا شروع ہوا پہر لطف صحبت باری تعالی
کا مجہپر طاری ہوا کہ اوسوقت مین مجہہ مین آثارات بشری نمایان نتہے
پہر ایک حالت دوسری طاری ہوئی جسمین اپنے کو یون سمجہتا تہا کہ
مین ہی مالک آسمان زمین ہون جب اس مرتبہ سے تنزل ہوا تو مین نے

ف۱ دور بینان سے مطلب یہ ہو کہ وزیر علی شاہ صاحب خلیفہ حضرت شاہ غلام رسول صاحب علیہ الرحمہ سے حضرت شاہ صاحب نقل کرتے تہے کہ جسم عنصر خاکی غالب ہوتا ہے نسبت اوسکی ظلمانی ہوتی ہے اور جسم عنصر ہوا غالب ہوتا ہے نسبت اوسکی کشفی ہوتی ہے اور جسم عنصر آب غالب ہوتا ہے نسبت اوسکی ذوقی ہوتی ہے ف۲ اس مراقبہ سے محبت اور انس پیدا ہوتا ہے عکس خلق خدا اوس سے پہر بطور محبت کرتی ہے ۱۲ منہ

لاحول ولاقوۃ پڑہی حضرت قبلہ سے عرض کیا فرمایا کہ تشکر کرو یہ ایک کیفیت
تھی اور اکثر حضرت قبلہ کی عادت تھی کہ چادر یا دولائی اوڑھکر سونہہ اور
سارا بدن ڈہانک کے لیٹ جاتے تھے مگر حقیقت مین صفت حیرت اور
تحیر کی آپ پر وارد ہوتی تھی اسلیے آپ خلوت کر لیتے تھے اور اسوقت
مراقبہ گمی کا کرتے تھے بمصداق اس مصرعہ کے ؎ تو در گم شو وصال اینست و بس
الخ اسوقت مین شعور جاتا رہتا ہے جذب کی حالت ہوجاتی ہے اس مقام
کا فیض اس آیت سے تھا واعبد ربک حتی یأتیک الیقین ۵
جب طالب مرتبہ یقین مین آجاتا ہے پڑہنا پڑہانا سب اوسکا جاتا رہتا ہی
اور بے شعوری اوسپر طاری ہوتی ہے باقی اوقات شبانہ روز مین جسوقت
فرصت پاوے گیارہ سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑہے مگر جب سو مرتبہ
پڑہے تو ایکمرتبہ محمد رسول اللہ بہی کہے اور اسیطرح ۱۱ سو درود پڑہے حضرت قبلہ
درود حضرت سید حسن رسول نما کا پڑہا کرتے تھے اللہم صل علی محمد
وعترتہ بعدد کل معلوم لک منجملہ تعلیمات حضرت قبلہ کے یہ بہی تھا کہ
ہر روز قرآن شریف بامعنے بلکہ خیال اوسکی تفسیر کا اور نکات قرآن شریف
کا کرنا جس سے عظمت قرآن شریف حاصل ہو پڑہے نصف سیپارہ
غایت ایک سیپارہ پڑہے ایکدن ارشاد ہوا کہ تمنے اللہ میان سے
بہی کبہی بات چیت کی ہے یا نہین عرض کیا کہ نہین فرمایا کہ تمکو جب لطف

آتا ہے تو وہی بات چیت سے ہے پہر ارشاد ہوا کہ جب کوئی قرآن شریف پڑہتا ہے تو اللہ میاں خود اوسکے قلب پر آکر کے بیٹہہ جاتے ہین منجملہ انکے تعلیمات سکے یہ بہی تہا کہ اکثر صحت قلب کے لیے نفس مریدان کو ذلیل کیا کرتے تہے مرزا مظہر جان جانان رحمتہ اللہ علیہ اپنے تمام مریدون کو ہاتہہ باندہکر جیسے نمازی نماز کے لیے کہڑا ہوتا ہے اوسطرح کہڑا رکہتے تہے اوسپر شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب ایسا نکیجیے مشابہت نماز کی ہوتی ہے آپنے جواب دیا کہ اونکی نفس کشی کے لیے کرایا جاتا ہے کہ تکبر دفع ہو اور خاکساری حاصل ہو شعر

نتہی عیب کی جب ہمین اپنی خبر	رہے دیکہتے اور ونکے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیون پر جو نظر	تو نگاہ مین کوئی برا نرہا

دوسرے مرید پر ہیبت طاری ہو کہ بدون ہیبت پیر کے مرید کو فیضان کامل نہین حاصل ہو سکتا ہے حضرت قبلہ خلوت اور انقطاع خلق کو بہت پسند فرماتے تہے بلکہ سلوک کا ایک جز جانتے تہے جیسا کہ کہا بارتعالے نے وتبتل الیہ تبتیلا مثنوی

ہیچ کنجے بی دد و بیدام نیست	جز بخلوت گاہ حق آرام نیست

خلوت بندی کو فرض ہے بالخصوص ناجنسونسے بعض وقت حضرت قبلہ نے بعض مشایخ کہ وہ عالم بہی تہے اور مشہور لوگون مین سے تہے

اونسے ملنے کوبھی اجازت نہین دیتے بعضے وقت راقم نے ایک درویش
مجذوب سے ملنے کی اجازت حضرت قبلہ سے چاہی مگر نہین ملے
پھر جب تخلیہ ظاہری مرید کو حاصل ہوجاے اور خلق سے وحشت
اور عادت خلوت مین بیٹھنے کی حاصل ہوجاے تب طالب
سمجھ لے کہ ہم نے مقام انس آلہی مین قدم رکھا اب غرض سب
تحریر سے یہ ہے کہ بڑے نفع کا مراقبہ گمی ہے یہ اوسکو نصیب
ہوگا جسنے خلوت کی عادت کی ہے چنانچہ اکثر حضرت ذکر
لسانی کرتے کرتے فرما دیتے کہ بس اب جاؤ اور خود سر سے پیر تک
چادر لپیٹ کر سو رہتے تھے یہ مقام وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ
کا ہے کہ اس مقام مین بے شعوری حاصل ہوجاتی ہے منجملہ اور
تعلیمات کے حضرات صوفیہ کے یہان غسل کرنیکی بھی تعلیم ہوتی تھی چنانچہ
حضرت قبلہ کے یہان جاڑے مین گھڑا تمام رات دن آگ پر دھرا
رہتا تھا کہ اکثر آپ غسل فرماتے تھے اور بھی اسلیے کہ جب قبض
طالب کو ہو تو غسل کرلے یا حاجت شرعی ہو یہ مسئلہ قبض بسط کا
مشہور ہے اسلیے حضرات مشایخ عظام نے فرمایا ہے کہ سرد پانی سے
غسل کرنے سے طالب کو قبض جاتا رہتا ہے اور دوسرے فاسقوں سے
ملنے سے بھی قبض ہوجاتا ہے چونکہ حضرت قبلہ تمام دن فیضان

باطنی بذریعہ قرآن اور حدیث اور فقہ کے دیتے تھے اسلیے ہر مرید آپکا بالخصوص خلیفہ آپکا جب فیض پہونچائے تو اسی ذریعہ سے چنانچہ مجکو ارشاد ہوا کہ جب تمہارے پاس دو چار آدمی آکر بیٹھین تو اونہین نصایح اور ذکر علمی سے فیضان پہونچا و اور شعر عاشقانہ بکثرت پڑہتے رہو اور خلوت اور جلوت مین تخلیہ خلق سے کرکے حضرت حق سے ہم صحبت رہو

اشعار مثنوی

نیست بیماری چو بیماری دل
نیست غمخواری چو غمخواری دل

ایضاً

گر بجہل آئیم آن زندان اوست
ور بعلم آئیم آن ایوان اوست

گر بخواب آئیم مستان وئیم
ور بہ بیداری بدستان وئیم

ور بگرئیم ابر پر زرق ویئیم
ور بخندیم آن زمان برق وئیم

ور بخشم و جنگ عکس قہر اوست
ور بصلح و عذر عکس مہر اوست

ما کہ ایم اندر جہان پیچ پیچ
چون الف او خود چہ دارد ہیچ ہیچ

چون الف گر تو مجرد مے شوی
اندرین رہ مرد مفرد مے شوی

جہد کن تا ترک غیر حق کنے
دل ازین دنیاے فانی برکنی

بیان مین وظیفہ پنجگانہ بعد ہر نماز کے

بعد نماز ظہر ارشاد ہوا کہ پچیس مرتبہ اول آخر درود اور پانچسو مرتبہ
یا ارحم الراحمین عرض کیا کہ کونسا درود فرمایا کہ مین درود سید حسن
رسول نما ایک بزرگ دہلی مین تہے اونکا پڑہتا ہون اللہم صل علی
محمد وعترتہ بعدد کل معلوم لک بعد اوسکے ارشاد ہوا کہ درود صحابہ مین
جو مستعمل تہا وہ دوسرا ہے جو نماز پنجگانہ مین تم پڑہتے ہو اور دلائل الخیرات
کی اجازت بہی فرمائی بعد ظہر کے بعد عصر حاضر خدمت ہوے عرض
کیا کہ حضور اسوقت کیا پڑہتے ہین ارشاد ہوا کہ حصن حصین کی تمکو ہمنے
اجازت دی ہے عرض کیا کہ ہمکو معمولات حضرت کے لکھنا ہے ارشاد
ہوا کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین سو مرتبہ پڑہتا ہون اور لاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو مرتبہ اور سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور بعد نماز مغرب کے
آیۃ الکرسی ایکمرتبہ اور رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا
تین بار اور اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تین بار اور چارون
قل تین تین بار پڑہے اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل
شئ قدیر دس بار اور سورۃ واقعہ ایکمرتبہ اور سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم وبحمدہ استغفر اللہ سو بار جیسا کہ
فرمایا کہ اللہ تعالی نے فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ۵

دھنی صبح شام تسبیح کیا کرو اور اللھم اجعل فی قلبی نورا و فی بصری نورا و فی سمعی نورا
وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا ومن خلفی نورا واجعل لی نورا
پڑہے ہمنے عرض کیا کہ لوگون نے پنجسورہ مقرر کیا ہے ہم بھی پڑہ
لیا کرین آپ خفا ہوے کہ ہم تمکو منع تھوڑی کرتے ہین پنجسورہ بھی تو
آخر قرآن ہے ذکر اوسکا ہے کہ جسکو رسول اللہ صلعم نے پڑہا ہے پھر
ختم مجددیہ کی اجازت ہوئی جسکو بزرگان دین واسطے منفعت
دنیا و آخرت کے پڑہتے چلے آتے ہین اور وہ یہ ہے کہ پانسو مرتبہ لاحول
ولا قوۃ الا باللہ ✦ اول آخر درود سو سو مرتبہ اکثر مجددیہ العلی العظیم
کو سیکڑی پہ پڑہتے ہین حضرت سے پوچھا کہ العلی العظیم ہر مرتبہ اگر
پڑہے مضایقہ تو نہین ہے ارشاد ہوا کچھہ مضایقہ نہین ایکروز ہین
اور مولوی عبدالکریم صاحب درس قرآنمین شریک تھا جب یہ آیۃ
آئی ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ الی آخر السورۃ
تو فرمایا کہ اوسکو ایکبار ہر روز پڑہے آپنے بہت فوائد فرماے کہ اسوقت
یاد نہین اور حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل
التوب شدید العقاب الی آخر الآیۃ ایکمرتبہ اور امن الرسول بما انزل الیہ آخر
ایکمرتبہ حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم تین بار
اور درود مونس بار امسینا و امسی الملک للہ اور صبح کو اصبحنا و اصبح الملک للہ ✦

...ہنا چاہیے اور بعد نماز عشا کے ارشاد ہوا کہ لا یلاف گیارہ مرتبہ پڑھ
...کر و پھر ارشاد ہوا کہ سورۂ قل ہو اللہ سو مرتبہ اور سبحان اللہ وبحمدہ
...ہ لیا کرو اور بعد نماز صبح کے جیسا کہ بعد نماز مغرب کے
...ے اور صبح و شام مراقبہ احدیت و معیت و اقربیت
کیا کرے

وظیفہ تہجد

ارشاد ہے جاگنے کے صراحت قرآن سے معلوم
...ہے بالنص ثابت ہے تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم
...ہ اور نماز کی صراحت بالنص نہیں ہے ارشاد ہوا کہ جو کوئی پچیس مرتبہ
اللہم اغفر للمؤمنین والمؤمنات کو پڑھے تو تمام رات کی عبادت سے افضل ہے
راقم لکھتا ہے کہ اسوقت مراقبہ کرنا بہت مفید ہے

چون چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد	با فقر گر بود ہوس ملک سنجرم
تا یافت جان من خبر از ملک نیم شب	صد ملک نیمروز بیک جو نمی خرم

وظائف متفرقہ

ارشاد ہوا کہ جب پاخانہ سے آوے تو مٹی سے ہاتھ دہوئے
تاکہ بدبو ہاتھ سے جاتی رہے اور نسائی کی حدیث فرمائی اور ارشاد
ہوا کہ جب پاخانہ سے آوے تو پڑہے الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی وعافانی

الشیطان کا ڈر ہنا اور زائل ہو تو یہ دعا پڑہے اللہم لا تجعل للشیطان فیہا نصیبا
ارشاد ہوا کہ جب پاخانہ جاوے تو یہ پڑہے اللہم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث
عرض کیا کہ عورت کے لڑکا ہونے کیواسطے کیا تعویذ لکہے ارشاد ہوا
کہ یہ شعر لکہدیا کرو ۵

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست	ثنائش گوہر [illegible] زبانہاست

راقم نے عرض کیا کہ چوروں کا بڑا ڈر رہ یہ ہے کہ ارشاد ہوا کہ
بسم اللہ کہکر کواڑ بند کرو اور دل گہبراوے [illegible] ارشاد ہوا کہ یہ آیت
تین مرتبہ پڑہو فانزل السکینۃ الخ راقم کہتا ہے کہ اسکے معنی مین تفکر کر
یہ مراقبہ سکینہ ہے ایکبار ہماری بستی مین آگ بہت لگتی تہی یہانتک کہ
صندوق مقفل مین آگ لگ جاتی تہی ہمنے عریضہ لکہا فرمایا کہ یہان جو
شیاطین کہلیانون مین آگ لگا دیتے ہین اذان کہدیا کرو تین بار
یا سات بار بفضلہ وہ بلا دفع ہوگئی خواب مین عورتین نظر آوین تو
اوسکے دفع کا طریقہ ارشاد فرمایا کہ باوضو آیۃ الکرسی اور آمن الرسول
آخر سورہ تک پڑہ کر سورہے ارشاد ہوا کہ جن یا آسیب کے لیے یہ
شعر ہی کافی ہے ۵

عزیزیکہ از درگہش سر بتافت	بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد حسنہ وجمالہ

اگرچہ یہ درود شاہ عبدالرزاق صاحب مرحوم فرنگی محلی سے پہونچا تھا مگر حضرت قبلہ کو بھی سنایا تھا اللھم صل علی سیدنا محمد وعترتہ الخ اجازت حضرت سے اسمین راقم کو حاصل ہے مگر ارشاد ہوا کہ صحابہ کے وقت کا درود وہی ہے جو نماز مین پڑھا جاتا ہے اللھم صل علی محمد الخ اس درود مین یون بھی ارشاد ہوا تھا کہ بلا لفظ سیدنا کی ہمکو پہونچا ہے ارشاد فرمایا کہ اگر چار قل کو چار چار مرتبہ پڑھکر اسباب بیچنے کو اوٹھاوے تو بہت فروخت ہو ارشاد ہوا کہ لا الہ الا اللہ دس مرتبہ یا سو مرتبہ ہر مصیبت مین پڑھا کرے مصیبت دفع ہوجاویگی راقم کا تجربہ ہوا ہے کہ کسی پرچہ مین مریض کو لکھکر دیدے کہ بخار اگر تو رسول اللہ کی امت ہے تو فلان بن فلان کے خون اور گوشت کو نکھا یئو اسیطرح سب نبیون کا نام لکھے اور لکھکر گلے مین ڈالدے اچھا ہوجاویگا ارشاد ہوا کہ صحابہ کے وقت مین یہ درود تھا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد ارشاد ہوا کہ مرگی کے لیے یہ درود پڑھے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد بحرمت معروف کرخی

	اور واسطے لڑکا پیدا ہونیکے یہ شعر فرمایا	
مراجای شد خر مراجای شد		تو خواہی بزا و تو خواہی مزا

بحرمت معروف کرخی اور جب طبیعت گھبراسے یہ درود پڑہے اللھم صل علی سید الخلق محمد اور جب وسوسہ ہو تو یہ پڑہے اللھم احسن عاقبۃ امورنا درود لقاے ابراھیم علیہ السلام اللھم صل علی نبیک خیر خلقک سیدنا ابراھیم بعدد الخلائق و انفاسھم واسطے الفت دو شخص کے اللھم الف بین قلوبنا اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی اٰل سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم وصل علی جمیع الانبیاء والمرسلین ÷ یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع ایک ہزار مرتبہ مصیبت مین پڑہے دفع ہو جاتی ہے اسمین حضرت سے اجازت ہوئی اور ۱۱سو مرتبہ بہی لوگ پڑہتے ہین مگر ایک مجلس اور ایک زمانہ مین پڑہتے ہین سورۂ الحمد کی بڑی تعریف فرمائی کہ ہمنے کوڑہی کو دم کیا وہ اچھا ہو گیا الغرض بخار وغیرہ سب اسی سے جاتے رہتے ہین اکتالیس بار الحمد پڑہ کر پانی پر دم کرکے اگر بخار والے کے چہرے پر چھڑکے تو اچھا ہو جاتا ہے خیال نہین ہے کہ اسکی اجازت حضرت سے لی یا دوسرے سے یا مغنی ۱۱سو مرتبہ اور گیارہ بار سورہ مزمل غنای قلب اور غنای ظاہری کے لیے بہت مفید ہے افحسبتم سات مرتبہ آخر سورہ تک مع چار قل کے اور آیت الکرسی کے تین تین مرتبہ پڑہ کے روغن پر دم کرے اور آسیب زدہ کے یا جس پر جن مسلط ہو اوسکے کان مین ڈال دے

انشاء اللہ صحیح ہو جاویگا یہ روایت دوسرے بزرگ سے پہونچی ہے
آپ نے حصن حصین کے پڑھنے کی اجازت بھی فرمائی ایکبار ارشاد ہوا
جو کوئی دم کرانے آوے دم کر دیا کرو سانپ کی جھاڑ
لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ط ذٰلِکَ
بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ط اور سورہ الحمد کو تین مرتبہ یا سات
مرتبہ ایک کوڑا کپڑے کا بنا کر اوسپر دم کر کے جہان پر سانپ نے
کاٹا ہے اوسجگہ مارے ایک صاحب رئیس سے اور کسی حاکم قوم نصاریٰ
سے عداوت ہو گئی تھی آپنے گیارہ مرتبہ لایلاف اونکو پڑہنے کو فرمایا
اگرچہ اسوقت خوب یاد نہیں کہ یہی تعداد تھی یا ایکسو گیارہ تھی
فرمایا کہ پڑہا کریں محبت ہو جاویگی راقم کا تجربہ ہوا ہے کہ یحبونہم کحب اللہ
والذین اٰمنوا اشد حبًا للہ ط تین مرتبہ پڑہکر شیرنی پر دم کر کے کھلادے
محبت ہو جاتی ہے مولوی سید آل احمد صاحب بلگرامی سے
معلوم ہوا کہ اونکے والد کو مرض استرخا ہو گیا تھا حضرت کو لکھا

آپنے لکھا کہ یہ شعر پڑہا کرو	
تعالی اللہ زہے قیوم دانا	توانائی دہ ہر ناتوانا

جب باب ارشادات وظایف تمامی پر تھا راقم کو معلوم ہوا کہ
جاورہ مین ایک خلیفہ اعلیحضرت رضؔ کے تشریف فرما ہین یعنی حضرت
خواجہ حکیم بہار الدین صاحب دام برکاتہ تحریک شوق سے اوسطرف
روانہ ہوا اور اونکی زیارت حاصل ہوئی اس اثنا مین جسقدر احوال
فیض منوال علیحضرت رضا اور اونکے خلفا کا معلوم ہوا مناسب جانا کہ
اس کتاب مین درج ہووے علاوہ حضرت خواجہ کے اور جسقدر روایات
دریافت مین آئین اوسکو علیحدہ ذکر کیا جائیگا واضح ہو کہ مغل پورہ
جہان آپ کا مزار اقدس ہے وہان مسجد بھی ہے علیحضرت رضؔ ہمیشہ
شہر مین رہتے تھے اور کبھی وہان جاتے تھے اور بعض آپ کے
اقربا اوس مسجد کے جوار کے مکانات مین رہتے تھے اوس مسجد مین حضرت
محمد زبیر رضی اللہ عنہ نماز پڑہا کرتے تھے یہ اونہین کے وقت کی مسجد ہے
علیحضرت رضؔ بعد نماز اشراق کے مکان سے نکلکر بنگلہ مین بیٹھتے تھے
پھر ڈیڑہ پہر تشریف رکھتے تھے اور خاص و عام اوسوقت حاضر ہوتے تھے
پھر مکان مین کہ علاقہ تھانہ تنرکان مجلہ محمد امین الدین خان نیچہ کے تھا
تشریف رکھتے تھے اور بعد نماز عصر پھر آپ بنگلہ کے ایک تخت پر
بیٹھتے تھے اور وہین نماز عصر اور مغرب اور عشا پڑہکر پھر گھر مین

تشریف لیجاتے تھے اسی اثنا مین فیض رسانی ہوا کرتی تھی معمولات اعلیحضرت رضی اللہ عنہ مین توجہ باطنی تھی اور توجہ خاص خاص کو دینا طریقہ آفاقی تھا اور توجہ حلقہ کرکے دینا طریقہ حضرت شاہ غلام علی صاحب رح کا تھا اور توجہ کی چار طریقہ تھے نظری لسانی قلبی روحی اور آپ غائبانہ بھی ہزار ہا کوس تک فیض پہونچاتے تھے ؎

گرد رمینی چو باصنی پیش منے	ور بپیش منے چو بی سنے در یمنے
من با تو چنانم ای نگار یمنے	خود در غلطم کہ من توام یا تو منے

اور تعلیم اذکار و اشغال یون تھی کہ اول اسم ذات کا ذکر ہوتا تھا بلا تصور شیخ الخ ساتون لطیفہ سے یعنی لطائف خمسہ و نفس و قالب جس سے سلطان الاذکار عبارت ہے بعد اوسکے ذکر شش جہت یعنی لطیفہ عالم بعد اوسکے نفی اثبات حبس دم کے ساتھ با طاق عدد ایکدم مین اکیس بار تک پہونچاوے اور ذکر لسانی مین کلمہ پڑھنے کا بہت رواج تھا مراقبات مشہورہ آپ سب کراتے تھے مگر اوسمین کمی کا مراقبہ بھی ہوتا تھا جب سب خیال وغیرہ سے باہر ہوجاتے تھے مصداق وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ سہمقام مین شعور جاتا رہتا ہے جب تک شعور باقی ہے شریعت کا پابند ہے اور اس درود کا معمول تھا اللہم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا

[illegible]

ع۔ سارے بدن سے ۱۲ س۔ شروع کرے یعنی ایک ایک بار ازان بعد تین اور پانچ اور سات اسی طرح اکیس بار تک ۱۲ ۱۲

محمد و بارک وسلم اور بعد نماز ظہر کے دعا حزب البحر معمولات اعلیحضرت
رضی اللہ عنہ سے تھے شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو جب
طوفان سمندر پیش آیا تھا تو رسول اللہ صلعم نے تعلیم فرمائی تھی
اور طریقہ زکوۃ کا یہ ہے کہ ماہ صفر میں یکم اور ششم اور ہشتم
کو روزہ رکھے اور تین وقت پڑھے بعد نماز صبح اور بعد نماز چاشت
اور بعد نماز مغرب پھر ہر روز بعد نماز عصر اور بعد نماز صبح کے
پڑھا کرے اور حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب نے یہ بھی ارشاد
فرمایا کہ درود تنجینا کو پڑھا کرو ہر مقصد کو کافی ہے اور اپنا شعر پڑھا

بر خدا بگذاشتم این کار و بار خویش را	میر ساماں ساختم پروردگار خویش را

اور فرمایا کہ یا باسط یا وہاب پانسو بار اول آخر درود پچیس پچیس بار
واسطے ترقی دنیا اور عقبی کے مفید ہے فقط یہ شجرہ خاندان نقشبندیہ کا
کسی خلیفہ نے اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تھا او سپر آپ خوش
ہوئے لہذا نقل ہوتا ہے ؎

ہادی آفاق رض و انفس مثل اصحاب نبی	آن ضیاء اللہ رض زبیر رض و نقشبند رض متقی
خواجہ معصوم رض ست احمد رض خواجہ باقی رض خواجگی	خواجہ درویش رض و محمد رض زاہد رض احرار رض و ولی
خواجہ یعقوب رض و بہاء الدین رض دگر میر کلال رض	خواجہ بابا رض دان دگر میر علی رض رامتینی
خواجہ محمود رض ست و عارف رض خواجہ عبد الخالق رض ست	خواجہ یوسف رض بعد شیخ فارمدان رض بو علی رض

بوالحسن الیس بایزید و جعفر صادق بود	قاسم و سلمان ابوبکر و رسول ہاشمی

تاریخ انتقال اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کی حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ نے فرمائی تھی ؎

شاہ آفاق رفت از دنیا	از سر یاس گفت اہل جہان

کرامات اعلیحضرت رض

ایکدن آپکے مرید ولایتی نے آپ سے گلا کیا کہ جب آپ نماز پڑھتے ہین تو دوسری صف مین آپکی پشت کے پیچھے خلیفہ علاء الدین صاحب کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہین ہم بہت چاہتے ہین کہ آپکے پیچھے ہم بھی نماز پڑہین وہ ہمکو آپ کی پشت کے پیچھے نہین آنے دیتے آپ مسکرائے اور چپ ہو رہے دوسرے دن وہ ولایتی خلیفہ علاء الدین صاحب کو کہنیون سے سرکا کے نماز مین آپ کی پشت کی پیچھے ہوگیا پہلی رکعت مین چیخ مار کے نماز توڑ کے کپڑے پھاڑ کر برہنہ ہوکر کودنے لگا جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ جا جنگل کی راہ لے وہ جنگل کو نکل گئے کبھی مہینہ بیس دن کے بعد ویسی ہی حالت سے حضور مین حاضر ہوتے تھے دونو گالونپرا اونکے انسوؤن سے زخم پڑ گئے تھے جب آپ پوچھتے کہ کچھ کھاؤ گے تو وہ سر ہلا دیتے تھے اونکے واسطے ایک دیگ پلاؤ کی جو وزن ایک من کی ہوتی تھی

پکواتے تھے اور لگنون مین نکلواکے اونکے روبرو رکھواتے تھے وہ
سب کھاجاتے تھے اور جب حضرت پوچھتے تھے کہ کچھ باقی ہوگئے
تو وہ سر ہلادیتے تھے دو دو پکھالین پانی پیجاتے تھے پھر آپ فرماتے تھے
کہ جاؤ وہ چلے جاتے تھے موسے کاکا اونکا نام تھا بارہ وفاتون کے
میلے بارہوین تاریخ قدم شریف مین جہان ہزارون لوگ جمع ہوتے تھے
وہان اوس بھیڑ مین موسے کاکا بھی اوچلتے ہوسے گئے کہ قدم شریف کی
دروازہ پر جبہہ سائی کرون لوگون نے اونکو بسبب کشمکش کے
روکا ناگاہ اونکے منہہ سے نکلا غضب خدا قہر تین سو آدمی دفعتًا
وہان کے اوسجگہ پر لوٹ کر مر گئے اوسوقت اعلیحضرت رضی اللہ عنہ نے
زمین پر ہاتھہ رکھکر فرمایا کہ رحم خدا رحم خدا بعد اوسکے فرمایا کہ موسی کا
نہین مانتا ایسی جاسے پر کیون گیا بھیڑ مین کیا زمین پہاڑ اچاہتا تھا
پھر لوگون نے شہر مین آنکر یہ ماجرا بیان کیا فقط اعلیحضرت ؓ ہروقت
استغراق مین رہتے تھے اور جب ہوشیار ہوتے تھے تو
پائندہ بیگ صاحب کی ہاتون سے حقہ ایک دو گھونٹ پیتے تھے
اور جب دہوان اوسکا آپکے دہن مبارک سے نکلتا تھا حاضرین
جو دس دس پندرہ پندرہ بیٹھے ہوتے تھے گر کے لوٹ جاتے تھے
ایکروز مولوی مخصوص اللہ صاحب پسر مولوی رفیع الدین صاحب

سمجھانے گئے کہ حقہ پینا چھوڑ دین اعلیحضرت رضؓ اوسوقت استغراق
مین تھے وہ آکر بیٹھے اور جس نیت سے آئے تھے سب بھول گئے جب
آپ استغراق سے ہوش مین آئے بدستور پایندہ بیگ صاحب کے
ہاتھہ سے ایک گھونٹ حقہ کا پیکر جب اوسکا دھوان آپنے مونہہ سے نکالا
مولوی صاحب اور سب حاضرین بیہوش ہوکر گر پڑے جب مولوی صاحب
ہوش مین آئے اوسیوقت آپکے قدمون پر گر کر داخل طریقہ نقشبندیہ آپکے ہاتھہ پر ہوئے
اعلیحضرت رضؓ مغلپورہ مسجد حضرت قبلہ عالم رضؓ کو گئے تھے اوسوقت ایک
فقیر آیا اور کہا کہ ایک روپیہ لونگا آپنے فرمایا کہ کسیکے پاس ایک روپیہ ہی میر
جیون صاحب نے عرض کیا کہ حضرت روپیہ تو نہین ہی پیسا ہی آپنے مٹھی
مین دبا کر اوسکو دیدیا وہان اوسکے ہاتھہ مین روپیہ ہوگیا پھر آپ سے میر جیون نے
کہ مرید تھے عرض کیا کہ کوئی بوٹی ایسی ہوتی کہ سونا بنجاتا آپنے فرمایا کہ کوئی
پتی لے آؤ پتی لائے اوس سے سونا بن گیا فقط ایک دن اعلیحضرت رضؓ نے
دس سیر کا رکھکر تیر لگایا اور تودہ ساٹھہ ہاتک کا تھا تیر لگانیکے وقت یہ شعر پڑھا
بندہ و بندگی ہمہ فانی ست الخ بہت تلاش کیا تیر کا پتا نہ لگا کہ کہان گیا
ایک وقت خاص مین شاہزادگان شہر و بعض علما و درویش جمع ہوتے تھے
اور موافق اپنی اپنی قوت کے سب تیر اندازی کرتے تھے اعلیحضرت رضؓ بھی
تیر لگاتے تھے حافظ اشرف صاحب شاعر کو ایکدن آپنے اپنی ٹوپی دیدی وہ

اوس روز سے بڑے شاعر ہو گئے۔ مولوی دائم اللہ صاحب ولایتی نے
کابل مین جسوقت اعلیحضرت رض کہین دعوت مین تشریف لیجاتے تہے
راستہ مین آپ کے گھوڑے کی باگ پکڑ کر پوچھا فرمائیے کہ معراج مین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس جسم کے ساتہہ آسمان پر کیسے تشریف
لیگئے تہے جب اونہون نے اصرار کیا تو آپنے پان طلب کرکے کہایا کہانا
تہا کہ سب کے مونہہ سے اور گھوڑے کے مونہہ سے پان کی پیک سرخ نکلنے لگی
پہر جب صاحب دعوت کے مکان کے دروازے پر پہونچے دروازہ
بہت تنگ تہا مگر آپ گھوڑے سمیت اندر تشریف لیگئے جب گھوڑا
وہان سے واپس ہوا دروازہ سے نہین نکلتا تہا خادمون نے عرض
کیا کہ گھوڑا نہین نکلتا پہر خدام نے اوسکا زین اوتارا جب بہی نکل نہین
سکتا تہا پہر آپ سے عرض کیا آپنے فرمایا کہ گھوڑے کو کہدو کہ بیٹہکر
جائے وہ بیٹہکر بمشکل نکل گیا حضرت نے مولوی دائم اللہ صاحب سے
کہا کہ تم مسئلہ معراج پوچہتے تہے تمنے دیکہا کہ گھوڑا کسطرح سے ہمکو سوار
لیکر اندر آیا اب دیگر روایات کہ حضرت خواجہ صاحب کے علاوہ اور
لوگونسے معلوم ہوئین درج ہوتی ہین میر صاحب علیصاحب مرحوم سے
روایت ہے کہ اعلیحضرت رض جب قبرستان کو تشریف لیجاتے تو ایک
قبر سے دوسری قبر کیطرف جلد جلد متوجہ ہوتے تہے اور فرماتے تہے کہ ارواح

منتظر رہتی ہین۔ اعلحضرت رض ایک بزرگ کے مزار پر دیر تک مراقب رہے اصحاب نے دیر کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ ان مین عجب باقی تھا اوسکو دفع کرتا تھا حضرت شاہ عبدالقدیر صاحب علیہ الرحمہ خلیفہ اعلحضرت رض کے آپکی زندگی مین انتقال کر گئے تھے مزار شریف اونکا ایک حجرہ مین ہی اعلحضرت اونکے مزار پر تشریف لیگئے لوگون نے جو حجرہ کے باہر تھے سنا کہ اعلحضرت رض کلام فرماتے تھے اور وہ قبر مین سے جواب دیتے تھے۔ اعلحضرت رض نے جب کابل کیطرف سفر فرمایا تو اثنای راہ مین آگ نہین ملی لوگون نے عرض کیا کہ آٹا گندھا ہوا طیار رہے لیکن آگ نہین ملتی آپنے پشت مبارک کھولدی اوسپر روٹیان پکالین۔ ایک شخص آسیب زدہ کو اعلحضرت رض کیخدمت مین لائے وہ فوراً اچھے ہو گئے اتفاقاً اونکو سفر کابل در پیش ہوا جب سرحد کابل مین پہونچے تو ایک شخص ہیبت ناک سامنے آیا اور کہا مجھکو پہچانتے ہو پوچھا تم کون ہو اوسنے کہا مین وہی جن ہون جب تمکو حضرت کے روبرو لیگئے تو مجکو ایک نظر مین وہان سے اوٹھا کر یہان پھینکدیا اب ہندوستان کے جانے کی اجازت نہین۔ دہلی شریف مین لوگ داستانگو اکثر تھے ایک داستانگو اعلحضرت رض کی خدمت مین حاضر ہوے لوگون نے عرض کیا کہ یہ داستانگو ہین حضرت نے فرمایا کہ داستان کہو یہ کہکر آپ مراقبہ مین مستغرق ہو گئے جب ہوشیار ہوے تو فرمایا کہ داستان کہانتک

پہونچی کہا کہ بے نظیر کو کنوئین مین ڈالا ہی آپ کے آنسو رواں ہوئے
اور فرمایا کہ اوسکو نکالو عرض کیا کہ حضرت یہ قصہ بنایا ہوا ہی فرمایا کیا عجب
کہین ایسا ہو رہا ہو فقط میر حیدر علی نے حضرت قبلہ رضہ سے نقل کیا کہ ایک
شخص سامنے دروازہ اعلیحضرت رضہ کے رہتے تہے آپنے اونکو بلاکر ابدال کردیا
فرمایا معاملہ اونکا صاف تہا۔ اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کو آخر عمر مین ضعف
بصارت ہوگیا تہا لیکن صادر و وارد کو بغیر بتلائے آپ پہچانکر فرمادیا کرتے
تہے اور فرماتے تہے کہ مجکو ویسا ہی نظر آتا ہی۔ ایک بار اعلیحضرت رضہ کے
قرب وجوار مین کسیکا مجرا ہو رہا تہا آواز گانے بجانیکی آرہی تہی آپ نے
دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے لوگون نے عرض کیا آواز گانے بجانے کی ہے
آپ خاموش ہو رہے صبح کو آپ توجہ دے رہے تہے اوسوقت وہ کسبی
وہان سے نکلکر جا رہی تہی جب آپ کے مکان کے دروازہ کے سامنے
پہونچی دیکہا کہ ایک بزرگ اور اونکے سامنے کچہ لوگ ہین اوسنے ہمراہیون
سے پوچہا کہ یہ کیا ہوتا ہے اونہون نے بیان کیا کہ پیر صاحب توجہ دے
رہے ہین فوراً اوسکو ایسی تاثیر ہوئی کہ اوسنے زیور اور وہ لباس اوتارکر
ہمراہیون کو دیدیا اور کہا کہ مین اب تمہارے کام کی نہین رہی اور حاضر
ہوکر مرید ہوئی مجذوبہ ہوگئی ایک بوریا بغل مین اور تسبیح ہاتہہ مین لیے ہوئی
تمام دہلی مین پہرا کرتی تہی فقط جناب شاہ عبد الغنی صاحب کے نواسے فرمانا

اعلیحضرت رض کے سسرے تھے جناب حکیم خواجہ بہاء الدین احمد صاحب نے فرمایا کہ شاہ
عبد الغنی صاحب کی عمر چار پانچ برس کی تھی ایک ولایتی سگے کے کاندھے پر
اعلیحضرت کی خدمت مین آئے تھے اور ازروی شفقت بزرگانہ اعلیحضرت
پہلے اونکو توجہ دیتے تھے پہر خلفا کو توجہ دیتے تھے۔ ایک بار جناب شاہ احمد
سعید صاحب کے ہمراہ اونکے بڑے لڑکے شاہ عبد الرشید صاحب کہ بہت
کمسن تھے حاضر خدمت ہوئے اعلیحضرت رض کو اوسوقت حقہ بہروانے کی
ضرورت تھی اعلیحضرت نے فرمایا کہ لڑکے چلم درست کردو اونکو تامل ہوا
اسپر شاہ احمد سعید صاحب نے فرمایا کہ دیکھو حضرت کیا فرماتے ہین درست
کردو الغرض شاہ عبد الرشید صاحب چلم ٹھیک کر لانے بعد اوسکے پہر اعلیحضرت رض
نے فرمایا کہ اسکا دم کھینچکر دیکھو شاہ عبد الرشید صاحب فرماتے تھے کہ اوس
حقہ کو جو مونہہ لگا کر مینے کھینچا آج تک اوس فیض کا لطف جو میرے قلب مین
ہے توجہ مین کسی بزرگ کے نہین پایا فقط فرزندان حضرت شاہ احمد سعید
صاحب مین بھی درویشی انکے مزاج مین بہت تھی اور جذب سے نعرہ مارا
کرتے تھے اعلیحضرت رض جب کابل کو تشریف لیگئے تو راہ مین دریا واقع
تہا تمام برف سے جما ہوا تہا کہ آدمی اور سواریان اوسپر سے گذرتی تہین
جب وہان سے آپ کا گذر ہوا تو نماز کا وقت آگیا تہا آپ دریا کے کنارے
وضو کرنے کو بیٹھے اور فرمایا کہ ای برف مین خدا کے حکم سے وضو کرتا ہون

برف پانی ہوگیا آپ نے وضو فرمایا اعلیحضرت رض کی خانقاہ شریف مین
جب لوگ کثرت سے جمع ہوتے تھے تو دیگ مین کھانا پکتا تھا جب دیگ
طیار ہوتی خدام چادر شریف اوسپر تبرکا رکھدیتے تھے سب لوگون کو
کھانا بخوبی پہونچ جاتا تھا کم نہوتا تھا

تذکرۂ خلفا و مستفیدان اعلیحضرت رضی اللہ عنہ

چونکہ اس کتاب مین سوانح عمری وغیرہ ہمارے حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ
کی اول سے لکھی گئی ہے اسمقام پر کہ تذکرۂ خلفاہی آپ کا احوال شریف
نہین لکھا اور خلفای عظام وغیرہم کا تذکرہ لکھا جاتا ہے بیشتر کا احوال
حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب سے تحقیق کیا ہی اور کسی قدر اور طرف سے
معلوم ہوا ہے حضرت خواجہ علاء الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ
علیہ خلیفہ سجادہ نشین اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کے تھے خلیفہ جی کرکے
مشہور تھے حین حیات اعلی حضرت رض [illegible] بحکم اعلی حضرت رض کے تعلیم و تلقین
ذکر شغل لوگونکو کیا کرتے تھے حضرت خواجہ یون فرماتے تھے کہ میرا نام کہین
نہ لینا کہ ہمکو فیض فلان سے پہونچا ہے بلکہ نام حضرت کا لینا مزار شریف آپکا
دہلی مین ہے سلسلہ آبائی ولاد امجاد حضرت خواجہ یوسف ہمدانی
نہی ایک بو
رضی اللہ عنہ سے تھی ماجدہ کی طرف سے حضرت مودود چشتی
تہی فقط جناب
رضی اللہ عنہ کی او بعد انتقال اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کے

جب خواجہ علاء الدین صاحب حجرہ سے نکلے تو لوگون نے نہین پہچانا
بالکل شکل وصورت اعلیحضرت رضؓ کی تھی مصرع من برنگ یار گشتم یار رنگ
ما گرفت حضرت حکیم خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ
فرزند حضرت خواجہ علاء الدین علیہ الرحمہ آپ کو بیعت واجازت
اعلیحضرت رضؓ سے ہی اور توجہات عالیہ سے اعلیحضرت کے مشرف
ہوئے ہین تعلیم وتلقین اپنے والد ماجد سے پائی ہی غدر کے بعد آپ
دہلی سے جاورہ مین تشریف لائے اور حسب درخواست نواب
جاورہ کے آپنے یہان سکونت اختیار فرمائی حضرت مولوی
ضیاء الدین صاحب علیہ الرحمہ آپ حضرت خواجہ بہاء الدین
صاحب کے بھائی تھے انتقال فرمایا حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ
صاحب علیہ الرحمۃ ہمارے حضرت قبلہ رضؓ آپکو بڑے خلیفہ اعلیحضرت
کے فرمایا کرتے تھے اعلیحضرت رضؓ نماز مین آپ کے پیچھے اقتدا فرماتے تھے
امامت نماز آپکے حوالے تھی مزار شریف آپکا پائین مزار اعلیحضرت رضؓ کی ہے
حضرت پیر علیشاہ صاحب علیہ الرحمہ برادر خلیفہ اعظم علیشاہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ قریب مین پوری کے کسی گانو مین سکونت پذیر تھے
منشی سالک رام نے کہ ارادتمندان حضرت قبلہ رضؓ سے تھے بیان کیا کہ ایک
جوگی وہان رہتا تھا لوگونکو تصرف سے اپنی طرف مائل کرتا تھا چنانچہ

ایک شخص زین العابدین نام اوسکے سامنے سے نکلے اوسنے اونکو مائل کرلیا جب آپکو معلوم ہوا آپ نے دو ہندونکو کہ لکھے پڑھے تھے اپنی طرف منجذب فرمایا ایک کو فرمایا کہ تجھکو دنیا کے لیے چھوڑ دیا اور دوسریکو فقیر کرلیا اتفاقا ایک نوکری کی جگہہ خالی ہوئی جوگی نے زین العابدین کے لیے ہمت صرف کی کہ ملازم ہوجائے اور حضرت موصوف نے اوس ہندو کے لیے ہمت فرمائی جسکو دنیا کے لیے چھوڑ دیا تھا حاکم وقت نے اوسی ہندو کو نوکر رکھہ لیا اور زین العابدین کو نہین رکھا جب یہ تصرف آپ کا جوگی کو معلوم ہوا تو اوسنے کہلا بھیجا کہ مین حربہ کرتا ہون آنچا زپڑہ رہی تہے کہ ایک بڑا گردباد سامنے سے دکھلائی دیا آپ کی طرف چلا آتا تہا آپنے بعد سلام نماز کے اوسطرف توجہ فرمائی دفع ہوگیا گویا کچھہ نتہا ایک قصیدہ حضرت پیر علیشاہ صاحب کا اونکی مثنوی مین درج ہے یہ شعر اوس قصیدہ کا ہے تعریف درویش مین

بباطن قرب دارد با خدا و احمد مرسل	بظاہر گو نباشد در جہان تعظیم تکریمش

حضرت میان عزیز احمد صاحب داماد اعلیحضرت رض کے تھے تعلیم و تلقین حضرت خواجہ علاء الدین احمد صاحب رض سے پائی تھی آخر کار کابل تشریف لیگئے وہان آپکی طرف رجوع خلق ہوا اور شکوہ ظاہری چنانچہ اصطبل وغیرہ بھی تہا حضرت حیدر علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ

خلیفۂ اعلیحضرت رض کے علاوہ مین سے تہے حضرت شاہ علی محمد صاحب
مچھلی شہری علیہ الرحمہ روایت ہی کہ قریب انتقال آپکے از بس قحط پڑا تہا
بارش کا پتیا نتہا آپنے آخری وقت فرمایا کہ میری دلیل مغفرت یہ ہی کہ
جنازہ اوٹہانیکے وقت پانی برسے گا جب جنازہ اوٹہایا گیا کثرت سے
بارش ہوئی حضرت شاہ عبدالقدیر صاحب مچھلی شہری علیہ
الرحمہ خلفای اعلیحضرت رض سے تہے اوس دیار مین کرامات وخرق عادات
آپکے مشہور ہین حضرت مولوی علی کبیر صاحب مچھلی شہری
علیہ الرحمہ برادر حضرت شاہ عبدالقدیر صاحب علیہ الرحمہ خلفاے
اعلیحضرت رض سے تہے یہ حضرات علماء ظاہر و باطن تہے متصل کلکتہ
کے آپکا انتقال ہوا نعش مبارک آپکی وہان سے مچھلی شہر کو کہ مسافت
دور دراز تہی لائے جسم مبارک مین ذرا فرق نہین آیا تہا آپکی ہمشیرہ
صاحبہ مرحومہ بہی اعلیحضرت رض کی مرید اور صاحب نسبت قویہ تہین حضرت
مولوی عبدالشکور صاحب وجناب مولوی محمد ظہور صاحب
علیہما الرحمہ کو بیعت و استفادہ اعلی حضرت رض سے تہا لیکن مولوی
عبدالشکور صاحب مرحوم کو اجازت دوسری جگہہ سے تہی حضرت
میر عیان علی صاحب علیہ الرحمۃ نسبت قوی رکہتے تہے حضرت قبلہ
رض فرماتے تہے کہ رنگ اونکا سیاہ تہا جب اعلی حضرت رض کو حقہ پلاتے تہے

اعلی حضرت رض بہت خوش ہوتے تھے حضرت شاہ نصیر الدین صاحب مجاہد علیہ الرحمہ داماد حضرت مولانا اسحاق صاحب علیہ الرحمہ اور خلیفہ اعلحضرت رض کے تھے آپ کے بعض حالات ملفوظات جناب حاجی امداد اللہ صاحب مین درج ہین حضرت عبد الصمد صاحب ولایتی علیہ الرحمہ اجازت یافتہ اعلی حضرت رض کے تھے اتباع سنت کا بہت خیال تھا چنانچہ شاہ احمد سعید صاحب سے شکایت کرتے تھے کہ حاجی دوست محمد قندھاری کے حلقہ مین ہو حق بہت ہوتا ہے بدعت ہے منع کیجیے حضرت شاہ محمد نیاز علیہ الرحمہ صاحب کشف و کرامت تھے کبھی شعر فرماتے تھے یہ شعر آپکا ہے

موسی کو نظر طور پر آیا تھا وگر نہ	دیکھا تو ہر ایک سنگ مین وہ ایک شرر تھا

اور منجملہ خلفاء اعلحضرت رض کے حضرت خلیفہ میر رجب علی صاحب علیہ الرحمہ اور حضرت شیر اللہ خان ولایتی علیہ الرحمہ اور حضرت میر سعادت علی صاحب علیہ الرحمہ تھے حضرت پاینده بیگ صاحب خادم اعلی حضرت رض کے تھے ایک روز پیشاب اعلحضرت رض کا پینے کو طیار تھے اعلحضرت رض نے لوگون سے فرمایا کہ جہین لو دیکھو یہ کیا کرتا ہے فقط تمام ہوا ذکر خلفا و مستفیدان اعلحضرت رضی اللہ عنہ کا مخفی نرہے کہ حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ نے مجھکو طریقہ قادریہ مین اجازت عطا فرمائی اور شجرہ قادریہ عنایت فرمایا وہ بلفظہ درج ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی صاحب معراجک و
اشرف مخلوقاتک و افضل موجوداتک و اکرم انبیائک و علی آلہ و اصحابہ اجمعین
محبوب حضرت رب الارباب حضرت رحمۃ للعالمین رسالت پناہ احمد
مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حضرت امیر المؤمنین علی
مرتضے کرم اللہ وجہہ حضرت خواجہ حسن بصری حضرت حبیب عجمی حضرت
داود طائی حضرت معروف کرخی حضرت سری سقطی حضرت سید الطائفہ
جنید بغدادی حضرت ابوبکر شبلی حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی حضرت شیخ
علی ہنکاری حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم
میران محی الدین سید عبدالقادر جیلانی حضرت شیخ عبدالرزاق حضرت
شیخ شرف الدین قتال حضرت شیخ عبدالوہاب حضرت شیخ بہاء الدین حضرت
سید عقیل حضرت سید شمس الدین صحرائی حضرت سید ابوالحسن حضرت سید
گدارحمن حضرت سید شمس الدین عارف محمود زکریا حضرت سید گدارحمن
ثانی حضرت شاہ فضیل حضرت شاہ کمال حضرت شاہ سکندر حضرت امام ربانی
قیوم زمانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

خلفائی	آبائی
حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم	حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید

ملقب بحضرت ایشان حضرت حجۃ اللہ
خواجہ محمد نقشبند ثانی حضرت قیوم زمان
قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر حضرت محبوب اللہ
خواجہ ضیاء اللہ حضرت حبیب خلاق
شاہ محمد آفاق احمدی رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین

حضرت ذلیل اللہ عبد الاحد حضرت
محمد نقی قدس اللہ سرہ العزیز

برادر معزز مولوی تجمل حسین
[illegible] بیعت و ارشاد [illegible] مجاز
بشرط اتباع شریعت [illegible] اللہ
[illegible]
[illegible]

مسکین محمد بہاء الدین احمدی دہلوی

خواجہ بہاء الدین
منہم گدای در
۱۲۹۳

برادر عزیز مولوی تجمل حسین در طریقۂ قادریہ داخل کردہ شد عاقبتش بخیر باد

المرقوم ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ

اور طریقۂ بیعت یوں ارشاد فرمایا کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما ہاتھ اللہ کا اوپر ہاتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا اور وہی ہاتھ حضرت علی مرتضی کے ہاتھ پر آیا اور وہی ہاتھ حضرت میران محی الدین سید عبد القادر جیلانی کے ہاتھ پر آیا اور وہی ہاتھ اوپر ہاتھ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ کے آیا اور وہی ہاتھ حضرت خواجہ بہاء الدین کے ہاتھ پر آیا وہی ہاتھ تمہارے ہاتھ پر آیا اور تمکو بیچ طریقۂ قادریہ شریف کے داخل کیا تمنے قبول کیا اور وقت بیعت کرنیکے مرید سے کلمۂ طیبہ اور پانچوں کلمہ پڑھاوے اور آمنت باللہ اور استغفار پڑھا کر بیعت کرے فقط

باب چوتہا ارشادات متفرقہ مین حضرت قبلہ رض کے

شعر زبانی مولوی محمد حسین صاحب

افسوس دلا کہ دوستداران رفتند	سیمین بدنان و گلعذاران رفتند
چون بوی گل آمدند بر باد سوار	در خاک چو قطرہ ہای باران رفتند

ایضاً دیگر از حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب

یہ وہ باغ دنیا ہی بے بقا کہ خزان ہے جسکو لگی ہوئی
اسے دیکھتا تو ارم کو چل جہان نام کو بہی خزان نہین

اشعار فرمودہ حضرت قبلہ رض

ای دل تو دمی مطیع سبحان نشدی	وز خوی بد خویش پشیمان نشدی
زاہد شدی و شیخ شدی دانشمند	اینجملہ شدی ولی مسلمان نشدی

جب آپکے سامنے طبیب آجاتے تہے تو بہت خوش ہوکر فرماتے کہ ہماری نبض دیکہو جب وہ دوا دیتے یا نسخہ لکہدیتے تو پہر عذر فرماتے کہ یہان بہت دوائیان لوگون نے بہیجین ہین مگر ہم نہین کہاتے ہین گویا اشارۃً اپنے توکل کو ظاہر فرماتے تہے اور مرض اور صحت کو بسبب مقام رضا اور تسلیم کے یکسان سمجہتے تہے یہہ فرماتے تہے

نبض میری دیکہہ کر کہنے لگی سارے طبیب	مر گیا مارا ہوا مجنون اسی آزار کا

اشعار دیگر

خدا سر دے تو سودا دی تری زلف پریشان کا | جو آنکھیں دے تو نظارہ تیری سنبلستان کا
تا کے ز خلق اسیر غم بیہودہ شوی | از ہمہ رو بخدا آر کہ آسودہ شوی
جامی از فقر نصیبی بمشامت نرسد | تا خوش از بودہ و غمناک ز نابودہ شوی
با ترک تعلق نفسے یار نشو ؛ | زین بار گران دمے سبکسار نشوی ؛

آپ اپنے مرض الموت مین یہ چند اشعار پڑہتے تہے جسکو ایکدوست نے لکہا تہا کہ وہ حاضر تہے ؎

فسہّل یا الٰہی کلّ صعب ؛ | بحرمۃ سیّد الابرار سہّل ؛
سرم خاک رہ ہر چار سرور | ابو بکر و عمر عثمان و حیدر

مولوی عبد المنعم صاحب مہتمم مدرسہ چاٹگام ارادتمندان حضرت قبلہ سے ہین اونکو حضرت قبلہ نے لفظ قرآن کے معنی ارشاد فرمائے دعوت کی چہٹی اور ایکبار بہشت کا ترجمہ مہمانخانہ فرمایا ؎

نہ ہوای باغ سازد نہ کنار کشت ما را | تو بہر کجا کہ باشی بود آن بہشت ما را
نہ شگوفہ ام نہ برگم نہ درخت سایہ دارم | ہمہ حیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت ما را

ارشاد ہوا کہ دیکہو میان تجمل حسین کیا اوسکی قدرت ہی کہ ان دونون آنکھون مین تمام آسمان سما جاتا ہے باوجودیکہ کتنی چہوٹی آنکہہ ہے اور وہ کتنا بڑا آسمان ہی ایک روز فقیر نے خدمت عالی مین عرض کیا کہ آپ لوگ باوجود قرب الٰہی کے مقروض اور پریشان رہتے ہین ؛

فرمایا کہ نفس بسبب مقروض ہونیکے خاکسار رہتا ہے۔ آج کئی روز
ہوئے کہ جناب حافظ فرزند علی صاحب اسٹیشن پر ملے حیدر آباد جاتی تھے
ہمنے اونسے پوچھا کہ جناب مولانا قدس سرہ نے شاہ غلام علی صاحب سے
بھی توجہ لی تھی یا نہین اونہون نے کہا کہ جب وارثان شاہ غلام رسول صاحب
کانپوری نے دعوا کیا کہ ہمارے یہانسے حضرت کو استفادہ تھا تو ہمنے
حضرت قبلہ رض سے دریافت کیا آپنے فرمایا کہ شاہ غلام رسول صاحب سے
اور ہمسے برتاو دوستانہ تھا اس وجہ سے جب ہم کانپور جاتے تھے تو اونکے
ہان اوترتے تھے اور ہمنے بجز حضرت شاہ محمد آفاق رض کے کسی سے توجہ
نہین لی البتہ دہلی مین حضرت شاہ غلام علی صاحب کے ہان گیا تو آپ نے
اپنی مسند پر بٹھلایا اور فرمایا کہ مینے آجتک سوای حضرت شاہ محمد آفاق رض
کے اسپر کسی کو نہین بٹھلایا بعد ازان توجہ دی فقیر سے بھی حضرت نے
ذکر توجہ کا فرمایا تھا ایسا ہی مولانا محمد علی صاحب کے خط سے معلوم ہوا
اور جسوقت کہ مہتمم مطبع نظامی نے درود معظم و مکرم چھاپا تھا حضرت قبلہ رض
کو خلیفہ کرکے لکھا تھا نور میان نے عریضہ اسکے دریافت مین لکھا تھا
اوسکے جواب مین ارشاد ہوا کہ غلط ہے مجھکو بجز حضرت شاہ آفاق رض کے
کسی سے اجازت خلافت نہین ہے مولوی محمد حسین صاحب مدرس بھوپال
سے معلوم ہوا کہ وہ درس حدیث مین حضرت قبلہ رض کے حاضر تھے یہ حدیث

آئی کہ ایک صحابی فرماتے تہے اللھم ارحمنی و محمدا ولا ترحم معنا احدا آپ نے فرمایا کہ صحابہ حسد بغض و غیرہ سے مبرا تہے یہ کلام اونکا بسبب غلبۂ محبت کے تہا حضرت قبلہ رض سے جب ذکر صحابہ اور اہل بیت کا آیا تو آپنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مرتبہ بیان کرکے فرمایا کہ بعض اہل علم کے نزدیک حضرت عائشہ رض کو سب پر فضیلت ہی۔ دربارۂ تعزیہ داری کے ایک استفتا حضرت قبلہ رض کی خدمت مین آیا اوسپر آپنے یون لکھدیا تہا درین باب گفتگو نباید کرد مقام ادب ست۔ بعض نافہمون نے اس سے اجازت تعزیہ داری کی مفہوم کی چنانچہ ارباب مونگیر نے پہر استفتا اس بارہ مین حضرت قبلہ رض کی خدمت مین ارسال کیا آپنے اوسپر یون تحریر فرمایا ما امور مذکورہ را قائل نیم ہرچہ خلاف سنت ست بدعت ست الحاصل حضرت قبلہ حسب استعداد ہر ایک کے ارشاد فرمایا کرتے تہے اوسی سے فیض اوسکو ہوتا تہا۔

بہار عالم حسنش دل و جان تازہ میدارد	برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را

ایک مرتبہ مونگیر کے ایک مولوی صاحب لکھنؤ تشریف لائے اونپر محبت اہلبیت غالب تہی فقط ذکر شہادت امام حسین علیہ السلام پر رو دیتے تہے اور اسی اثنا مین مرثیہ خوانی بہی ایک رئیس کے مکان مین ہوئی محرم کا دن تہا دسوین تاریخ کربلا کو چلے تو مولوی صاحب بہی ساتھ چلے اور اس

دعوی کے ثبوت مین حافظ عبد الستار صاحب تاجر کتب شاہد ہین
خدا کی قدرت کہ دو چار ہی روز مین حافظ صاحب کلکتہ کی واپسی
مین مونگیر مین اوترے ہمنے اونسے پوچھا اونہون نے اوسکی
حقیقت بتائی کہ یہ غلط ہے کہ تعزیہ کے ساتھہ ساتھہ چلے مگر اتنا البتہ
ہوا کہ بعد نماز ظہر جلد بند کے مکان پر تشریف لیگئے تھے واپسی مین سڑک
پر تعزیہ چلے جاتے تھے اور اہل تشیع پیٹتے روتے چلے جاتے تھے
آپنے فرمایا کہ آج ہی کا دن ہے کہ صاحبزادہ پر یہ مصیبت ہوئی
آنسو چند قطرے چشم مبارک سے نکلے تھے فرمایا کہ اگر اہل تشیع
محبت سے روتے پیٹتے جاتے ہین تو کیا بعید ہے کہ اللہ انکو بخشدے
پھر آپ اپنے ڈیرے مین لوٹ آئے **ایضاً** ایک مرتبہ مراد آباد کی مسجد
مین مولوی عبد الکریم صاحب ابو داؤد جو علم حدیث مین بڑی کتاب
ہے پڑھ رہے تھے ذکر بدعت کا آگیا ہمنے عرض کیا کہ تعزیہ دارون کا
کیا حال ہے حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فاسق
اور جہنمی بیشک ہین پھر عرض کیا کہ چہلم و سوم جو آجکل مسلمانون مین
رواج ہے بدعت ہے یا نہین فرمایا کہ بیشک بدعت ہے راقم کہتا ہے
کہ نفس طعام میت کے لیے چوتھے روز یا چالیسوین روز بخیال ثواب
رسانی کے جائز ہے اور بخیال پابندی رسم یا اوسی دنکو ثواب سمجھنا یہ بیشک

بدعت ہی حضرت کی تقریر میں سنت کا بڑا خیال تہا پہر بعد اوسکے راقم نے عرض کیا کہ بعد انتقال حضور کے ہملوگونکا اجتماع آپکے مزار پر عرس کے لیے ہو یا نہیں یا یہ بہی بدعت ہی آپنے فرمایا کہ کچہ ضرور نہیں ہے ہماری قبر پر کوئی جمع ہو حضرت احمد میاں صاحب نے فرمایا کہ تمام درویشونکا عرس ہوتا ہی لوگوں کو فیض ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ جب کوئی سنیگا کہ ہم مر گئے اوسوقت الحمد اور چار قل پڑہکر ہمکو بخشدے اوسوقت اوسکو فیض ہو پہنچیگا راقم کہتا ہی کہ حضرت قبلہ کو خیال سنت کا بہت تہا آپنے پیر کا عرس نہیں کیا اور نہ اونکے پیر نے اپنے پیر کا عرس کیا اس مسئلہ عرس میں دو سبب سے بزرگوں نے کنارہ کشی اختیار کی ہے اول یہ کہ اس عرس میں خلاف شریعت باتیں بسبب ہجوم خلق کے ہوجاتی ہیں دوسرے یہ کہ اکثر جاہل لوگ سجدہ کرتے ہیں اور بوسہ دیتے ہیں اور صدہا چراغ رکہنے لگتے ہیں قوالی ہوتی ہی ستار ڈہولک بجنے لگتی ہیں دوسرا سبب کنارہ کشی کا بزرگوں کے یہ بہی تہا کہ اکثر بسبب خرچ کثیر کے نوبت سود پر روپیہ لینے کی ہوجاتی ہے اور مہمان داریمیں ہر وقت اوسکا خیال ہوتا ہے کہ کہاں کسکو جگہہ دیں اور کسنے کہایا کسنے نہیں کہایا غرض سب باتیں تعلق اور انتشار کی ہوتی ہیں جناب قاضی ثناءاللہ پانی پتی علیہ الرحمہ نے اس قسم کی کراہت عرس میں لکہی ہی ورنہ اگر احباب کو کہدیا کہ آج کہانا ہمیں کہلانا

اور کچھہ قرآن خوانی ہوگی اور کوئی بات خلاف شریعت نہین ہوئی تو
پھر اسکے جواز مین کیا عذر ہے ایکبار مٹی کی رکابی مین جو حضرت کی یہان
کھانا کھلانیکا تھا معمول تھا ہمکو نفرت معلوم ہوئی آپنے مکاشفہ سے
فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے یہان چینی کی رکابی مین کھانا مکروہ ہے
ایک مرتبہ ارشاد ہوا کہ میان تجمل حسین قرآن مین اللہ تعالی ایک جگہہ فرماتا
ہے لن ترانی اور دوسری جگہہ فرماتا ہے ولکن انظر الی الجبل
عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد فرماتین ارشاد ہوا کہ وہان ذات دیکھنا چاہا تھا
اوسکا انکار ہوا اور صفت دیکھلائی تجلی کا ترجمہ فرمایا کچھہ دیکھا کچھہ نہین
دیکھا تجلی کے معنے جھلک بھی ارشاد ہوئے

فتنہ تنہا ز جمال تو نہ بر جان شد نیست	دانم از خوی تو صد رخنہ بایمان شد نیست

ارشاد ہوا کہ خاندان شاہ عبد العزیز صاحب مین کئی بزرگ تھے بعضے بانسبت
اور بعضے صاحب تمکین تھے شاہ عبد العزیز صاحب اور شاہ اسحق کو صاحب تمکین
فرماتے تھے اور شاہ عبد القادر صاحب کو بانسبت بتاتے تھے ہمنے عرض
کیا کہ بانسبت کے کیا معنے ہین ارشاد ہوا کہ بانسبت ہونا دل لگی تھوڑی ہے
بانسبت اوسکو کہتے ہین کہ اوسکو غفلت بہت کم ہوتی ہو اور اپنی ادنی
ہمت سے سب کام کر لیتا ہو ایسی ایسی باتین خاص لوگون سے
ہوتے تھے ورنہ نام مولویون سے نسبت یعنی مشہور شاہ صاحب مین

بھی فرمادیتے تھے مگر نسبت جو درویشون مین مستعمل ہے خاص شاہ عبد القادر صاحب مین بتاتے تھے ایک مرتبہ ہمنے عرض کیا کہ آجکل مجھکو قبض بہت ہے وہ بشاشت جو ابتدا مین تھی وہ نہین ہے فرمایا کہ انبیا اور اولیا کو تین تین برس قبض رہا ہے اور بی بی جب بوڑہی ہوجاتی ہے تو بجای ماں کے ہوجاتی ہے یعنی وہ شب اول کے راز و نیاز کہان رہتے ہین معاملات وغیرہ بڑہ جاتے ہین مگر وہ لطف نہین رہتا ہے فرمایا کہ ہم یہان سے پانچسو کوس تک کے مرید کو توجہ دیتے ہین - ایک مرتبہ جناب مولانا لطف اللہ صاحب کانپور مین ملاقات کو حضرت مولانا صاحب قبلہ قدس سرہ کے پاس تشریف لائے آپ عبد الرحمن خان کے مطبع مین ٹھہرے ہوتے تھے مسلم شریف دیکھ رہے تھے ایک حدیث پڑہی کہ یضربون مشارق الارض ومغاربھا ترجمہ اوسکا فرمایا کہ مارے مارے پھرتے تھے پورب پچھم پھر ذکر شروع ہوا کہ مفتی عنایت احمد مرحوم استاد مولانا لطف اللہ صاحب سمندر مین ڈوب گئے اسپر ارشاد ہوا کہ بولو وہ جو ڈوب گئے وہ شہید ہوگئے ہمیشہ اونکے لیے حج خدا نے لکھدیا اور سب گناہ اونکے معاف ہوگئے مگر یہ بتاؤ کہ یہ قرض جو حق العباد ہے کیونکر معاف ہوگا پھر خود ہی فرمایا کہ ایک حدیث صحیح ہے کہ اللہ تعالی اوسکو بھی معاف کریگا اپنی رحمت سے اسقدر مالا مال کریگا کہ اپنا دعوی بھول جاویگا

شاہ عبد القادر صاحب علیہ الرحمۃ تیس برس تک مسجد کے حجرے مین مقیم رہے اور اکثر تنہائی مین رہتے تھے آپ بجز ایک تہبند کے کچھ نہین رکھتے تھے جب غسل کرتے تھے تو اوسی ایک تہبند کو دھوکر پہنتے تھے لوگون نے بہت کہا کہ ایک تہبند اور رکھیے مگر آپ نے فرمایا کہ سلسلہ اسباب کا بڑہیگا ۱۲

پانچسو سے مراد کثرت مسافت ہے ۱۲

اور قیامت مین حج کا ثواب اوسکو ملیگا پھر مخاطب ہوئے کہ یہ بیتا و بیت اللہ
کی زیارت تو ہوئی نہین مگر یہان اللہ پاک مسلّم بیت اللہ سامنے لاکر کھڑا کردیتا
ہے کہ لو زیارت کر لو جناب مولانا لطف اللہ صاحب یہہ بھی فرماتے تھے
کہ ان شہید صاحب کو سایہ ملیگا اوس روز کہ کہین سایہ نہوگا بعد اوسکے
دو زانو بیٹھکر آنکھہ بند کر کے بڑے خوف اور ادب سے حدیث پڑہی کہ
چہرہ اونکا زرد ہوگیا یہانتک کہ عبد الرحمن خان پر خوف طاری ہوا میرا
ہاتھہ پکڑکر کہا کہ اب یہانسے بھاگیے ہم دونون آدمی چپ چاپ کوٹھے سے
چلے آئے اور دلمین سمجھہ لیا کہ اصل محدث اور بزرگ پر اثر حدیث کا بہت سخت
پڑتا ہے - ایک دعا جو عنوان کتاب پر لکھی ہے یعنی اللھم انی اسألك
من فضلك الخ فرمایا کہ اسکے پڑہنے سے نسبت مین ترقی ہوتی ہے
ہمنے معنے نسبت کے پوچھے ارشاد ہوا کہ نسبت کے معنے لگاؤ ہین ایکبار
بوقت رخصت ارشاد ہوا

دیدۂ سعدی و دل ہمراہ تست	تا نہ پنداری کہ تنہا میروی

زمانۂ علالت مین کوئی صاحب حاضر ہوئے بہر تسکین اونکے فرمایا

عاشقانرا درد و غم حلوا بود	گرچہ با دیگر کسان بلوا بود

ایک روز ذکر محبت الٰہی کا آیا اور آپکو بڑی کیفیت طاری ہوئی فرمایا

بیکلی ایسی گیا ہی سونپ وہ گلرو مجھے	کل نہین پڑتی کسی کروٹ کسی پہلو مجھے

اگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہیں	ہمارے پاس ہے کیا جو فدا کرین تجھپر

ارشاد ہوا اِنِّیْ آنَسْتُ نَارًا جب ہمنے آہٹ پائی محمد رسول اللہ کا ترجمہ محمد صاحب جو سندیسے گئے ہین تمہارے طرف یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ الخ کا ترجمہ ای ہرمی لوگو جب سکروار کے پوجے کی پکار ہو تب من موہن کی یاد مین جھپٹ کر چلو اور چھوڑ دو کار و بار کو شاید کہ تمہارا بھلا ہو جائے درود کا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب کا دولار اور پیار محمد صاحب پہ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ کا ترجمہ فرمایا جب اونکا نور اجیالا ہوا۔ ایکبار مجھکو غفلت آگئی دیکھتا ہون کہ بڑا مجمع اولیاء اللہ کا ہے اور صحن مین حضرت قبلہ مولانا قدس سرہ ٹہل رہے ہین آپنے ہاتھ پکڑ لیا کہ کیا چاہتے ہو اندر مکان کے ایک بزرگ کو دیکھا اور عمدہ لمپ بیچ مین روشن تہا دوسرے دن پھر دیکھا کہ وہ مجھکو توجہ دے رہے ہین بعد بیدار ہونیکے پندرہ منٹ تک سکر کی کیفیت طاری رہی حضرت سے پوچھا ارشاد ہوا کہ کبھی اپنی پیر کی صورت کو دوسرون مین دیکھتا ہے اور حقیقت مین پیر و مرشد ہے سہ

چکنم کہ چشم بد خو نکند بکس نگاہے	ہمہ شہر پر ز خوبان منم و خیال ماہے

وہ شجرہ[۲] جو نظم مین نور میان نے چھپوایا تہا اوسمین چند اشعار پر نشان دیکر فرمایا کہ پڑھا کرو سہ

نمکریز جراحتہای عشاق	بحق خواجۂ ما شاہ آفاق

ف۱ یعنی وہ تجلی جو حضرت موسیٰ کو ہوئی تھی یہ اونکا مقدور تھا اسلئے اوسکو یہ ہیئت کرنیکی تعلیم فرمایا ۱۲

ف۲ ہمارے بعض احباب کو حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ وقت مصیبت اس شجرہ کو پڑھی اللہ اوسکی مصیبت رفع کر دیگا ۱۲

بامدادش زخود آزاد گردان	گرفتار خودم کن شاد گردان
تہیدستیم از فقر و ریاضت	گنہگاریم بی زہد و عبادت
جمال مصطفے در سینۂ او	جلال کبریا آئینۂ او
بود ہر چند او خود بی نشانی	نشانی دارد از ہر خاندانی
نباشد درد ما را ہیچ درمان	مگر تیر نگاہِ فضل رحمان

ہمنے جواز قیام مولد شریف مین عرض کیا فرمایا کہ اگر کوئی محبت مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹھہ کھڑا ہو تو کھڑا ہونی دو مت روکو۔ ایک مرتبہ ترجمہ قرآن شریف کا ہو رہا تہا اوس مین متقیون کا بیان آیا حضرت قبلہ قدس سرہ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرمایا کہ خدا نے بہ سبب تقوی کے ایسا مرتبہ دیا تہا کہ آپکے جلسۂ درس مین ایک طالب العلم کو حاجت پایخانہ کی ہوئی اور بڑا صاحب غیرت تہا آپنے اپنے کشف سے دریافت کرکے ایک بیغیرت طالب العلم کو فرمایا کہ چلے جاؤ پایخانہ پہر آؤ اسکے پیٹ کا پایخانہ اوسکے پیٹ مین چلا گیا اور پہر دوسری مرتبہ پیشاب معلوم ہوا آپنے بکر سے کیطرف خیال کیا اوسکے پیٹ مین چلا گیا ہمنے عرض کیا کہ حضرت اس قسم کے مراتب کیونکر حاصل ہون آپنے فرمایا محض فضل اللہ کا درکار ہے بغیر عنایت اوسکے کچہہ نہین ہوتا ہے۔ ایکمرتبہ توکل اور قناعت کا

ذکر آیا فرمایا کہ ایک روز خانقاہ مین حضرت شاہ محمد آفاق علیہ الرحمہ
کے کھانے کو نہین تھا داروغہ نے عرض کیا کہ حضرت آج کچھہ کھانے کو
نہین ہے شاید تین بار کہا بعد اوسکے آپ مسجد جانے لگے راہ مین ایک
گھانس تھی آپنے فرمایا اسکو پیسے پر گھس ڈالو یہ گھانس کہتی ہے کہ ہم
سونا بنا دیتے ہین مگر پھر اسکو نہ چھونا چنانچہ داروغہ نے اوسپر گھس دیا
سونا ہوگیا بازار سے سودلے آئے۔ شعر فرمودۂ حضرت قبلہ رضی

ای محمد ترے در سے یہ کہان جائے غریب	پادشاہی سے تو بہتر ہی گدائی تیری

ایکبار مدرس کانپور آپکی خدمت مین پہونچے آپنے حسب عادت پوچھا کہ کیا
پڑھاتے ہو اونہون نے سب علمون کا نام بتایا معقول کو زائد بتایا
آپنے فرمایا کہ منطق کے زیادہ پڑھانے مین قلب سیاہ ہوجاتا ہے
حدیث فقہ پڑھایا کرو دیکھو اگر کسی کو آنکھہ ہو تو ہم بتاوین اور دکھاوین
کہ مولوی عبدالحی مرحوم کی قبر مین کیا حالت ہوئی کہ قبر اونکی منور ہے
بسبب ہدایہ کے حاشیہ لکھنے کے اللہ نے اونکے تئین اس درجہ مین کہا ہی
قاضی مبارک کی قبر کو دیکھو کہ معقول کے اشتغال سے کیا حالت ہوئی

علم معقولات علم اشقیاست — علم منقولات علم انبیاست
گر باستدلال کار دین بودی — فخر رازی راز دار دین بودی

کسی نے حضرت کی مجلس مین شاہ وارث علی صاحب کی شکایت کی کہ نماز نہین پڑھتے

اور طوائفون کو مرید کرتے ہین پہر کسی نے کہدیا کہ مولوی تجمل حسین بہی انکے
معتقد ہین آپ خفا ہوئے مگر تنہائی مین بلا کر فرمایا کہ مجذوبون سے
بدگمانی نکرے اور اونکے پاس عرس مین جاؤ بہی نہین مجذوبون کے
پاس بیٹہنے سے نقصان پہونچتا ہے اور فرمانے لگے کہ وہ میرے پاس
آتے ہین تو نماز بہی پڑہتے ہین اور عورت تو نکی تجلی ہے جو اونکا دل آیا تو یہ
محبت پاک ہی ہوتی ہے بعض وقت اپنی ہی بی بی کے ساتھہ اختلاط منع ہے
عرض کیا کہ کب حکم ہوا کہ حالت حیض مین مخالطت منع ہے غیر کے حسن کے
دیکہنے والے کتنے بہشتی ہوگئے الله جمیل ویحب الجمال مشہور ہے
غرض حضرت کی یہ تہی کہ توجیہ ہر مسلمان کے فعل کی کرے حاجی صاحب
موصوف فقط جمال کے نظارہ پر محض مظہر صفت آلہی سمجھکر متوجہ ہوئے
اور بواسطہ اسکے ذات حق مین ڈوب گئے تو کیا نقصان ہوا ایکمرتبہ
ہمنے عرض کیا کہ حضرت یہ مسئلہ تو بہی عجیب ہے یعنی تجلی حسن کی اتم ہے اور
اور مظہر صفت اسم الباطن کی بیشک ہین چنانچہ حضرت مجدد رض بہی لکہتے ہین
کہ جلوۂ محبوبیت اتم ہے حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ بہی جواب مین لکہتے ہین
کہ تجلی محبوبیت کی بیشک اتم ہے فرمایا ٹہیک ہے اور آپنے فرمایا کہ گہورا
مت کرو اچانا نظر پڑجائے تو کچھہ مضائقہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نظر مبارک جمال پر زوجہ زید بن ثابت کی پڑی تو آپنے فَتَبَارَكَ اللهُ

أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ پڑھا تم بھی پڑھ لیا کرو ٥

ہر چہ گیرد علتے علت شود	کفر گیرد کاملے ملت شود
کار پاکان را قیاس از خود مگیر	گرچہ ماند در نوشتن شیر شیر
شیر آن باشد کہ اندر بادیہ	شیر آن باشد کہ اندر بادیہ
آن یکی شیر یکہ مردم میخورد	وان دگر شیر یکہ مردم میخورد
آنچنان دیوانگی بگسست بند	کہ ہمہ دیوانگان پندم دہند
ہمسری با انبیا برداشتند	اولیارا ہمچو خود پنداشتند

ایکبار ہمنے عرض کیا کہ حضرت اس زمانہ کے آدمی اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مولانا کا سب عمل سنت پر ہے مگر مخلوق سے اسقدر بگڑنا یہ بھی سنت ہے آپنے مسکرا کر فرمایا کہ میاں ادہر آؤ اور کان میں فرمایا کہ اوپر کے جی سے میں کڑکا کرتا ہوں اور ہمنے اپنے خالق سے پہلے ہی دعا کرلی ہے کہ جسکے لیے میں بد دعا کروں وہ دعا سمجھی جاوے ورنہ ہجوم خلق سے نماز پڑہنا مشکل ہو دہقانی لوگ بہت تنگ کریں شعر نور میان صاحب ٥

دیوانگی بھی اپنی ہی تجویز عقل ہے	دانائیوں سے بہنستے ہیں نادانیوں میں ہم
جا ای خیال غیر کہ فرصت یہاں نہیں	ہیں جلوۂ نگار کی مہمانیوں میں ہم

راقم الحروف نے کتب تصوف میں دیکھا ہے کہ ہر ایک صوفیۂ کرام کا مشرب مختلف رہا ہے مگر نیت خالصہ میں اتحاد ہے ترجمہ مکیہ میں لکھا ہے کہ فیضان

شیخ کے لیے ہیبت کا ہونا بھی ضروری ہی جس مرید پر ہیبت اور ادب کا
غلبہ نہیں ہے اوسکو بہت بڑا نقصان ہی مرید کو نفع نہیں پہونچسکتا ہی
یہانتک کہ شیخ کے مصلی پر اپنی نماز نفل کو ادا نہ کرے آپنے جناب
احمد میا نصاحب کی والدۂ مطہرہ کا ذکر فرمایا کہ وہ ایسی بزرگ تہین
کہ گہر مین ہم اور وہ بیٹھے تہے کہ تمام مکان مین خوشبو پہیلگئی اور
انکہونسے بیداری مین پیغمبر علیہ السلام کو دیکہا بلکہ خوف سے
اندر کو ٹہر کے گہس گئین وہ ایک بزرگ عورت تہین پچاس برس ہماری اور
اونکی سنگت رہی اسیر راقم کو کچہہ وسوسہ دل مین آیا آپکو مکاشفہ سے
معلوم ہوا بڑے جلال مین آئے اور فرمایا کہ بعضی بات کہنے کی نہین
ہوتی کسی سے کہنا نہین اسطرحکا جملہ اکثر فرما دیتے تہے پہر کیف فرمایا
کہ درود کی کثرت وہ چیز ہے کہ جنابت کی حالت مین ہمنے حضرت کی زیارت کی
ہمنے عرض کیا کہ حضور نے اہل وعیال کو بذریعہ نوکری چاکری کے
رزق پہونچایا ہے یا بذریعہ توکل کے جواب مین اسکے آپنے فرمایا کہ ہمنے
کبہی نوکری نہین کی مگر جب مین دہلی گیا تو البتہ کتاب صحیح کرنیکے لیے لوگ
کچہہ مقرر کر دیتے تہے دو ڈہائی روپیہ کم وبیش مزدوری ملتی فرمائی ۔ ایکبار
ارشاد ہوا کہ اب فرنگیون نے منی آڈر جاری کیے ہین پہلے یہ سب نہین تہے
مگر ہان ہمارے پیر و مرشد حضرت شاہ آفاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

کہ لاؤ میان فضل رحمن تمہاری والدہ کو روپیہ پہونچا دین تین یا پانچ روپیہ فرمائے ظہر کے وقت اپنی کرامت سے والدہ صاحبہ کے پاس پہونچے اور آواز دیا کہ فلان شخص نے یہ روپیہ دیا ہے اور پھر آپ مسجد مین موجود تھے۔ ایکبار ہمنے عرض کیا کہ حضرت دس بارہ برس پہلے کھانیمین بڑا لطف آتا تھا اب یہان کے کھانیمین وہ لطف نہین آپ پر کیفیت غم کی طاری ہوئی اور آہ کرکے دیوار سے لگ گئے فرمایا کہ مجھکو چھوڑکر چلی گئین میان اونہین کی برکت تھی وہ بزرگ تھین اور ماما اونکی ساتھہ کی نمازی تہجد گذار تھی فرمایا کہ گھر مین ہر وقت با وضو رہتی تہین اور پکانیوالی وضو سے پکاتی تہی۔ ایکبار بخاری شریف کا سبق ہوتا تہا بڑے بڑے لوگ اوسمین موجود تھے کسی نے پوچھا کہ وجود حضرت خضر علیہ السلام کا ثابت ہی یا نہین آپ نے فرمایا کہ اسمین بزرگون کا اختلاف ہی اور ہمنے ایکبار زیارت بھی کی ہی بیچ جنگل مین ہوکا تہا کہ ایک شخص سبز عمامہ باندھے کھانا لائے ایسا کھانا اور پانی نہین پیا تہا جب مین دہلی گیا تو اوسوقت کے بزرگون سے بیان کیا اونہون نے کہا کہ وہ سبز عمامہ باندھے خضر علیہ السلام تھے ہمکو بہت افسوس ہوا اور فرمایا کہ بعض بزرگ ایسے تھے کہ لطف توحید مین آکر فرماتے تھے کہ یا حضرت خضر اسوقت تشریف لیجائیے۔

ایک مرتبہ آپکی خدمت مین جناب حاجی وارث علی صاحب رحمہ کی
شکایت آئی کہ خلاف شرع ہین فرمایا کہ میان کسیکو برا نہ سمجھو ایک کافر
مرگیا مگر باطن مین مسلمان تہا ہمکو خواب مین دکہلایا کہ مین خوش ہون
نہین معلوم کون کس حالت مین رہتا ہے رنڈیان تو مجھسے بھی مرید ہوئین
مگر بسر اوقات اپنی چرخی وغیرہ پر رکھتی ہین ہمنے عرض کیا کہ حضرت حاجی
صاحب کی مرید رنڈیان تو ابتک ناچ کرتی ہین فرمایا کہ حرام کرتی ہین
سزا پاوینگی۔ ظہر کے وقت سبق بخاری شریف کا پیش ہوا جب حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آیا تو ایک مولوی صاحب سے آپنے فرمایا
کہ تمنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکہا ہے اونہون نے کہا
کہ جی نہین آپکی جب شفقت ہوگی تو زیارت ہو جائیگی فرمایا کہ خدا کا
فضل چاہیے ہمسے کیا ہو سکتا ہے راقم کی طرف متوجہ ہوئے کہ کسی نے
خواب مین حضرت خضر علیہ السلام کی اس مجلس کے لوگون مین سے زیارت
کی ہے راقم نے عرض کیا کہ درود لقای حضرت ابراہیم علیہ السلام جو آپنے
تعلیم فرمایا تہا پڑھ کر سویا بجای حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حضرت خضر
علیہ السلام کی زیارت ہوئی ارشاد ہوا کہ سچ ہے پہر عرض کیا کہ اس درود
مین کسی لفظ مین شبہہ تہا عریضہ بدریافت اوسکے بہیجا جواب سے
اوسکے محروم رہا۔ درباب سود کے ارشاد ہوا کہ جسقدر ہو سکے پڑہو عرض کیا

کہ حضور نے کونسا عمل عمدہ فرمایا ہے کہ اس درجہ کو پہونچے ارشاد ہوا
کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے سے

اے محمد جان من بر تو فدا	آمدی از بحر وحدت خوش لقا

ایکبار ارشاد ہوا کہ گنگا اور جمنا دونوں ایک بزرگ کا نام لیا کہ اونکی ملاقات کو آئیں تھیں راقم کہتا ہے غالباً حقیقت گنگا اور جمنا آپکے پاس حاضر ہوئی ہوں۔ ارشاد ہوا کہ ایکبار درمیان دہلی اور مراد آباد کے ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی دہلی میں جب ہم پہونچے تو وہاں کے بزرگوں نے کہا کہ تمسے حضرت خضر سے ملاقات ہوئی تھی ہمارے اطراف بہار میں ایک مولوی صاحب کے خاندانی ہیں اونکی نوجوان بی بی کا انتقال ہوا اونکا مزاج خراب ہو گیا اور ہر وقت یہ خیال رہتا تھا کہ وہ چلی آتی ہیں چنانچہ ایک پہار دیواری کھینچنے کا عزم ہوا تا کہ بہار یطرف چلی نہ آویں بالآخر مراد آباد شریف پہونچے اور حضرت مولانا صاحب سے کہنے نہیں پائے تھے کہ خیال دل سے جاتا رہا پھر فرمایا کہ درود بکثرت پڑہو کہ جو کچھ ہمنے پایا درود سے پایا اور درود یہ تھا اللھم صل علی محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک۔ کسی نے آپکے سامنے شکایت غیر مقلدین کی بیان کی کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بے ادبی کرتے ہیں آپنے کمال رنج اور جلال میں فرمایا کہ انکو چھوڑ رافضی سمجھو

اور ہمیشہ جھگڑے اور مناظرے جو لوگ آپس مین مقلدین غیر مقلدین
کیا کرتے ہین تم ہرگز نکرنا قلب سیاہ ہو جاتا ہے شعر نور میان صاحب

نہ چھوڑو رسم و راہِ عاشقان اپنی مذہب والے — معافی کا نہین کچھ واسطی پروانہ آتا ہے
لگا رکھا ہے دلکو ہمنے اپنی خانۂ تن مین — عجب یہ رسن ہے جس سے جلوۂ جانانہ آتا ہے
نہین میخانۂ الفت سی بہتر کوئی جا ایلے — سنا ہے ساقی کوثر کا یہان پیمانہ آتا ہے

کسی نے بیان کیا کہ خواب مین دیکھا ہے کہ آرہ کی جامع مسجد کے بیچ در مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہین مگر چہرۂ مبارک پر گوشت نہین ہے اور ہمنے بھی عرض کیا کہ ہمنے اپنے مکان مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسی حالت مین کہ آپکی روح قبض ہو رہی تھی اور صحابہ بھی کھڑے تھے آپنے فرمایا کہ آجکل جو آپس مین جھگڑا ہو رہا ہے اور حدیث و فقہ کے ساتھ بے ادبی کرتے ہین اسوجہ سے حضرت صلعم کو بڑا صدمہ ہے اس مسجد مین امام شافعی رح اور امام اعظم رح تشریف لاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کیا ہو گیا سخت فتنہ برپا ہوا فرمایا کہ ہم خود حنفی المذہب ہون اور احتیاط حنفیت مین ہے بڑے بڑے اولیاء اللہ مذہب حنفی مین تھے ایکبار آپنے حدیث کے فیضان کو فرمایا کہ شیخ عبد الحق محدث جہان حدیث شریف پڑھاتے تھے ایک بزرگ نے دیکھا کہ وہان انوار آسمان سے زمین تک نازل ہو رہے ہین دریافت کیا

تو معلوم ہوا کہ یہان درس حدیث ہوتا تھا اب وہان گنوار رہتے ہین
مولوی نذیر حسین صاحب نے حضرت قبلہؒ کو بڑی تعظیم سے خط لکھا تھا
اور اپنے بھانجے یا بھتیجے کو مرید کروانے بھیجا تھا اور لکھا تھا کہ یہ آپکے
شوق مین حاضر ہوتے ہین درویشی کی تعلیم انکو فرمائیے آپنے اونکو
مرید کیا اور اللہ کا نام بتلایا - ایک مرتبہ مسئلہ وحدت الوجود کا ذکر آیا حضرت
سے عرض کیا کہ اس مسئلہ مین لوگ مجھکو بہت چھیڑتے ہین فرمایا کہ اس
مسئلہ مین ہرگز خیال نکرو جو کوئی تمسے کہے اوسکو کہو کہ وحدۃ الوجود کے
معنے یہ ہین کہ خدا اپنے وجود مین واحد ہے فرمایا کہ وہ وحدہ لاشریک
ہے اور بیچون وبیچگون ہے اور فرمایا کہ آفتاب مین اور چراغ مین دونون
مین نور ہے مگر آفتاب کی روشنی کو چراغ کی روشنی سے کیا مناسبت ہے
یہ بھی فرمایا کہ تمام آسمان زمین مین اوسی کا نور ہے ۵

خدا سر دی تو سوادی تری لف سے لپٹنا انکا — جو آنکھین ہین تو نظارہ ہو ایسے سنبھلنا انکا
وہ زلفین کھولکر میرے جنازہ پہ پہنچتی ہین — مسافر پھنس گیا ہے دام مین شہر خموشان کا
آرزو دارم کہ مہمانت کنم — جان و دل ای دوست قربانت کنم
گر کنم بندی بخدمت ہمچو مور — ملکہا بخشم سلیمانت کنم

وہ یگانہ ہے وہ یکتا اوسے کون دیکھہ سکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہین دو چار ہوتا

کسی نے حضرت مولانا قدس سرہ سے پوچھا کہ حضرت شاہ محمد آفاق قدس سرہ اس مسئلہ مین کیا فرماتے تھے آپنے ٹالدیا اور یہ فرمایا کہ خدا ایک اور رسول برحق اسکے سوا کچھہ نہین فرماتے تھے۔ نور میا نصاحب نے نقل کیا کہ ایک مجددی نے حضرت سے وحدت وجود و شہود کا سوال کیا تھا آپنے فرمایا کہ ہمارے حضرت کے یہان ان باتون کا ذکر نہین مسئلہ مسائل کا ذکرہے فقط اسمین شک نہین کہ یہ دونون مسئلہ مذہب اولیاء اللہ کے ہین ہماری فہم سے باہر ہین حقائق کے مسئلہ مین مبتدی یکایک آپڑتے ہین باوجودیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے لیے مبعوث نہین ایمان اجمالی کافی ہے عشق و محبت حضرت حق سے پیدا کرنا البتہ اتفاقی ہے جناب حضرت شاہ امداد اللہ صاحب سے مین جب مکہ معظمہ مین مثنوی پڑہتا تہا تو آپنے ایک روز جوش مین آکر مسائل حقائق کو نہایت ادب کے لباس مین بیان فرمایا کہ اکثر کی سمجھہ مین نہین آیا کیونکہ لوگ اسکے قابل نتھے گویا نابالغ تھے صفات کے ظہور مین آپنے فرمایا کہ ہادی اگر کوئی تشکل اختیار کرے تو یہی صورت امدادیہ وغیرہ اختیار کرے اور پھر کچھہ حقیقت کعبہ اور حقیقت محمدی کا ذکر آیا کہ مولانا شاہ عبدالغنی علیہ الرحمۃ نے مدینہ منورہ مین کسی اہل استفتا سے فرمایا تھا کہ شاہ امداد اللہ صاحب

سے بہی دستخط کروالو آپ کے پاس جب پہونچا آپنے پہلے معذرت کی
کہ ہماری استعداد اسکے سمجہنے کی نہین ہے جب اصرار ہوا تب آپکو غصہ
آگیا کہ حقیقت محمدی ہر حقیقت سے بڑہی ہوئی ہے ادنی نفس مومن
حقیقت کعبہ سے بڑھا ہوا ہے اور حدیث کا یہی مضمون ہی پہر جب
آپ پر حقیقت صلوۃ وصوم کہلے گی تو اوسوقت پہر اسکو سب پر بڑھاوینگے
یہ کہکر آپنے سکوت کیا ہان اوپر کے مسئلہ حقائق کے بیان کے وقت آپنے
یہ بہی فرمایا کہ اتنا کبہی مین نہین بولا تہا ہماری طرف اشارہ کرکے فرمایا
کہ انکی کشش نے اسقدر آج بلوایا بعد اوسکے ہند کے طالبونکی شکایت
بیان فرمائی کہ پہلے پہلے جب اس مسئلہ مین نیا آدمی آتا ہی چونکہ کوئی لفظ
اوسکو ملتا نہین کیونکہ یہ کیفیت ہی تب زندیق ہو جائیکا اوسکے خوف
سے اس مسئلۂ وحدۃ الوجود کے لیے کوئی لفظ مقرر نہین آپنے اوپر کی
تقریر کے ساتہہ یہ بہی فرمایا تہا کہ قرآن نام معنی کا ہی مگر اوس معنی کا
اس شکل مین ظہور ہوا مثلاً معنے الحمد عالم امریت تہا اب جب عالم خلق
مین آیا تو بصورت الف لام ح م دال کے ظہور ہوا اب اس لفظ کی بہی
عظمت ہوگئی اور قرآن کہلایا یہانتک کہ کاغذ جس مین ظہور لفظ
کا ہوا اوسکی بہی عظمت ہوئی فقط ایک مرتبہ آپنے فرمایا کہ صحابہ کا توکل
اس مرتبہ کا تہا کہ آٹہہ دن کے بھوکے تہے اور لڑائی سے واپس آتی تہی

گانووالون نے سمجھا کہ محمد صاحب کا لشکر بھوکا آتا ہی کھجورون کو
لوٹ لینگے مگر جب یہ لوگ گانو پر پہونچے تو باوجودیکہ درختونمین کھجورین
بھرین تھین مگر کسی نے نگاہ اوٹھا کر نہین دیکھا کیونکہ بغیر جہاد کے لوٹ
نہین کرتے تھے نفس کی غذا یعنی حرص سے بری تھے ایک مرتبہ فرمایا
کہ ایک درویش کی ملاقات کو ایک شخص آئے اونکے کوٹھون کی کھڑکیون
مین حسین حسین عورتون کو زیور سے مرصع کہ جھانک رہین تھین دیکھا انکو
کمال رنج ہوا بعد ملاقات کے یہ ذکر بھی کیا کہ آپ کے مکان کی عورتین
بڑی بے غیرت ہین کہ کھڑکی سے جھانکتی ہین درویش نے کہا کہ جائیے
دیکھیے اسمین کوئی عورت نہین مین اہل وعیال نہین رکھتا ہون جاکر دیکھا
تو کچھ نہین تھا تب وہ سخت پریشان ہوئے درویش نے کہا کہ حورین
میری ملاقات کو بہشت سے آئین تھین انکو مجھسے محبت تھی تمکو بھی
میرے سبب سے نظر آگئین آپ سے جب ہم لوگ اس قسم کی حکایت پر پوچھتے
تھے کہ یہ کیا نسبت ہے ہملوگو نکو کیسی حاصل ہوگی اوسکے جواب مین ہمیشہ
یہی فرماتے تھے کہ بغیر فضل الٰہی کچھ نہین ہوتا ہے سنا ہی کہ حضرت مجدد
الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت باقی باللہ رح کی ملاقات کو آئے تو بعض
لڑکے حضرت مجدد صاحب اور بعض حضرت باقی باللہ رح کے نماز مغرب کے
وقت کہ نماز جماعت سے ہو رہی تھی لڑکون نے کھیل شروع کیا کہ نماز ہون

کے جوتے برابر کرکے رکھو ایک لڑکے نے کہا کہ اسطرح سے نہین بلکہ دوزخی کے جوتے کو نیچے سیڑھی کے رکھو اور بہشتی کے اوپر رکھو بعد نماز حضرت باقی باللہ رح نے خادم سے کہا کہ دو پیسہ کی روٹی ان بچون کو بازار سے لاکر کھلا دو جب کھلائی گئی وہ کشف جاتا رہا بتائیے کہ اون بچون نے کون سی ریاضت کی تھی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بازار کی چیز سخت مکروہ ہی اسیطرح جب شاہ امداد اللہ صاحب ہندوستان مین حلقہ کرکے توجہ دیتے تھے تو ایک دہقانی کا لڑکا بھی بٹھلایا گیا او سپر مقام شہدا کھلگیا کتنے سر کٹے کٹے نظر آتے تھے وہ لڑکا چیخا اسکے افشا پر ڈانٹ دیا گیا ایکدن ہمنے ذکر مراقبہ معیت و اقربیت کا کیا کہ اس زمانہ مین لوگ نہایت فخر سے ذکر کرتے ہین کہ ہم لوگون مین مراقبہ معیت و اقربیت وغیرہ کا ہوتا ہے اور تم لوگون مین کم ہوتا ہے حضرت نے فرمایا وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً پس یہ تو قرآن شریف سے ثابت ہے، ایک مرتبہ آپنے فرمایا کہ جو ذکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا او سکو سب پر فضیلت ہے جیسے اللہ الصمد پانچسو مرتبہ حضرات چشتیہ مین مقرر ہے کہ بعد ظہر کے پڑہے فرمایا کہ پڑہنا جائز ہے مگر قل ہو اللہ احد الخ پڑہنا حدیث سے ثابت ہی اسکا فیضان اور قسم کا ہی ہمنے بعد وفات حضرت قبلہ رض کے خواب مین دیکھا کہ آپ مسجد سے چلے آتے ہین اور

پیچھے پیچھے جناب احمد میان صاحب میلا کپڑا پہنے ہوئے مثل ماتم زدون کے
ہین فرمایا کہ سب پردے مین آئے مگر تم نہین آئے یہانتک کہ آپ مقبرہ
مین چلے گئے اور خواب مین ہم روئے اور جواب دیا کہ حضرت اسلیے نہین آئے
کہ خدانخواستہ آپکی عظمت نہین تہی بلکہ اسلیے کہ حضور کا مزار دیکہا نہین
جاویگا فقط آخر مین مزار پر حاضر ہوا پہلے حضرت احمد میان صاحب
کی زیارت ہوئی ہم وہ لپٹ کر خوب روئے ٥

کشتۂ عشق وارد نگذارد بدینسان بجنازہ گر نیائی بمزار خواہی آمد

ایک مرتبہ آپنے فرمایا کہ کسی کا مرید اگر کسی دوسرے مشائخ کے پاس جاوے
جو شیخ اول سے دونون تعلق رکہتے ہون تو شیخ کا فیضان بواسطہ
اسکے آتا ہے چنانچہ ایکبار جناب مولانا احمد حسن صاحب نے جناب شاہ
امداد اللہ صاحب کو لکہا تہا کہ چونکہ آپ بہت دور رہتے ہین اور
حضرت مولانا صاحب قریب رہتے ہین اسلیے اگر آپکی اجازت ہو تو
مولانا مدظلہ سے بیعت و استفادہ کرین مجہسے بہی مولانا احمد حسن
صاحب نے حضرت مولانا رض سے کہلوایا تہا کہ مرید کرلین آپنے انکار فرمایا
بہرکیف جناب شاہ امداد اللہ صاحب نے مجہسے فرمایا کہ مولوی احمد حسن
صاحب سے کہدینا کہ جہان تمکو نفع ہو وہان سے حاصل کرو اور تمنے جو لکہا ہے
کہ جب ہم مولانا صاحب کے یہان پہونچے تو ایک تجلی نظر آئی وہ تجلی برقی تہی

اور وہ فیضان بصورت تجلی حقیقت مین شیخ اول کا تہا یعنی حضرت شاہ محمد آفاق
صاحب رض کا - آپنی تفکر کی بہت تعریف کی کہ منازل توحید اس سے بہت طے
ہوتے ہین مثل اس آیت کے کہ اٰیۃ لھم الارض المیتۃ دوسرے والشمس
تجری لمستقر لھا فرمایا کہ ہر کس وناکس سے ملنے جلنے مین عالم ہی
کیون نہو قبض ہوجاتا ہے ناجنس سے ہرگز نہین ملے فقیر کو بجز شاہ امداد اللہ
صاحب کے کسی سے ملنے کی اجازت نہین دی ایک بار ہمنے عرض
کیا کہ دنیا کی واسطے ہمکو دعا مانگتے شرم آتی ہی ارشاد ہوا کہ اللہ تعالی
نے فرمایا ہے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب النار شعر حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب دام برکاتہ
غریق بحر وحدت ام بگرداب در افتادہ + ہزاران موج از ان
خیزد بہر موجش گرفتارم + مولوی نور محمد صاحب مدرس فتحپوری فرماتے تہی
کہ ایک بار زمانہ قربانی کا تہا کہ ہم حاضر خدمت ہوئے اتفاق سے
کھانا آیا اور اوسمین گای کا گوشت بہی تہا فرمایا کہ آؤ یہ گوشت کھاؤ
کہ حلال ہے پہر دوسرے دن پنجشنبہ کا دن تہا کہانا آیا فرمایا کہ آجکے
دن بزرگان دین نے اسکے کھانے سے احتراز کیا ہے ایکبار
ہم مراد آباد شریف پہونچے ہم نے مقبرہ مین چارپائی اوسی جگہہ
تبرکا بچھائی جہان حضرت آرام فرماتے تہے بیس بائیس آدمی گورکھپور کے

حضرت کے مرید ہوئے مگر ہیبت سے کچھ ورد وظیفہ حضرت سے
پوچھہ نہ سکے وہان سے آکر آپس مین قیل و قال کر رہے تھے ہمنے پوچھا
کیون بحث کرتے ہو اونہون نے حال بیان کیا کہ ہم کچھہ نہین پوچھہ سکے
پھر ہمنے کہا کہ جس شخص کو جو بات پوچھنا ہو ہمسے پوچھے چنانچہ ہر شخص نے
مختلف باتین وظائف وغیرہ کی پوچھین ہمنے حسب حال ہر ایک کے
تعلیم کر دیا بہت نذر جمع ہو گئی حضرت احمد میان صاحب اور حضرت قبلہ رض
کو معلوم ہوا تو بہت خوش ہوئے۔ شاہ محمد مونگیری نے ہمسے بیان کیا
کہ حضرت نے علالت مین ایک مسئلہ شافعیہ پر عمل فرمایا جب ہم حاضر
ہوئے تو ہمنے عرض کیا کہ اس مسئلہ مین حضور کے عمل کرنے سے ہمکو
خطرہ ہوا حضرت نے فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی ہمکو زیارت ہوئی
فرمایا کہ تم بیمار ہو اس مسئلہ مین ہماری طریقہ پر عمل کر لو ہمنے کہا کہ بہت
اچھا آداب سو جہ سے ہمنے عمل کر لیا جب دوسری بار ہم حاضر ہوئے
تو پھر ہمنے اسی مسئلہ کو حضرت سے پوچھا کہ اس مسئلہ مین امام شافعی
رحمہ اللہ کو تفرد ہے اور قوی مسئلہ حنفیہ کا ہے فرمایا کہ اچھا ہوا تم آئی
ہمکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت ہوئی اور فرمایا کہ وہ لڑکا اس مسئلہ
مین حق کہتا ہے پھر ارشاد ہوا کہ ہمنے بسبب علالت کے عمل کر لیا تھا
اب بطریق حنفیہ ہمیشہ عمل کیا کرینگے اور راقم کو حضرت نے کلمات حضرت علی رض

رضی اللہ عنہ سے ایسا کلمہ بہی فرمایا تہا جس سے ہمکو اپنے سید ہونیکا اور
اونکی محبت کا یقین ہوگیا ہمنے عرض کیا کہ اس کلمہ کو لکھدیجیے کہ قیامت
کے روز اسی کے ذریعہ سے بخشایش چاہینگے اسپر آپ بہت خوش
ہوئے اور ہمیشہ بعد اس حکایت کے بہت محبت سے پیش آتے تہے
یہانتک کہ ایکبار مجمع عام مین آپنے اپنی چارپائی پر مجھکو بٹھلایا اسیکے
بعد ایکبار شیخ احمد مکی صاحب سے آپنے فرمایا تہا کہ تم انسے بہی ملتے
ہو اونہون نے کہا محل مین رہتے ہین انسے کیونکر مل سکتے ہین اور باہر
گلیون مین پہرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ یہ بادشاہ ہین ہم تم سب انکی
رعیت ہین بعد ازان آپنے بمقابلہ مولوی سلیمان صاحب وغیرہ کے ہاتہہ
اوٹھا کر دعا فرمائی کہ الٰہی انکی گہی اور جوڑی اور محل سب انکو ہمیشہ میسر رہے
بموجب وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کے یہ سب لکھا گیا اور پورا سید
ہونا ہمارا اس سے واضح ہوا۔ ایکبار ہمنے وقت رخصت کے عرض کیا کہ کچھہ
نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا واذکر اللہ عند کل شجر وحجر یہ اشارہ
طرف ذکر دائمی کے تہا اور کتاب حدیث نسائی شریف کو کچھہ پڑھوا کر
مجھکو دیا اور فرمایا کہ ہر روز کچھہ پڑہ لیا کرو یہ کتاب حضرت
کے دست مبارک کی صحیح کی ہوئی ہے ایک مرید نے حضرت قبلہؒ
سے عرض کیا کہ آپ کتابین دیکھا نہین کرتے اور ہر ایک سوال کا فوراً جواب

شافی فرمادیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ مجھکو حضرت علی رضہ خود بتلاجاتی ہین

وصل

باب ارشادات متفرقہ تمامی پرتہا کہ بعض روایات دیگر تحقیق مین آئین لہذا درج ہوتی ہین **درالمعارف** مؤلفہ شاہ رؤف احمد صاحب مجددی مشتملبر ملفوظات حضرت شاہ غلام علیصاحب علیہ الرحمہ ہے اون ملفوظات مین یہ تذکرہ سردفتر اولیاء اللہ حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کا نظر سے گذرا در تعریف حضرت خواجہ ضیاء اللہ کہ از اعاظم خلفاء حضرت قبلۂ عالم بودند فرمودند کہ ہر کہ دیدن نسبت مجددی مجسم خواہد حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ را بیند و نیز فرمودند کہ حضرت خواجہ ضیاء اللہ در آخر شب گریہ وزاری میکردند و مردمان را زجر و تنبیہا بیدار میساختند و میگفتند کہ ای وای برشما کہ دعوی محبت آلہی میکنید و یار و محبوب شما بیدار است و متوجہ بشماست و شما خفتہ اید و غافل از و در دعوی محبت شما دروغگو اید و الا حال عاشقان این ست ع

مجنون بخیال زلف لیلی در دشت	در دشت بجستجوی لیلی میگشت
میگشت بدشت بر زبانش لیلی	لیلی میگفت تا زبانش میگشت

تذکرہ اعلحضرت شاہ آفاق رضی اللہ تعالے عنہ

ایکبار اعلحضرت رض کا اثنای سفر مین مکن پور سے گذر ہوا آپ مزار

شریف حضرت شاہ مدار رضی اللہ عنہ پر ایک ایک پہر مراقب رہتے تھے
کھانا اون دنون ترک ہوگیا تھا فقط اعلیحضرت رض سے مولوی محبوب علی صاحب
دہلوی و مولوی نصیر الدین صاحب ثانی اور حضرات علما سے چار شخص اور
یہ سب لوگ ایکوقت مین مرید ہوئے ایک عورت نے اعلیحضرت رض کی خدمت
مین اولاد کی درخواست کے آپنے اگال پان کا عنایت فرمایا وہ عورت
اگال وہین بوریے کے نیچے رکھکر چلی گئین پہر چار پانچ مہینے مین آئین
اور اولاد کی درخواست کی حضرت نے فرمایا بوریا اوٹھا کر دیکھو اونھون
نے بوریا اوٹھا کر دیکھا تو وہی اگال بچہ ایک بالشت کا بنکر رہ گیا تھا

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود	گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

شعر حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب خلیفہ اعلیحضرت رض

یقینم شد بحمد اللہ کہ من از روح نزدیکم	چو خود فرمود در قرآن نفخت فیہ من روحی

حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب علیہ الرحمہ

برادر خورد حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب آپکو بیعت و اجازت جناب
اعلیحضرت رض سے تھی تعلیم تلقین حضرت خواجہ علاء الدین علیہ الرحمۃ سے
پائی تھی آپ وعظ فرمایا کرتے تھے خود آپکا مدرسہ تھا درس حدیث و فقہ
و تصوف کا دیا کرتے تھے حلقۂ توجہ بھی ہوتا تھا اوائل مین بیس تیس
آدمی حلقہ مین بیٹھتے تھے حضرت کی گزران توکل پر تھی اور نواب چھتاری

آپ کی خدمت کیا کرتا تہا حضرت باقی باللہ رضہ کے مزار کے پاس سامنے مسجد کے آپکے قبر شریف ہی۔ ایک شخص آپکو غائبانہ سخت و درشت کہا کرتا تہا اور کسی بیشرع ننگے فقیر کا معتقد تہا حضرت سے جب کہا گیا آپ ہنس دیتے تہے جب باصرار عرض کیا گیا فرمایا کہ اوسکو کسی طرح سے یہان لے آؤ جب آپکے سامنے لائے اوسپر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ فوراً مرید ہو گیا اور صاحب صوم و صلوٰۃ تمام عمر رہا کہتا تہا کہ جب حضرت کو مینے حجرہ مین دیکہا تو معلوم ہوا کہ کوئی شیر بیٹہا ہے

ہیبت حق ست این از خلق نیست	ہیبت این مرد صاحب دلق نیست

ایکبار پانچ چہہ آدمی آپکے مارنے کے قصد سے آئے جب سامنا ہوا تو فوراً مرید ہو گئے ایک روز قریب عصر کے ایک پیر مرد حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ میرا لڑکا کہین چلا گیا ہے اوسکی بیبی مین اور اوسکی والدہ سب پریشان ہین حضرت رضہ نے فرمایا کہ اوسکو خدا لے آویگا عرض کیا کہ کچہہ پڑہنے کو بتا دیجیے فرمایا کہ اچہا گیارہ بار درود اور پچیس بار سورۂ والضحی مع بسم اللہ اور پچیس بار یہ دعا اللھم رد علی ضالتی پہر پچیس بار سورۂ والضحی مع بسم اللہ اور درود گیارہ بار پڑہو صبح کو وہ صاحب آئے اور عرض کیا کہ شب کو عشا کے وقت میرا لڑکا آ گیا اور اوسنے بیان کیا کہ مین بائیس میل چلکر آیا ہون عصر کے وقت میرا جی گہبرایا اور یہی خیال آیا کہ گہر کو چلو راستہ مین بہت تیز رفتار ہو گیا تہا

کہ اسوقت آن پہونچا- ایک مساۃ نے اپنے فرزند کو آپکی خدمت مین بہیجا
کہ میرا داماد خفا ہوکر چلا گیا آپ کچہہ وظیفہ بتلائین کہ وہ بغیر میرے بلائے خود چلا آئے
حضرت نے فرمایا بعد نماز عشا کے دوسو بار پڑہو یا مقلب القلوب والابصار
قلب قلبہ الی الخیر اوسکے گہر کیطرف پڑہتے وقت مونہہ کرکے بیٹہنا اللہ تعالے
اوسکو لے آئیگا اول و آخر درود اسمین بہی بتایا تہا صبح کو اوسنے کہلا بہیجا
کہ حضرت کی برکت سے میرا داماد نماز کے وقت صبح کو آگیا اور مجہسے اپنی قصور کی معافی
چاہی حضرت ملا احمد صاحب دہلوی علیہ الرحمہ خلفاء آنحضرت رض سے تہے
تہجد گزار اور جبتک طاقت رہی پنجگانہ نماز جامع مسجد دہلی مین ادا فرماتے تہے
آخر عمر مین حج کو روانہ ہوئے اور جدہ سے پیادہ پا مدینہ منورہ گئے اور وہان سے
بیت اللہ تشریف لائے جب حج کرکے دہلی مین آئے وہین انتقال فرمایا لوگون نے بعد تجہیز
و تکفین کے کسی مقام پر ارادہ دفن کرنیکا کیا لیکن جب قبر کہودی گئی کوئی لاش
نکل آئی اور ایک قبر بعد کہودنیکے ڈہا گئی پہر ایک قبر کہودی گئی اوسمین بہی لاش
نکل آئی یہانتک کہ دن تمامی کے قریب آگیا آخر اونکی فرزند نے ظاہر کیا کہ انکی وصیت تہی
پائین مزار حضرت باقی باللہ رض کی دفن کرنا لیکن اونہونے پہلے سے اسوجہ سے ظاہر نہین کیا تہا کہ تکلیف
صرف کسیکو نکرنا پڑی بالجملہ وہان ایک شخص حاضر تہے کہ اونہونے پائین مزار حضرت
باقی باللہ رض کے زمین قبر کے واسطے خرید لی تہی وہ شخص بولے کہ مینے وہ زمین
خدا کے واسطے انکو دیدی چنانچہ وہین آپ کو دفن کر دیا علیہ الرحمۃ

باب پانچوان کرامات مین حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے

ایکبار ہم اور شاہ احمد سعید صاحب اور شاہ عبد اللطیف صاحب مونگیر سے
بعزم مراد آباد چلے راستہ مین آپسمین یہ مشورت ٹہیری کہ حضرت کو کیا نذر
کرین راقم نے کہا کہ یہ شال چادر جو آپکے والد نے آپکے عقد مین دی ہے
اسی کو پیش کرین اسکے عوض کوئی کپڑا دولائی حضرت کی مانگینگے بعد
پہونچنے مراد آباد شریف کے یہ سب مشورہ بہول گئے بعد مغرب کے
شاہ احمد سعید صاحب و شاہ عبد اللطیف پیر دبانیکو گئے آپنے وہی
ذکر نکالا اور فرمایا کہ بہت لوگ شال لاتے ہین مگر ہمکو روئی دار
کپڑے سے رغبت ہے کہ جاڑا جاتا ہے حیدر آباد سے کوئی شخص بہت کپڑے
شال کے میرے لیے لائے تھے مگر ہمنے پسند نہین کیا بعد اسکے حضرت قبلہ نے
نے اون دونون سے فرمایا کہ تمہارے مولوی صاحب کے پاس کیا دولائی
نہین ہے یہ دونون میرے شاگرد بھی ہین خیال انکا راہ کی تقریب کی طرف
نہین گیا جب لوگ حجرے سے آئے تب ہم طلب ہوئے پھر ہمسے بھی
فرمایا کیا دولائی تمہارے پاس نہین ہے عرض کیا کہ بوجہ بار سفر کے
لحاف و دولائی نہین لائے ہین مگر متعدد کپڑے از قسم شال وغیرہ
ہین ہان یہ تمنا تھی کہ حضور ہمارا دوشالہ قبول فرماوین مگر میرے دلمین

دولائی لینے کی تمنا تھی الغرض آپ وہ دولائی بغل مین لیے ہوئے مسجد مین تشریف لائے اور مجھے پکارا اور فرمایا یہ دولائی کو کسی سے بیان نکرنا اور ہمنے بہت برس اسکو اوڑھا ہے بعد ازان ارشاد ہوا کہ اسکو اوڑھ کر امامت کیا کرو اور مراقبہ کیا کرو اور ہمنے تمکو یہ خرقہ دیا یہ بھی ارشاد ہوا کہ نجس جگہہ اسکو اوڑھکر نجانا ایکبار چودھری حشمت علی صاحب مرحوم حضرت قبلہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اونکے ساتھہ پچاس ساٹھہ آدمی تھے اور ایک ہاتھی بھی تھا حضرت نے بنیون سے خوراک عمدہ ہاتھی کیواسطے دلوا دی اور یہ سب لوگ مسجد مین آکر بیٹھے اوسوقت کھانا اوسقدر موجود تھا حضرت رضی کی والدہ صاحبہ علیہا الرحمہ نے آپکو پکار کر کھانا دیا دو روٹیان اور دو کریلے تھے آپنے چودھری صاحب کے سامنے رکھدیا اور فرمایا کھاؤ اونھون نے کچھہ تامل کیا فرمایا کم ہے اس خیال سے نہین کھاتے ہو پھر رومال سے اوسکو ڈہانک دیا اور رومال کے اندر سے نصف نصف روٹی اور نصف نصف کریلا اون سب لوگون کو کہ پچاس ساٹھہ آدمی تھے بانٹ دیا بعد فراغ طعام کے چودھری صاحب کو از بس تعجب ہوا عرض کیا رومال کو اوٹھا کر دیکھلون آپنے فرمایا کیا مین منع کرتا ہون بالجملہ اونھون نے رومال کو اوٹھا کر دیکھا تو دونون روٹیان اور دونون کریلے مُسَلَّم موجود تھے چودھری صاحب پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ بدن مین لرزہ آگیا ایسا ہی حضرت قبلہ رضی نے

ایک مٹی کی بدھنے مین شربت بنا کر اون سب آدمیونکو پلایا اور شربت سے وہ بدھنا ویسا ہی لبریز تھا ایکبار وزیر لکھنؤ پر عتاب شاہی ہوا وہ ازبس متفکر تھے سیف الدولہ مرحوم کہ حضرت قبلہ سے عقیدت رکھتے تھے اونھون نے وزیر صاحب سے کہا کہ اب کوئی چارۂ کار نہین ان دنون حضرت لکھنؤ مین آئے ہوئے ہین اونسے اگر التجا کیجیے تو یہ کام ہو جائے بالجملہ وہ حضرت قبلہ رض کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض مطلب کیا حضرت نے بشارت فرمائی بادشاہ نے وزیر صاحب کو بلا کر اعزاز بخشا وزیر صاحب دو ہزار روپیہ نذرانہ لائے حضرت نے فرمایا روپیہ ہم کیا کرینگے تم اس روپیہ سے قرآن شریف چھپوا دو پھر آپ لکھنؤ سے چلے گئے اور ایک برس کے بعد پھر لکھنؤ آنیکا آپکو اتفاق ہوا وہان قرآن شریف چھپے ہوئے طیار تھے وزیر صاحب کو خبر ہوئی ایک اونٹ پر تمام جلدین قرآن کی لدوا کر اور بمزید انبساط ایک گھوڑا مع ساز و یراق ساتھ لیکر آئے اور نذر کیا حضرت بہت خوش ہوئے اور وہان سے سندیلہ کیطرف روانہ ہوئے اور سندیلہ تک سارے قرآن شریف بانٹتے آئے بلکہ اونٹ بھی دیدیا اور محتاجونکو گھوڑے کا ساز و یراق تک تقسیم کردیا اور آخر مین گھوڑا بھی کسیکو عطا فرما دیا مولانا محمد علی صاحب نے نقل فرمایا کہ حضرت قبلہ رض عالم سیاحت مین ایک گانوکے کنوین پر پہونچے وہان ایک لڑکا

پانی بہرہا تہا آپنے اوس سے پانی طلب کیا اوسنے نہین دیا آپ زنخدان
مبارک عصا پر ٹیک کر کھڑے ہوگئے اوس کنوین مین جوش آیا اور اسقدر
پانی نکلا کہ وہ لڑکا بہ گیا مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ حضرت
قبلہ رض کو عالم سیاحت مین ایک مقام پر دو شخص پیش آئے اونہون نے عرض کیا
کہ ہمارا مقدمہ ضلع مین ہے اور آج ہمارے پاس سمن آیا کہ اسی تاریخ حاضر
کچہری ہو اور بعد مسافت اسقدر ہے کہ آج ہم وہان کسیطرح پہونچ
نہین سکتے حضرت نے فرمایا آنکہین بند کرو اونہون نے آنکہین بند
کرلین جب آنکہین کہولین تو کچہری کے دروازے پر کھڑے تہے **مولوی**
عبدالسبحان صاحب نے پٹنہ مین ابوسعید خانکی بیٹی سے خفیہ عقد کیا تمام لوگ
اونکی برادری کے اور اہل شہر اونکے درپئے قتل کے ہوئے کیونکہ وہان
رواج نکاح ثانی کا نتہا اور اس سبب سے کہ اتنے بڑی رئیسہ سے کیون عقد کیا
حکام شہر بہی رنجیدہ تہے اور چاہتے تہے کہ کسی طرح وہ قید ہوجائین
اور ریاست پر قابض نہون مولوی عبدالسبحان صاحب نے اپنے ایک
دوست کو حضرت قبلہ رض کیخدمت مین واسطے استمداد کے بہیجا حضرت
نے مجمع عام مین فرمایا اگر اونسے نکاح کیا ہے تو کسی کی عداوت سے
کچہہ نہوگا لوگ خود شرمندہ ہونگے اور اگر نکاح نہین کیا ہے تو البتہ
تباہ ہوگا اللہ کی قدرت کہ لاکہون روپیہ اوسکے رشتہ دارونکا صرف ہوا

اور سب حاکم ایکدل تہے اور قسم قسم کے جہوٹے مقدمات خونریزی وغیرہ کے اونپر قائم کیے گئے لیکن مولوی صاحب ویسے رہے مولوی عبدالسبحان صاحب نے اوسی زمانہ مقدمات مین حضرت قبلہ کو جلد تفسیر کبیر اور تنبا کو بھیجی تہی آپکی خدمت مین پیش کی گئی تہوڑی دیر آپ تفسیر دیکھتے رہے پہر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تفسیر کبیر جو امام فخرالدین رازی نے لکہی ہے اس سے اچھا مین لکہہ سکتا ہون یا نہین راقم متحیر ہوا کہ اسکا جواب کیا دون عرض کیا کہ بیشک حضور بہی نکات علمی بیان فرماسکتے ہین مگر اس کتاب مین علوم بلاغت وغیرہ ہین آپنے فرمایا ع

گر باستدلال کار دین بودی	فخر رازی راز دار دین بودی
علم منقولات علم انبیاست	علم معقولات علم اشقیاست

پہر ہوا ایسی چلی کہ ورق اوڑ گئے حضرت نے فرمایا کہ ورق پراگندہ کو تم ملا سکتے ہو جب ہمنے اوراق کو جمع کیا تو فرمایا کہ اسکا مطلب بہی بیان کر سکتے ہو اون اوراق مین سے سورۃ انزلنھا وفرضنھا الخ کو فرمایا کہ اسکے معنے کہہ سکتے ہو عرض کیا کہ ہمارے شاگرد طالب العلم اسکے معنی مع تفسیر کہہ سکتے ہین فرمایا کہ اچھا کہو تمام علم ہمارا اسلب ہوگیا حتی کہ لفظ بہی سمجہہ مین نہین آتے تھے فرمایا کہ اسکی ترکیب ہی کہدو

آپ دست مبارک مونہہ پر رکھکر مسکراتی جاتی تہے ہمنے عرض کیا کہ یہ حضور
کی ولایت اور کرامت ہی ورنہ ہمارے شاگرد تفسیر بیضاوی کا مطلب
کہدیتے ہین حضرت قبلہ رض مقبرے مین آرام فرماتے تہے اخیر شب
قریب سحر کے ایک مرید آپکا مقبرہ مین گیا تو دیکہا کہ چارپائی پر لیٹے
ہین لیکن سر مبارک مونڈھے پر جدا رکہا ہی وہ گہبراکر وہان سے مسجد
مین آئے اور بسبب خوف کے کسی پر ظاہر نکر سکے جب صبح کی اذان ہوئی تو
دیکہا کہ آپ مقبرے سے باہر نکلے حضرت سے یہ واقعہ دیکہا ہوا اپنا عرض کیا
آپ خفا ہوئے اور فرمایا کہ ہرگز کسی سے نکہنا لیکن فلان شخص سے کہدیا
ہم مونگیر سے مرادآباد شریف کو آئے غم رہا کرتا تہا کہ ہر ایک کو مکہ مدینہ
جانیکا شوق رہا کرتا ہے ہمکو کیون نہین ہوتا ہی کیا ہمکو ایمان نہین ہے
حضرت مسجد مین تشریف لائے اور حسب معمول مولوی عبدالکریم صاحب
کو فرمایا کہ قرآن شریف لاؤ عبدالرحمن خان بہی تہے مجہسے کہین پوچہ بیٹہے
کہ اس لفظ کو قراء سبعہ نے کیسے پڑہا ہے ہمسے کب بیان ہو سکتا تہا آپ
خفا ہوئے کہ ہاے تمنے لکہا پڑہا سب چوپٹ کردیا اور فرمایا کہ ایسے
لوگونکو باندہ کر ہم یہ لفظ سنکر ڈرے کہ بددعا کرتے ہین مسکراکر فرمانے
لگے کہ اور تہین بس انکو باندہ کر مکہ مدینے بہیجیے خدا کی قدرت کہ اوسی
مہینے یا کچہ کم و بیش مین راقم کو سفر حجاز پیش ہوا اور زیارت حرمین نصیب ہوئی

چودہری نصرت علی صاحب رئیس سندیلہ کہتے تھے کہ جب حضرت سندیلہ
مین تشریف لاتے تھے اوسوقت ایک مجذوب ننگے پہرا کرتے تھے ہم لوگ
کم سن تھے مجذوب صاحب سے ہمنے کہا کہ اس مکان مین چلیے حضرت بسبب
سردی کی دولائی اوڑہے ہوئے دہوپ مین لیٹے تھے جب آپکی نظر پڑی
تو فرمایا کہ تمکو شرم نہین آتی ہے بڑے بیغیرت ہو اونکو ہوش آگیا اور کپڑا پہنا
پہر کبھی چودہری صاحب سے اور اونسے ملاقات ہوئی تو کہتے تھے تم مجھکو
ہوش مین لائے حضرت قبلہ رض ایک مقام پر کھڑے تھے سامنے سے
ایک جنازہ نکلا آپنے لوگون سے پوچھا کہ جنازہ کسکا ہے عرض کیا کہ یہہ
ایک لڑکی جوان تھی اوسکا جنازہ ہے حضرت نے فرمایا یہ تو زندہ ہے
لوگون نے جنازہ رکھکر مونہہ کھولکر دیکھا تو سانس کی آمدورفت معلوم
ہوئی گھر لیگئے پھر وہ لڑکی اچھی ہوگئی ایک شخص آپکے معتقد تھے آپنے
خواب مین اونکو کچھ پڑہنے کو فرمایا لیکن سالہا سال گذر گئے بسبب
موانع کے حاضر خدمت نہو سکے جب حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ مجھکو
کوئی وظیفہ ارشاد فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ اتنے برس ہوئے ہمنے
تمکو بتلایا تھا اور وہی الفاظ پڑھکر سنائے جو خواب مین تعلیم فرمائی تھی
منجملہ کرامات آپکے یہہ ہے کہ قریب چار لاکھہ آدمیون کے آپکے مرید ہوئے
ساٹھہ برس تک آپنے ارشاد فرمایا آپکے مریدون مین بہت سے علما و فضلا بہی

ازانجملہ چند حضرات کے اسمار درج ہوتے ہین جناب مولوی
لطف اللہ صاحب مدظلہ فرماتے تہے کہ مین مرادآباد نہین حاضر
ہوا کہ آپ کا قلب نہایت صاف ہے ہماری ظلمت قلب سے فوراً مطلع
ہوتے اوسوقت ہمکو بڑی ندامت ہوتی اور فرمایا کہ ہمکو بیعت عثمانی
حضرت سے حاصل ہے اور مین اونکا مرید ہون پہر فرمایا کہ ایک روز
خواب مین دیکہا کہ آپ تخت پر بیٹھے ہین مسکرا کر کسی سے فرماتے ہین کہ
لوگ کہتے ہین کہ یہ بہی ہمارے مرید ہین اور اشارہ مرید ہونے کا ہماری
طرف فرمایا مولانا عبدالکریم صاحب کہ فی الحال ساکن مرادآباد شریف
ہین اور مدت دراز حضرت قبلہ رض کی صحبت مین رہے ہین مولانا نور محمد صاحب
مدرس اول فتحپور خلص مریدان حضرت قبلہ سے ہین مولانا حاجی سید
ظہورالاسلام صاحب مقیم فتحپور خواص مریدان حضرت قبلہ سے ہین
مولوی سعادت حسین صاحب مدرس کلکتہ انکے شاگرد سیکڑون
عالم ہین مولوی کمال صاحب مدرس پٹنہ انکے بہی صدہا شاگرد ہین
اور خود مولانا عالم علی مرحوم کے شاگرد ہین مولوی جان علی صاحب
محدث سنبہل مرادآبادی مہاجر مکہ معظمہ مولوی عبدالغنی صاحب
ساکن ڈمرانوان ضلع عظیم آباد پٹنہ مولوی حکیم علی حیدرخان صاحب
کہ بڑے مست و مدہوش اور قدیم ارادتمند ومحبین ہین اہل بیت کی محبت انپر

غالب ہے مولانا عبدالشکور صاحب ساکن ہرگانواں ضلع عظیم آباد
مولانا محمد عمر صاحب ولایتی مدرس اول مونگیر مولانا حکیم لطف الرحمن
صاحب فی الحال ساکن پٹنہ مولانا عبدالغنی صاحب مدرس اول
ریاست حیدر آباد انکے صدہا شاگرد ہین مولوی ابوسعید صاحب
ساکن ایرایان مولوی عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی مشاہیر
علما سے ہین مولوی امیر احمد صاحب مرحوم مولوی حفیظ اللہ
صاحب فی الحال ساکن پٹنہ مولوی ظہیر احسن صاحب نیموی مناظر صاحب تصنیف
مولوی مسیح الزمان صاحب شاہجہانپوری استاد نواب نظام حیدر آباد
مولوی حکیم الدین صاحب عظیم آبادی مولوی وحید الزمان صاحب
جامع معقول و منقول مولوی حکیم رشید النبی صاحب ساکن ضلع عظیم آباد
پٹنہ مولوی محمد حنیف صاحب مقیم کانپور آرہ مولوی عبدالحکیم صاحب
ساکن آرہ مولانا التفات احمد صاحب بسوہ فتحپوری مولوی نورالدین
صاحب پنجابی مولوی نور محمد صاحب ثانی مولوی قاسم علی صاحب
فرزند اکبر مولانا عالم علی صاحب مرحوم مولوی عبدالسبحان صاحب رئیس عثمنپور
مولوی عبدالصمد صاحب مدرس داناپور مولوی محمد ناظر صاحب
بہاری مولوی محمد رضا صاحب کانپوری مولوی رضا علی صاحب
بریلوی مولوی وصی احمد صاحب مدرس پیلی بھیت مولوی

عبدالغنی صاحب مرحوم بہاری اجلۂ علما سے تھے حضرت سے اجازت
رکھتے تھے صاحب تصنیف وارشاد تھے مولوی محمد علی صاحب
مرحوم مرادآبادی صاحب کلمات طیبات مولوی محمد علی صاحب ردولوی
مولوی حکیم عظمت حسین صاحب کہ صحبت بابرکت مین حضرت قبلہ رضہ کے رہے
اور حدیث شریف پڑہی مولوی عین الدین صاحب مرحوم واعظ
مولوی لطف علی صاحب مرحوم عظیم آبادی اکثر علما اونکی شاگرد
تھے مولوی حیدر علی صاحب چاٹگامی مولوی عبدالمنعم صاحب
سپرنٹنڈنٹ مدرسۂ چاٹگام مولوی سید ذوالفقار احمد
صاحب بھوپالی ادیب صاحب تصنیف ہین حافظ علی حسین صاحب
خوشنویس خط نسخ ونستعلیق کاتب کتاب ہذا سید محمد قاسم خلف مصنف کتاب ہذا
ہم جب حاضر خدمت ہوئے تو عرض کیا کہ یہ لڑکا ہمارا ہے دس برس کی اسکی عمر ہے
حضرت انس رضہ نے دس برس کی عمر مین آنحضرت صلعم سے بیعت کی تھی اسکو بھی مرید
کر لیجیے اور دعا کیجیے کہ عالم ہو جائے حضرت قبلہ رضہ نے سر پر ہاتھ پھیرا اور
فرمایا مرید ہو گئے اور مولوی ہون یا نہون مگر متقی ضرور ہو جائین
ایک روز حضرت قبلہ رضہ نے ہمارے خطرہ پر مطلع ہو کر ارشاد فرمایا
کہ مین خدا نہین ہون میرا کام دعا کرنا ہے اور فرمایا خدا ہر جگہ ہے اوسی
سے معاملہ رکھو ہمنے عرض کیا بہت اچھا اور چار قدم چلے پھر آپنے مسکرا کر

ارشاد فرمایا کہ سال مین دو مرتبہ آجایا کرو گندھی کی دوکان پر آنے سے کچھ نہ کچھ بو آہی جاتی ہے اور جاؤ یہان آتے مین تمہارا کبھی خرچ نہین ہوگا چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا ۵ گلے خوشبوی درحمام روزے + رسید از دست محبوبے بدستم + بدو گفتم کہ مشکے یا عبیری + کہ از بوی دلاویز تو مستم + بگفتا من گلی ناچیز بودم + ولیکن مدتے با گل نشستم + جمال ہمنشین درمن اثر کرد + وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم + منشی منیرالدین صاحب کہتے تھے کہ دانا پور کے رئیس تھے آپکو خط لکھا کہ ہماری لڑکی بہت بیمار ہے دعا فرمائیے کہ صحت ہو آپکے پاس خط پہونچنے نہین پایا تھا کہ وہ لڑکی مرگئی آپنے جواب خط مین لکھا کہ ہم اوسکے مغفرت کی دعا کرتے ہین نقل ہے کہ جب چودھری حشمت علی صاحب مرحوم رئیس سندیلہ ملانوان مین تھے ہمراہ و نکے چودھری نصرت علی صاحب بھی تھے یہ حضرت قبلہ رض سے مشکوۃ شریف پڑھتے تھے ایک شب حضرت قبلہ رض نے چودھری نصرت علی صاحب سے فرمایا کہ کل صبح کو یہان بہت شور وغل ہوگا کہ سندیلہ مین چودھری صاحب کے مکان مین کوئی مرگیا ہے تو دیکھو سبق نہ چھوڑنا تمہاری چچی مرگئین ہین اور کوئی نہین مرا ہے واقعی صبح کو کسی نے کہا کہ سندیلہ مین حادثہ ہوگیا ہے ایک روز ہمنے عرض کیا کہ ہماری زوجہ آپسے غائبانہ بیعت رکھتی ہین اونکی اطراف چشم سے ریم نکلتا ہے حضرت قبلہ رض نے یہ علاج ارشاد فرمایا

کہ کتھا پیشانی پر اور اطراف چشم پر لگا دین چلو اچھی ہو جاوینگی پھر
علاج سے اچھی ہو گئین نماز عشا کا وقت تھا جب سب وضو سے فارغ
ہوئے تو حضرت نے تکبیر کا حکم دیا آپ بھی وضو کر رہے تھے پھر ایک شخص
نے عرض کیا کہ حسب الحکم ارہر کی دال حویلی مین بھیجدی آپ نے فرمایا کہ
بغیر قیمت طے کیے ہوئے تو نے کیون بھیجا پھر آپنے ہدایہ کا حوالہ دیا کہ اوسمین
لکھا ہے کہ بغیر قیمت طے کیے کوئی چیز نہ لے کہ نزاع کا احتمال ہے اور تکبیر
مسجد مین ختم ہو گئی مگر حضرت اوسکے جزئیات کو ہم سبھونکی تعلیم کے خیال
سے وسیع فرماتے جاتے تھے اودھر ہمارا حال بسبب تاخیر تکبیر کے برا تھا
آپ جب مصلے پر تشریف لائے تو عالمونکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اگر تکبیر
ہو جائے اور مسئلہ ضروری پیش ہو تو مسئلہ کو طے کر لے کیونکہ تاخیر تکبیر سے
معصیت نہین ہوتی اور یہ اسلیے کہدیا کہ انکو شیطان نہ بہکائے یعنی راقم
کو بعد نماز کے مولوی نور محمد صاحب مدرس فتحپور نے ہمسے پوچھا کہ آپکو
تردد تھا کہ کیون تاخیر کر رہے ہین ہمنے کہا کہ تردد کیا بلکہ بہت غصہ آرہا
تھا اس مجمع مین قریب بیس عالمونکے تھے ایک روز بڑا مجمع اہل علم اور
غیر اہل علمونکا تھا آپنے باواز بلند فرمایا کہ وہ واجد علی شاہ بخشا گیا سب
کو تعجب ہوا کہ ابھی مرنیکی خبر کلکتہ سے آئی نہین اتنے مین ہمنے عرض کیا کہ بہت
سستا چھوٹا آپنے فرمایا کہ اوسنے مرنے سے پہلے توبہ کر لی تھی یہ اللہ کا

ل ہے جسکو چاہے بخشدے دو ایک روز کے بعد خبر آئی کہ اونکا
نتقال ہوگیا غالبًا وہی وقت ہوگا جسوقت یہان حضرت نے فرمایا تہا
ہ ایک شخص سے معلوم ہوا کہ قبل از انتقال عادت نماز و تلاوت قرآن
ونکو ہوگئی تہی رسالہ سب وشتم وصحابہ کا بہی چاک کروا دیا تہا ؎

راہِ خدا جملہ ادب باید بود	تا جان باقیست در طلب باید بود
دریا اگر بکامت ریزند	از غلبۂ شوق تشنہ لب باید بود

مرتبہ ابتدای زمانہ مین بعد مغرب کے مجہپر گریہ طاری ہوا کہ حضرت قبلہ
یعت تو کرلی مگر جلال اس درجہ کا ہے کہ بات کرنا مشکل ہے آپ اس
پر آگاہ ہوئے اور خادم سے فرمایا کہ وہ جو مولوی صاحب آئی ہین
بلاؤ وہ مراد آباد کے مولوی صاحب کو بلا لائے آپنے فرمایا انکو نہین
سرے آئے یہانتک کہ نو یا دس مولوی صاحب آئے پہر آپنے فرمایا
فقیر کیطرف کے مولوی صاحب کو لاؤ مین سن رہا تہا حاضر خدمت ہوا
سورۂ یٰس کے معنے مع تفسیر بیان کرنیلگے اور پہر اوسمین نکتے
طائف بیان فرماتے جاتے تہے کہ کہوا امام فخر الدین رازی نے
یسا بیان کیا ہے الغرض مغرب سے دس بجے رات تک بیان ہوتا رہا خلاف
ف دس بجے رات کو نماز عشا ہوئی پہر فقیر کو بخوبی تسکین ہوگئی ؎

غیب سے آئی ہوا کہ چمن سرور کا جلگیا	مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہین سو ہری رہی

خاتمة الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب مستطاب فضل رحمانی مؤلفہ ومصنفہ حضرت حاجی حافظ مولانا سید شاہ تجمل حسین صاحب بہاری دسنوی عظیم آبادی مدظلہ کہ از اعاظم خلفای حضرت قطب الاقطاب محبوب رب الارباب سیدنا ومولانا حضرت شاہ فضل رحمن صاحب آفاقی قدس اللہ روحہ بفرمایش جناب معلی القاب نواب ابوالخیر مولوی سید نور الحسن خان صاحب عرف نور میان صاحب دام اقبالہ در مطبع شاہجہانی واقع شہر بھوپال باہتمام حافظ کرامت اللہ صاحب مہتمم مطابع ریاست و بکتابت کلک جواہر سلک کاتب لئیق ماہر خط نسخ و نستعلیق حافظ علی حسین صاحب لکھنوی مطبوع گردیدہ نافع خاص وعام باد فقط

تاریخ طبع از کاتب کتاب ہذا

یہ فتاوی ظاہر و باطن کا ہے	جامع علم و ولایت ہی کتاب
لفظ ہین مفہوم قرآن وحدیث	کھل گیا ہی عالم معنی کا باب
از سر بر کات آفاقی کہو +	فضل رحمانی چھپی کیا لاجواب

سنہ ۱۳۱۵ ھ

صحتنامہ کتاب فضل رحمانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۴	جانان پر	جانان به	۳۰	۱	نواب گنگوہی	نواب گنگوہی
۱۳	۷	قُلْ وَلٰكِنْ	قُلْ لٰكِنْ ا بہ حقیقت	·	·	·	شاگرد تہے
۱۵	۱۰	نبوت اور ولایت کہتے ہین	نبوت اور ولایت کہتے ہین بجہوڑنا	۳۳	۳	کہ تمنے	کہ کیا تمنے
·	·	·		″	۵	غفور الرحیم	غفور رحیم
۱۷	۱۴	اورنجباری	اونجیاری	۳۵	۵	مرقبہ	مراقبہ
۱۷	۱۶	شہر	شہرہا	۳۹	۱۲	اوسکے بہی	اونکو بہی
۱۸	۱۶	نہمن	نہبین	″	۱۶	خطرہ کے	خطرہ کا
۱۸	۱۶	کہ اور حضور	اور حضور کی	۴۳	۱۴	جینے بوڑہا	مین بوڑہا
۱۹	۱۷	·	دیگر بالای شعر باید ۱۲	۴۴	۱۷	اون	اوسوقت اون
۲۰	۱۵	ہوا ہوگا	ہوا	۴۵	۴	سبز ہو	سرسبز سبزہ ہو
۲۱	۱۶	جیکو	جہکو	۴۸	۳	سہے	ہین
۲۲	۸	نارنجی	تاریخی	۴۸	۱۰	نکتہ	نکات
۲۳	۱۶	کہان	کہان	۴۹	۲	اوسکو	اونکو
۲۴	۲ حاشیہ	نانده	بانده	″	۱۱	اوسے	اونسے
″	۱۳	بین	مین	۵۰	۹	جاجی	حاجی
۲۶	۱۱	کوئین	کوئی	۵۲	۱۰	آمدشد	آمد و شد
۲۷	۷	چودہریان	چودہریصاحبان	″	۱۱	فرقہ	ہر فرقے
۲۸	۷	حوآج	جوآج	۵۳	۴	نہر	پتہر
″	″	آج جویلی	آج حویلی	″	۱۶	گویا کہ آپکو خلوت در انجمن کا مضمون حاصل تہا	اسلیے کہ آپ پر محویت اور نسیان ماسوا اللہ اکثر طاری ہوتا تہا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۷	۱۰	جاہ جلال	جاہ وجلال	۷۷	حاشیہ سطر ۶	بلندی	بلندیے
۵۹	۳	گاون	گانون	۷۸	۳	کہارے	کہارکے
۶۰	۱۰	سطلگ	مطلا	۸۰	۱۱	اللہ	اللہ رکھے
۶۱	۴	سے	سنے	۸۳	۲	مطلع	اوسپر مطلع
〃	۹	دال	دل	〃	۱۳	سے ملے	نہ ملے
〃	۱۲	وجہ	وجہ کا	۸۶	۱	صح	صبح
۶۳	۲	شاہ صاحب	دوسری	〃	۹	تعلبم	تعلیم
۶۵	۸	جانان	جانان	۸۷	حاشیہ سطر ۱۰	بکا	کا
〃	۹	اولا	اولاد	〃	۱۲	سے	سہے
۶۷	۷	کیطرف	کیطرف سے	۸۹	۱۳	کرامات	کرامت
۶۹	۳	برائیونیپہ	برائیونیپر	۹۰	۱	معذرت بخط جلی چاہیے	
〃	۶	بروی	برروی	۹۱	۱	رحمہ اللہ	رحمۃ اللہ
〃	۷	دیگر	دگر	۹۳	حاشیہ ۳	اصحابہ	صحابہ
〃	۹	الغرض	اور	〃	۱۵	طلبیدن	تپیدن
۷۰	۱۰	رحمہ اللہ	رحمۃ اللہ	۹۶	۱۳	انس سے	انس
〃	حاشیہ ۲۴	داہ اند	دادہ اند	۹۷	۹	برقی کے طور	برقی طور
〃	۱۱	خفی اور اخفی	خفی اور اخفی	۱۰۰	حاشیہ ۴	علیہ رحمۃ	علیہ الرحمہ
۷۲	۱۰	جاشدہ	جان شدو	〃	۴	مراقبہ صرفہ	مراقبہ صرفہ
۷۳	۵	رگ پا	رگ چپے	〃	۸	۵	الخ
〃	۶	تنگ پوی	تنگ وپوی	〃	۱۳	خود	×
۷۴	۱۷	مبین	سے	۱۰۱	۲	تہی اور	تہی اقلم کہتا ہے
۷۶	۵	سطر خبیر	اسطر چپر				کہ سیر اسما اور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۰	۰	۰	صفات ہین	١٢٠	١٧	کہ نواسے	نواسے
۰	۰	۰	بعض اسما	١٣٢	١٧	اور اس	اور کہا کہ اس
۰	۰	۰	اور صفات	١٣٤	١٢	دوسرا سبب	تیسرا سبب
۰	۰	۰	کا عکس جب	١٣٥	٣	کہلانیکا تہا	کہلانیکا
۰	۰	۰	طالب پڑتا ہی	١٤٩	٩	نہین	نہین ہوئے
۰	۰	۰	شان اوسکے ظہور	١٥٠	١٠	خوف ہی	خوف ہوتا ہی
۰	۰	۰	کو اپنا ظہور	١٥١	٩	نہین رکہتا	نہین رکہتا
۰	۰	۰	غلطی سے سمجھتا ہی اور	۰	۰	ہون	ہون نہ مکان
١٠٥	٦	ہم	تم	۰	۰	۰	رکہتا ہون
١٠٦	٥	سے تے	سے نے	١٥٣	٥	فقط	فقط بعض
١٠٩	١١	امت ہی تو	امت ہی تو	۰	۰	۰	لفظ صریحی اقم
۰	۰	۰	قسم سے تجھکو	۰	۰	۰	گویا وہ نہین رہے
۰	۰	۰	رب محمد کی کہ	١٥٦	٧	اونہون نے	اونہون سے
١١٢	١	علیحضرت	اعلیحضرت	۰	۰	کہا	کہا کہ یہ
١١٣	٥ حاشیہ	کیونکہ	کیونکر	١٦٤	٩	بیٹی سے	بی بی سے
١١٥	١٢	ہوگیا	ہوگئے	١٦٦	٤	لیٹے تہے	لیٹے ہوئے
″	١٣	لگا	لگے	۰	۰	۰	مشکوٰۃ شریف
٤٢	١٣	۰	محمد حسین صاحب	۰	۰	۰	دیکہہ رہی تہے
٤٣	٦	محدث آدمی	محدث آدمی	١٦٨	١٤	مولانا عالم علی	حضرت مولانا
٩٧	٤	شعل	شغل	۰	۰	مرحوم	عالم علی محدث
٩٨	٣	احسان	کہ احسان	۰	۰	۰	دام برکاتہ
اعلان	٧	بڑھ گیا	بڑھایا گیا	١٦٩	١٢	ساکن آرہ	ساکن بنگالہ

ت ۱ ف ۲۹۷

This book is due on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.

14 FEB 79

MAULANA AZAD LIBRARY A.M.U

۳۲۲

URDU STACKS

ت ۱۷ اف
۶۱۸۹۲
نفل رجالی

Date	No

UBTU
۲۹۷
ت ۱۷ اف
۱۹۶۰ ۳۲۴۷ نفل رجالی

Date	No	Date	No.
	2012		1692